صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۲	۷	ایکدن	ایک دم
۱۵۵	۹	چڑیگا	چڑہی گا
۱۵۹	۱۰	مسئلہ	مسئلہ
۱۶۶	۵	تقدر	تقدیر
۱۷۱	۹	وو	وہ
۱۸۴	۱۳	جانان	جانا
۱۸۶	۳	ہے	یہی
۱۸۸	۸	کہنچے	کہنچی
۱۸۹	۵	غفورالرحیم	غفوالرحیم
۱۹۲	۱۴	ماجیرا	ماجرا
۱۹۴	۱۲	شکوہ	شکوی
۱۹۹	۸	لئی	نئے
۲۰۲	۳	اکثیر	اکسیر
۲۰۳	۶	ہین	ہلن
۲۰۶	۸	سیے	سے
۲۱۰	۳	مہ	منہ
//	۱۵	نتر	غنتر
۲۱۲	۹	مہ	منہ
۲۱۴	۱۵	سکی	او سکے
۲۱۵	۱۳	مہ	منہ
۲۱۸	۲	لاکہو نہین	لاکہون ہین
۲۱۹	۸	پرواہی ٹوٹین	پرواہی اٹوٹین
۲۲۱	۹	مہ	منہ
۲۲۶	۴	یا	یار
۲۲۸	۱۱	کی	گیے
۲۳۰	۸	سطحہ	دیوان
۲۳۷	۱۴	گلفر شون	گلفروشون
۲۴۰	۳	مہ	منہ
//	۱۵	لئی تو	لیے نہ تو
۲۴۱	۱	آیا	آ
//	۱۲	خواب	خوب
۲۴۲	۳	نید	نیند
۲۴۴	۹	نقابت	نقاہت
۲۴۸	۱۳	مہ	منہ
۲۵۲	۲	ورنہ ندارد	ورندارد
۲۵۶	۸	ناشیر	ناشر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷	۳	خست	درخت
،،	۷	رہون	ہون
۶۱	۱۲	سلیمانؑ کیون نہ	سلیمان کیون نہ
۷۰	،،	قرار	فرار
،،	۱۴	ہمین	ہین
۷۲	۸	لوج	بوج
۷۳	۱۰	دیکہی	دیکہنی
،،	۱۴	تتری	تیری
۷۵	۲	معرکہ	سعرکہ
۷۸	۴	آتین	آستین
۷۹	،،	دوکان	دکّان
،،	۱۳	انجانجان	ای جانجان
۸۱	۴	ساسل	سلاسل
۸۵	۲	دلیر	دلبر
،،	۱۳	روشس	روشن
۸۹	۹	سری	مری
،،	۱۴	پیتیے مین	پینیے مین
۹۰	۴	فصلی	وصل
۹۵	۴	یہ	نہ
۱۰۱	۲	قدربار	قدریار
۱۰۴	۱۰	جاتبین	جانئین
۱۰۷	۱۴	گسیے	کہنٹیے
۱۱۰	۵	نید	نیند
۱۱۵	۶	کنار	کٹار
۱۱۶	۸	اکثیر	اکسیر
۱۲۲	۱۵	پیر	پیڑ
۱۲۵	۸	کہیچ	کہینچ
۱۲۶	۱۵	نلہت	نکہت
،،	،،	رہیے مین	رہتے ہین
۱۲۷	۴	اکثیر	اکسیر
،،	۱۰	زور	روز
۱۳۱	۱۳	لاکہو	لاکہون
۱۳۲	۲	سنجہو	سمجہو
۱۴۰	۳	ہمنیے	بہنیے
۱۴۶	۵	موسم	منہ نہین
۱۵۰	۸	ہی پر	پر ہی

صحیحنامه اغلاط مخزن فصاحت

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶	۲	صاىب	صاحب	۲۵	۴	اکثیر	اکسیر
۷	۶	ملامال	مالامال	//	۶	اکثیر	اکسیر
۸	۱۳	ترکئب	ترکیب	//	۹	ہترارون	ہزارون
۹	۱۴	احسن التواىخ	احسن التواریخ	۲۹	۲	اوش	اوس
۲	۵	ہے	ہوا	//	۷	و	وہ
۵	۲	سکھڑی	جسکھڑی	//	۹	بہر	بجر
۶	۸	محل	محمل	//	۱۰	مین	ہمین
//	۱۲	ہوا	ہو	//	۱۵	نہوکی	تہوکے
۹	۱۵	کہنچی	کہینچی	۳۰	۱۴	منکے	می سکے
۱۰	۸	نیا	بنا	۳۴	۶	زلفت	زلف
//	۱۴	بتری	تری	۳۵	۱۲	اختیا	اختیار
۱۱	۱۲	جزار	جرّار	۳۹	۲	عالمتابکا	عالمتاب کا
۱۷	//	آگیے	آکیے	۴۸	۱۰	کہیچ	کہینچ
۲۰	۲	لہرانہ	لہرانا	۵۰	۱۱	قدانی	فدائے
۲۱	۵	کہان اسمان	کہانتک آسمان	۵۲	۵	آلیے	آکے
//	۶	اوسگا	اوسکا	۵۶	۶	کہیچ	کہینچ
//	۷	سہی	سبھی	//	۹	تقصور	تصوّر
//	۱۰	کاتین	کاٹین	//	//	ٹہک	ٹہیک

تاریخ قطب علی خان صاحب تخلص قطبی شاگرد میرن صاحب نامی

صاف و محبوب و خوب ہی یہ سخن
عمدہ و بے عیوب ہے یہ سخن

باعثِ فرحت و سرور ہے یہ
حشو و زائد سے پاک و دور ہی

اسکو دیکھے جو کوئی صاحبِ ہوش
کہی بے شبہ ہے کلام سروش

کیون نہ طالب ہو اسکا خاص و عام
ہی ہماری حضور کا یہ کلام

خود مہاراج نے جو حکم دیا
آپ نامی نے اسکو جمع کیا

جبکہ چہاپا اسی ستوکل جی نے
کہی تاریخ طبع قطبی نے

از ہر و پاک یہ کلام ہوا
خاص دیوان چہپ کے عام ہوا

۱۲۸۵ھ

قطعۂ تاریخ ہاشم علی خان صاحب تخلص ہاشم شاگرد میر نصاحب نامی

حسب ارشادِ رئیس فیض بخشِ روزگار
جب یہ دیوانِ معلی عمدہ و رنگین چہپا

دفعتہً یہ مصرعِ تاریخ ہاشم نی کہا
طرفہ یہ مطلوب راجہ لایقِ تحسین چہپا

۱۲۸۵ھ

تمت

۱

قطعہ تاریخ میر فضل حسین صاحب تخلص فضل

ہوا مطبوع جب یہ مخزن نظم — کیا حق فصاحت ہمیہ ظاہر

لکہی یہ فضل نے تاریخ فصلی — ہے اس نوباوہ مین ہر شعر نادر

قطعہ تاریخ شاعر باکمال نازک خیال مولوی اوحد الدین خانصاحب تخلص شیفتہ مدرس اوردوی مدرسہ بلرام پور خلف مقتدا ئے ارباب زمان مولوی نعمت خانصاحب

مہاراجہ بہادر نے چہپایا اپنے دیوان کو — ہر اک حسن غزل اسکی بجان و دل ثناخوان ہے

جو ڈہونڈہا شیفتہ نے مصرع تاریخ ہاتہ آیا — چہپا اب شائقو دیکہو عدیم المثل دیوان ہے

۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ میر عنایت علی صاحب تخلص عنایت ملازم سرکار جناب مہاراجہ بہادر دام اقبالہ از زمرہ وکلا شاگرد مولوی اوحد الدین خانصاحب شیفتہ مدرس اوردوی مدرسہ بلرامپور

مہاراج نے دیوان جو اب اپنا ہی چہپایا — ہر اہل سخن راقم تاریخ ہوا ہے

مصرع سن فصلی مین یہ لکہہ تو بہی عنایت — حقا کہ بہت خوب ہی دیوان یہ چہپا ہے

۱۲۷۶ ف

قطعہ تاریخ مولوی شیخ احمد حسین صاحب تخلص حسین مدرس فارسی مدرسہ بلرام پور خاص

جو دیوان اپنا چہپوایا مہاراجہ بہادر نے — تو تاریخ اسکی کہنے مین ہوئی کی سخن رانی

حسین خستہ نے بیساختہ بہر سن ہجری — کہا فوراً کہ دیکہو شاعر و دیوان لاثانی

۱۲۸۵ھ

ایضاً

ہوا مطبوع جب دیوان راجہ	لطیف و عمدہ و پاکیزہ برتر
کہی فوراً محب نے اسکی تاریخ	کہ سود گنج ادراک سخنور

۱۲۹۵ھ

قطعہ تاریخ مولوی محمد رفیق صاحب تخلص رفیق ساکن رام پور روہیلکھنڈ

چھپا ہی لایق تعریف یہ مجموعہ خوبی	بہت مدت سی اسکی آرزو مین ایک عالم تہا
کہی لنہی یہی تاریخ ہجری اے رفیق اسکی	جواہر خانۂ محمود ہیے دیوان راجہ کا

۱۲۹۵ھ

قطعہ تاریخ حافظ محمد عتیق صاحب خلف مولوی محمد رفیق صاحب شاگرد میر نصاحب نامی

چہ خوش طبع فرمود دیوان خویش	رئیس سخی بانی فضل وجود
پئی سال فصلی رقم زد عتیق	کلام متین و فصاحت نمود

۱۲ف

قطعہ تاریخ لالہ نند کشور لال صاحب تخلص فروغ شاگرد میر نصاحب نامی

چون این عروس زیور ترتیب و طبع یافت	مرغوب طبع الطف و محبوب خاص و عام
تاریخ زود کرد رقم خانۂ فروغ	مقبول اہل معنی و مطلوب خاص و عام

۱۲ھ

قطعہ تاریخ لالہ ہنومان پرشاد صاحب تخلص سائل شاگرد میر نصاحب نامی

قابل مدح لایق تعریف	سخن برتر امیر چھپا
بہر ہمت کہا یہ سائل اسنے	واہ یہ نسخہ بے نظیر چھپا

۲۵ ۱۹ ۱۸۸۲ع

ایضاً

مطبوع ہوا بصحتِ تام — ہر سمت ہی جس کلام کی دھوم
پڑھ دو یہ امیر مصرع سال — عمدہ ہے کلیاتِ مخدوم
۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ نواب قیصر شکوہ صاحب تخلص قیصر برادر عم زاد نواب افضل بانو صاحبہ برادر خرد نواب شاہ محسن صاحب شاگرد منیر صاحب

کلام موجہ خجستہ سخن — ہوا فضلِ خالق سی مطبوع حبیب
یہ قیصر نے تاریخ فصلی کہی — ریاضِ مہاراجہ باادب
۱۲۷۶ف

قطعہ تاریخ سید احمد جان عرف امّن صاحب تخلص احمد شاگرد منیر صاحب نامی

طرفہ چھپا ہی احمد یہ مخزن فصاحب — ہر اک غزل ہی اسکی دیوان سے برابر
ہجری و فصلی اسکی دلنے کہی یہ تاریخ — نظمِ بدیع راجہ ۱۲۸۵ھ باشان و حق برتر ۱۲۷۶ف

بطرز دیگر

کیونکر نہو یہ دیوان مطلوب اہل عالم — مقبولِ قلب و جان ہی فکر رفیع راجہ
ہر دوست کو سنائی احمد نے دوہری تاریخ — ہی بی نظیر ہمدم ۱۲۷۶ف نظمِ بدیع راجہ ۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ میر علی حسین صاحب تخلص محب ملازم سرکار جناب مہاراجہ بہادر شاگرد منیر صاحب نامی

مہاراجہ بہادر دیجیے سنگہ — کلام خاص راجون عام مشہور
محب خوش گفت بہر سال فصلی — بہار بحران و فیض ممدود
۱۲۷۶ف

علیسوی و ہجری طبعزاد میر نصاحب نامی مصاحب خاص جناب مہاراجہ بہادر دام اقبالہٗ

بیانِ سدید و خجستہ سخن	شدہ طبع از صوبِ مخدومِ من
چہ پاکیزہ تاریخ کردم رقم	زبانِ مہاراجہ ذی کرم

ایضاً

قطعۂ تاریخ ذیل کی اعدادِ حرفِ سرِ ہر مصرع جمع کرنی سی سنِ ہجری اور اعدادِ حرفِ آخرِ ہر مصرع سی سنِ علیسوی اور بیتِ چہارم سے مصرعِ اول سی سمبت اور آخری مصرع سی سنِ فصلی پیدا ہین

۶۰	سب خوب چھپا کلامِ احسن	۵۰	۱۰	یہ شعر ہین یا خدا کی قدرت	۴۰۰
۲۰۰	رکھتی ہین عجیب لطف و تاثیر	۲۰۰	۹۰۰	ظاہر ہی فصاحت و بلاغت	۴۰۰
۲۰	کسطرح نہ یہ سخن ہو ممدوح	۸	۵	ہر بیت ہی رشکِ بیتِ جنت	۴۰۰
۵۰	نامی تاریخ چیست سُن لی	۱۰	۴۰	مطبوع ہی دفترِ محبت	۴۰۰

قطعۂ تاریخ نواب شاہرخ حسن صاحب تخلص امیر برادر عمزاد نواب صاحب بابندہ شاگرد میر نصاحب نامی

یہ مطبوعِ زمان ہے غیرتِ بزمِ سلیمانی	حسینانِ جہان کا ذکرِ عشرت کی نشانی ہے
امیر اسکی کہی بیساختہ تاریخ یہ بادِ دلنی	کہ دیوانِ معززِ صورتِ ارژنگِ مانی ہے

تلسی نو بہو غیرہ دام اقبالہٗ و زید عمرہٗ و دولتہٗ نے سید آقا حسن صاحب عرف میرن صاحب
ناصی تخلص کو کہ درحقیقت نامی اور ندیم خاص جناب محتشم الیہم ہین اور فن شعر گوئی
اور نثر نویسی و نستعلیق نویسی مین خوب ماہر ہین بنظر فوائد عوام اپنے دیوان کی ترتیب کا
حکم دیا سچ تو یہ ہی کہ بہانی کہین مشتاقان مکتب سخن کیلیے مائدہ بلاغت و فصاحت
بچھایا اسکی ہر ہر بیت بیت ابروان جہوشان پر طعنہ زن ہی اور اسکا ایک ایک مصرع
رشک کاکل معشوقان جادو فن ہی صفائی الفاظ چہرہ نمائے معانی ہی اور بہ فصاحت مضمون
ضیا بخش دیدۂ روشن بیانی ہی اللہ اللہ کیا با محاورہ بول چال ہی کہ اسکی ہر ہر مصرع پر ناظرین
کا دل پامال ہی اور کیا خوب با قاعدہ طرز مقال ہی کہ پردہ گوش سامعین یاقوت رمانی
معنی رنگین سے مالا مال ہی الحق اگر کوئی اسکے اوصاف کی تحریر کیلیے قلم اوٹہاے مداد ابر عمان
و اقلام اشجار جہان بہم پہنچائے حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ممدوح میرن صاحب
موصوف الصدر نے زمانہ یسیر مین دیوان مسبوق الذکر کو مرتب کر کے مخزن فصاحت
نام رکہا مین انہی نام تاریخ آغاز ترتیب دیوان و طبع دیوان ہے یعنے جب اسکی ترتیب ۱۲۷۶ف
شروع ہوئی تو سنہ ۱۲۸۶ ہجری تہی اور سنہ ۱۲۷۶ فصلی مطابق تاریخ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء کو
مطبع جنگ بہادر مین باہتمام پنڈت کیلاسناتہ شوکل چہپ کی نور بخش دیدۂ ناظرین ہوا

قطعۂ تاریخ طبع مخزن فصاحت مشعر بسال ہجری و فصلی

جاہل سے ہے عدو تو او سی ہی بحث گناہ | عالم ہی تو ابلیس صفت سے ہے گمراہ
دشمن سے ہے مقابلے کا مین قصد کرون | لاحول ولا قوت الا باللہ

تمت بالخیر

نثر خاتمہ مترشحہ کلک گہر سلک المعی و لوذعی برگزیدہ کونین مولوی شیخ احمد حسین صاحب مدرس فارسی مدرسہ بلرام پور

سزاوار محامد بیحد و حمد وہ صانع بیمثل و بیہمتا ہی جسنی اپنی صناعی سے مقرنس آسمان چار دیوار ارکان پر برپا کر کے بیت جہانکو مرتب کیا اور معشر بشر کو اپنی کارخانہ عنایت سی کسوت حیات عطا فرما کی بانواع علوم نفیسہ و فنون غریبہ اکناف عالم مین شہرہ بخشا اور لایق ثنا و صفت وہ سرور باشان و شوکت ہی جو رشتہ وحدت سی گلدستہ بند مذاہب مختلف ہوا اور زبردستی معجزات باہرات روی آرای شتی سی پردہ تباین اوٹھا کی اونمین اتفاق کرامت فرمایا اس ہنگام فرخندہ فرجام مین رشک فصحائی زمان محسود بلغائی دوران حجلہ طراز عرایس معنی محی دودمان نکتہ دانی شیرینی مائدہ فصاحت نمک خوان بلاغت چمن طراز حدیقہ شاعری پیشوائی رہروان طریق ماہری جان سخن روح روان مضامین نو و کہن پردہ کشائی چہرہ ایدئہ تعالی حسن افزای ابکار نازک خیالی اعنی جناب مہربانی نس ہی آنرِبل مہاراجہ سر دگبجی سنگہ بہادر کے سی ایس آئی آنریری اسسٹنٹ مجسٹریٹ و رئیس بلرام پور و

افتابی مین آتی ہی آفتاب حشر کا
سمٹا جاتا ہی لجالو کی طرح ہر برگ نار

اکطرف بیساختہ سوسن نکالی ہے زبان
اکطرف لالہ دکہا دیتا ہی سینہ داغدار

عشق بیجا نسی اوجہ کی لڑکہڑاتی ہی نسیم
آسمانکی دیکھنی مین پاؤن ہی بی اختیار

آتش گل سی عرق مین تر ہین مرغان چمن
دانت گلشن مین نکالی ایک جانب ہین انار

واہین مردم دیدہای آرزو نرگس کی گل
آب رحمت بھیجدی ای مرسل ابر بہار

رباعی

جلوہ تری ذات پاک کا ہر سو ہے
یاقوت مین رنگ اور گل مین بو ہے

ہر شی سی عیان ہی تیری قدرت یارب
جس سمت مین دیکھتا ہون تو ہی تو ہے

رباعی

دشمن ہون ہزار کسیسے ڈرتا ہون مین
دم حیدر کرار کا بھرتا ہون مین

ہر بات مین ذوالفقار کی تیزی ہے
شمشیر زبان سے قتل کرتا ہون مین

رباعی

کس کام کی مین تیر کہاتی تلوار
درکار نہین ہے اصفہان کی تلوار

کہدی کوئی حاسد سے یہ جا کر راجہ
چلتی ہے یہان روز زبان کی تلوار

رباعی

ہی ہمکو یقین اسکا ہر آن ۔ پر اوسکی جلا کا بہی رہے دہیان

وضعات کا گر نہین رہے دستور ۔ پہچ رہے یہ خبر نہین رہے دستور

تو اوسکا ہے محض ذکر بیجا ۔ کیا اوسمین محل رہے گفتگو کا

اوسبھا مین تہین وصاحب جود ۔ مہراجہ مان سنگہ موجود

بیلونکا حال اونسے کہیے ۔ اس باب مین آپ چپ نرہیے

زحمت سے وہ سب نجات پائین ۔ تکلیف نہ باغبان اوٹہائین

اور ہمنے سنے زر بقایا ۔ ہے راجہ کرشندت کو لکہا

مختار کے اپنی واسطے سے ۔ غالب رہے کہ جلد بہیجدینگے

بس خامہ سے ہے اختصار مرغوب ۔ ہی طول کلام سخت معیوب

درخواست باران رحمت

طرفہ ترا مسال کی برسات ہے پروردگار ۔ جسطرف دیکہو ودہرہی پانی پانی کی پکار

پیاس سے اطفال مزروعات ہین جان بلب ۔ کسقدر نا مہربان ہی دایۂ ابر بہار

کرسیان بیوقت کرتا ہے زمین سی آسمان ۔ آگ برساتا ہے پانی کی عوض لیل و نہار

دہوپ سے کمہلا رہی ہین غنچۂ گل باغمین ۔ ماہی بی آب سی غلطان زمین پر ہین ہزار

اسیطرح مین تشنۂ گل کی صدا آتی نہین ۔ رات دن ہی شکل شبنم اشک ریزان آبشار

ایضا

ای نخل ریاض نکتہ دانی — سرمایۂ فہم و کامرانی

ای بلبل خوشنوا سخنور — وی صدق اساس و نیک محضر

ہو آپ کی خط جو آئے منظوم — سب حال ہوا عیان و مفہوم

جسدم ہوئے کار انجمن پر — خیراتی لال بہی معتبر

یہ خاص ہمارا مدعا تہا — ہمنے یہ حکم خود دیا تہا

تم صاف و براستی ہمیشا — لکہنا ہمین حال انجمن کا

اوس حکم کے ہین سدا وہ پابند — رہتے ہین کمال ہمکو خرسند

ابکی بہی اونہین نے حال سارا — بیشبہ کیا ہے آشکارا

لکہا تو ہے صاف حسب عادت — لیکن نہ تہی آپ کی شکایت

پہلی کہتے وہ اوسسے کیونکر — موجود نہ تہے وہان سکرتر

پوشیدہ نہین یہ در حقیقت — کچہ دن کی اونہون نے لی تہی رخصت

ورنہ وہ اونہین سے پہلے کہتے — کہنے سے کسی کے چپ نرہتے

اور یہ جو براستی لکہا ہے — واقف آگاہ کو کیا ہے

دل صورت آئینہ ہے شفاف — ہے دل کیطرح حساب بہی صاف

آئی تحریر آپ کی جو یہان
صاف و پاکیزہ عمدہ خوش عنوان

نظم دلکش کلام خوش آئین
فرحت افزا کمال لطف آگین

کیسی بندش سے کیا ہی طرز مقال
بس اسی کا ہی نام سحر حلال

ہی جو مصرع وہ زلف حورا سے
شعر جو ہے وہ بیت دنیا سے

ہی عجب ڈہنگ اور عجایب رنگ
کہ جواہر سے لفظ ہین ہمسنگ

کہین اعجاز تو نہین سے بعید
سلسلہ ہی کہ سلک مروارید

دایرے روشنی مین یکسان ہین
رو کش آفتاب تابان ہین

اور نقاط حروف ای ذیشان
غیرت خال عنبرین مویان

ہین جو بین السطور لایق دید
کاغذ صاف سے جبین سعید

حال دریافت سب ہوا ہمکو
حق تو یہ ہے کہ خوش کیا ہمکو

جب بفضل خدای کون و مکان
پہنچے ہم سالم و صحیح یہان

ملگیا شغل ملکی و مالی
فکر سے جسکے ہم نہ تہے خالی

ہین جو اوقات سے گے سدا پابند
ہو سفر یا حضر رہی خرسند

یون ہین خیریت اپنی اب ہمکو
سب لکھتے رہی کا جسمین تسکین ہو

بس اسی شعر پر ہی ختم کلام
مختصر سے پسند خاص و عام

جو کچہ ہو وہ ہو جاییے تقدیر سے ۔ اوٹہا بیٹہے ہاتہ اپنی تدبیر سے

۸۹ جو صحت مین پابندِ پرہیز ہو ۔ کرے امتحانِ طبیب نکما

۹۰ وہ ہو ناز قوّت پہ اپنی کرے ۔ علالتمین پرہیز پرہیز سے

۹۱ عبث مفت مین جانِ شیرین گنوای ۔ کسی سے اگر رنج ہو زہر کہاے

۹۲ کرے قاصدی اور پہلائے پیام ۔ ۹۳ گدائی مین بہی گرم مانگے طعام

۹۴ ستائے سوالون سے عاری کرے ۔ غریبونکی دربار داری کرے

۹۵ وہ جانکاہیان نوکریمین دکہائے ۔ خور و خواب یکلخت سب بہولجائے

۹۶ پئے مدح و تعریفِ ہر خاص و عام ۔ سوا بہوک ہو کہاییے تہوڑا طعام

۹۷ ہر اک ناروا بات پر ہٹ کرے ۔ ۹۸ نئے مسخرا مدح کیوا سے

۹۹ الاپے للت دیس امین بہاگ ۔ صدا خر سے بد تر ہوا ور گائے راگ

۱۰۰ ہے یہ عقل نزدیکِ ہر نکتہ سنج ۔ کرے جو فراموش راحتمین رنج

ہوئے تنشو نشان حماقت تمام ۔ بس ای راجہ بس توسنِ کلک تہام

نامہ شوقیہ

معاً جو ہے تیغِ علم و فضل و ہنر ۔ افصح و خوشبیان و نیک سیر

درِ دریای عقل و فہم و ذکا ۔ جان صدق و صفا رسا گویا

نہ سمجھے نہ جانے کچھ اپنا ضرر — پھرے رات دن بے سبب دربدر

اوسے کیون نہ دانا کہین سست رائے — جو کہانسی کی شدّ مین چوری کو جائے

ذرا سی بھی ہو بات تو مین ہولِ دل — قصور و گنہ پر نہو منفعل

قسم کو کرے اپنا تکیہِ کلام — سوا اسکی انکارِ دستورِ عام

کرے کام وہ جسکی قدرت نہو — وہ سوچے کہ جسکی لیاقت نہو

اوسی مین سدا فکر و کوشش کرے — جو باہر ہو شے اپنی امکان سے

زبان پر بیہودہ باتون کا ذکر — کرے رات دن بے سبب غور و فکر

جو دو شخص ہون مائل قال و قیل — نہ پوچھے کوئی آپ ہی ہو دخیل

اوسے اپنے نزدیک سمجھے جواز — کسی کا کہے مین مجلس مین راز

نہ آغاز مین فکرِ انجام ہو — یہانتک کرے بخل بد نام ہو

ہے نادان وکالیوہ چاہے اگر — کہ تو دولتون سے کرون اخذ زر

جو حاکم کہ بد ذات ہو اور شقی — کرے اوسے امید انصاف کی

امیر ذنمین جو ہو لئیم و بخیل — اوسی سمجھے اپنا معین و کفیل

وہ کم فہم ہی ہو جوان یا مسن — جو راجہ کی الفت پہ ہو مطمئن

کوئی رکھے امید صعلوک سے — جو افلاس آئے گدائی کرے

اگر غیر کے مال پر دخل پائیے — نہ شرمائی کچھ بے تردد اوڑائے

کرے تہوڑی زر مین بہت کر و فر — اوڑہا کیا رہا کیا نہ کہے خبر

جو کچھ خرچ ہو اپنا خانہ خراب — اوسی بہولجائیے نہ لکہے حساب

حسرخانہ سی طمعِ دولت سے ہے — دکہانیکو ممسک سخاوت کرے

جو ہو مدح خوان آکے دریوزہ گر — کرے کبر و فخر اوسکی تعریف پر

پسر کو سبہی دیکے مال و منال — کرے اپنا تکلیف سے غیر حال

اوسے بہی حمق سے نجانیے بری — کرے ہو کے صوفی جو سوداگری

جو ہین جو فروش اور گندم نما — اونہین معتبر جانی اور پارسا

نہی مغز اوسکو سمجہنا ہے فرض — جو لے غیرِ منقولہ اسباب قرض

جو کچھ کشتکاری مین ہے فایدا — اوسی مین کرے شک وہ نادان سدا

فقط یہ کہنے سے اہل تنجیم کے — ملی گی ریاست تیقن کرے

ہی ایسے ہی پیدا اسفاہت صریح — بنائے کسیکو ہجو ملیح

ہر اکبا تمین وہ کرے قیل و قال — کہ جسسے ہو دوستونکو ملال

جو ہون طابعِ حکم اور بقصور — منغص رہے اوسے اور دور

کسی بزم مین جسکے ہمراہ آئیے — اکیلا اوسے چہوڑ کے بہاگجائیے

با امید ہو وہ کھیلے قمار — اور احمق کی صحبت کرے اختیار

کبھی باعثِ بہتری و فلاح — بدل مان لے احمقون کی صلاح

یہانتک ہو غالب غرورِ خرد — کہ سمجھے نہ نصیحت کے سننے کو

ہر اک شخص کو جانے نا معتبر — کرے ناصحون سے وہ نفرت حذر

جو بد ہون مشیر اونسے بیخوف ہو — بدل با وفا جانے معشوق کو

محبت پہ حسن کسونکے ہو شاد — یہ چاہیے کہ انسے بر آئے مراد

اوسی لاکہ ناصح سمجھایا کرین — اوٹھائے زر امید موہوم مین

ہو مشغول کشتونکی تاثیر مین — کرے زر تلف شوق اکسیر مین

وہ سب سے زیادہ حماقت کرے — جو بے سمجھے برباد دولت کرے

جو آمد ہو تو خرچ ناحق بڑھائے — کی مدح کہاتمین دولت گنوائے

کہلاتی ہے خون جگر ایسی طمع — کم آمد مین چاہیے کہ دولت ہو جمع

عزیزونکو بہی طمع سے چہوڑ دے — دم منفعت آپ سستی کرے

ہو امتیازِ حرام و حلال — اوٹہائے بری باتمین اپنا مال

بہت خرچ اور کم حفاظت کرے — جماعت مین سبکی مذمت کرے

سمجھو اوسی کچھ نہ رکھے عزیز — جو ہو پاس دیدے لے نا یاب چیز

[12] مگر یہ نہین عاقلون کو پسند
محل اور موقع پہ ہو نطق بند

[13] اشارو نسے لے اپنا ہر اک سی کام
[14] کسی کو کہے سخت ناحق کلام

[15] ضعیفون پہ ظاہر شجاعت کرے
[16] بزرگو نسے ناحق کی حجت کرے

[17] نہو رپہ مغرور ہو اسقدر
کسی کا نہ ڈر ہو نہ خوف و خطر

[18] رہی جان سے کے خوف کی جا مقیم
زبردست دشمن سے بی ترس و بیم

[19] عبث غیظ مین آکے بیخوف و باک
کری اپنے فرزند کو خود ہلاک

[20] نکالے نخیفو نپہ دلکی اُمنگ
کرے زار و زخمی سے آہنگ جنگ

[21] ہو جس بات مین نفع جھگڑا کرے
[22] خور و نوش کیوقت غصا کرے

[23] اگر اپنی زوجہ ہو فرمان پذیر
رہی اوسے آزردہ سمجھے حقیر

[24] خفا ہو کی خود اپنی منکوحہ سے
جلائے اوسے اور شادی کری

[25] دکھائی عبث وقتِ آخر جلوس
کری پیر فرتوت کم سن عروس

[26] وہ احمق ہے جو شخص ایسے ہوشیار
زنِ فاحشہ کا کرے اعتبار

[27] کری آپ قحبہ سے دانستہ بیاہ
رہے ہے عیر کا رات دن سدّ راہ

[28] نہ شرم انسان نہ خوفِ خدا
نہ عاشق فاجرہ فاسقا

[29] نہ با خوفِ زنِ بد گھر
کمر باندھے ہے ناچار بد کام پر

پس حمد و نعتِ رسالت مآب — و مدح و ثنائے ولایت مآب

ذرا گوشِ دل سے سنیں قدرداں — سفیہ اور غافل کیے ہیں نشو نشان

ہے بیشبہ اوس شخص کی عقل خام — اگر ہو کے جاہل کرے یہ کلام

ہیں ذی علم میرے گھرانے میں سب — میں عالی حسب ہوں میں والا نسب

کسی کی بھی خدمت نہ منظور ہو — گھرانے کی عظمت پہ مغرور ہو

مقدم ہے تحصیلِ علم و ہنر — اسی میں کرے کاہلی بیشتر

حماقت سے پتلا ہے اوسکا بنا — کرے اپنی جو عالمومین ثنا

نہو جن کتابوں سے واقف کوئی — اونہیں کا بنے عالم و مدعی

زباں پر لغت غیر مانوس لائے — جو ہوں لفظ کی اصل معنی چھپائے

وہ بیشک ہے مردک حماقت نہاد — کسی علم کی چاہیے جاہل سے داد

عبث آپ ہی آپ ہر ایک سے — میں عالم ہوں فاضل ہوں کہتا پھرے

بنے مرشد و ہادی ننگ ذات — نہو آپ پابندِ صوم و صلوات

وہ ہے گول نزدیکِ ہر خاص و عام — کرے رد عبث شاعروں کے کلام

ہر اک جا ہر اک دم سفاہت مآب — مقرر و نیز اور حاضر جواب

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن — کہ جاہا سپر باید انداختن

اشعار لطیفہ آمیز

مرتے ہیں یہ پانچ پانچ چیزون سی سدا — آہو پروانہ فیل ماہی بہونرا
ہی قوت سامعہ ہرن کی خاطر — مرتا ہی صدائی خوش پہ وہ ای ماہر
پروانہ ہے باصرہ کے ہاتہو سی تمام — دیتا ہے چراغ و شمع پر جان مدام
اور فیل کو لامسہ عطا کی حق نے — مطلوب پر اپنی یہ فدا ہے دل سے
مچھلی کا ہوا ہے ذائقہ دشمن جان — ہی گو تہ آب پر اوسے امن کہان
اور قوت شامہ وہ بہونرے کو ملی — ہر گل پہ سدا نثار ہے جان اوسکی
انسان میں ہیں اجمع پانچون یہ حواس — کسطرح بچائی جان وہ نیک اساس

قطعہ

یہی لایق ہی راجہ نخلبندان ریاست کو — کہ تہوڑی رات سی مشغول فکر باغ و بستان ہون
ہمیشہ نونہالان چمن او چہوٹے پہولونکی — یہانتک آبیاری ہو کہ وہ شاداب و خندان ہون
شجر جو جہک گئی ہون ٹیک سی اونچا کرین اونکو — گہنونکو خوب چہدرا دین کہ سرسبز و نمایان ہون
جہان گل انتہا کی لدگئے ہون توڑ لین اونکو — کہ شاخین ٹوٹنی سی بچکی زیر بار احسان ہون
نہایت بڑہ گئیں ہون ڈالیان جن جن درختونکی — وہ فوراً کاٹ ڈالین خوشنما جسمین دوچندان ہون

مثنوی دربیان علامات حمقا

چون شکم را پاک داری از حرام — مرد ایماندار باشی والسلام
ہر کہ دارد این صفت باشد شریف — ورنہ ندارد دارد ایمان ضعیف
ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست — روح او را رہ سوی افلاک نیست
اہل ایمان کے لئے بہبود ہے — خلق سے ہے راضی خدا خوشنود ہے
جسکے دلمین کچھ بھی ہے شرم و حیا — اوسکو الحق پاس ہے ایمان کا
واہ کیا حبل المتین ہے یہ کمند — آسرا یہ کسقدر ہے سودمند
بام مقصد تک یہی پہنچائے گی — چاہئی خوب اسکو تھامی آدمی
ہاتھ سے رسّی اگر یہ چھٹ گئی — بس چلا تحت الثری کو وہ شقی
بات پھر کوئی بن آئی گی نہین — آبروی رفتہ آئیگی نہین
خیر کوٹھے سے گرا تو کیا ہوا — گھر سے نظرون سے سبکے گر گیا
کام اب باقی رہا اسے نارسا — مومیائی کا نہ کچھ ہے جوڑ کا
یہ مرض ہے لاعلاج و لاشفا — اسکی عالم مین نہین ہرگز دوا
کوسون خائن سے دیانت دور ہے — غدر بدتر از کفر مشہور ہے
آپ اپنی آبرو مین حرف لائے — ایسی حرص و طمع سے خالق بچائے
اہل را کافیست این چیندین کلام — بس مہاراجہ عنان کلک تھام

جس کسیکے دل مین آئیگی یہ بات — ایکدن منہ کی کھلائیگی یہ بات

یہ مضامین متین شام وپگاہ — سبکو رکھنا چاہئی پیش نگاہ

یہ قرینہ خوب ہی محبوب ہے — دلسی ایسے راجہ ہمین مرغوب ہے

جا نہ کوئی عذر کی باقی رہی — قول ناجی پر نصیحت ختم کی

ہے دعا ہر امر مین خوشنود ہون — یا خدا حاسد نہون محسود ہون

ایضاً

قول یہ سن رکھ کہ نیک انجام ہے — باعث تنبیہ خاص و عام ہے

ہے یہ بیشک نیکنامی کا سبب — جانیتے ہین اسکو اہل ہوش سب

ہے خیانت مردک و مرتد کا کام — اپنی قسمت پر رہیے شاکر مدام

فائدے کی بات ہے یہ سربسر — رکھتے مالک کی خوشی مد نظر

اور جو ہو انکا شیطان رہنما — ایکدن شیطان کا ہے وہ پیشوا

لاکھ تدبیرون سے گو ظاہر بناؤ — پر سدا بہتی نہین کاغذ کی ناؤ

سچ ہے جو کہتی ہے خلقت برملا — چور کے سو دن تو اکدن شاہ کا

بات جو بد ہے نہو کیونکر عیان — حال کھلجانا ہے وقت امتحان

لکھگیا کیا خوب مرد بے ریا — یاد رکھ یہ قول ہے عطار کا

ہی جو عجب و نخوت و کبر و غرور — رہ مدام ان سب سے تا مقدور دور

ہی اگر کچھ حق و باطل مین تمیز — جان دشمن کو بھی مانند عزیز

جو کہے تجکو برا اور ناسزا — اوسکی خاطر مانگ نیکی کی دعا

ہی عوض لعنت کا رحمت کر یقین — چاہئی نفرین کا بدلا آفرین

مقتضای عقل ہے اے باشعور — دشمنونکے ساتھ احسان ہے ضرور

جو کوئی تکلیف دیوے آزار دیوے — ہان مدارات اوس سے واجب ہی تجھے

بد ہی نفسانیت اس سے پاک ہو — خاک ہو جانے سے پہلے خاک ہو

چاہئی کلک و زبان شل قدم — راہ نیکی مین چلین یہ مستدم

کام کر کوئی تعلق ہو سر سے — بی رعایت چاہئی انجام دیے

راستی سے ہے باعث عز و وقار — راستی سے ہے موجب صد اقتدار

ہر سخن کان راست گوئی و درست — نہ زر دنیا زانکہ در دیے نفع تست

گو ہی خوش کردار پر نازان نہو — لاکھ ہے ہشیار پر نازان نہو

یعنی جو مینے کیا اچھا کیا — میری کب تدبیر مین فرق آگیا

ہون وہ دور اندیش اور کار آزما — رائی مین میرے نہین ہر گز خطا

مطمئن اس پر نہو اے خوش سیر — رکھ قدم ہر گز نہ بے خوف و خطر

کچھ مجھے وحشت نہین سایا نہین

بلبلونکو بوئے گل کا عشق ہے	مست کو بر اجہ سبو کا عشق ہے
مجکو بہی ایک جنگ جو کا عشق ہے	مہر کو اوس ماہ رو کا عشق ہے

ماہِ کامل کو جہان رتبا نہین

ابیات مشعر پند و نصایح عاقلانہ

گوش دل سے سن اسے اے نیکنام	یاد رہنے کی یہ باتین ہین تمام
لازم و واجب ہے ہر انسان کو	نیک باتونکی ہمیشہ جستجو
اپکو ہر دم سمجہہ اے ذوفنون	بدترین و کمترین خلق ہون
ہون گنہگار و خطاکار و ذلیل	جاننا یہ مغفرت کی ہے دلیل
یاد معبودِ حقیقی خوب ہے	بس سوا اسکے جو ہے معیوب ہے
ہر کہ او را معرفت بخشد خدائے	غیرِ حق را در دل او نیست جائے
ہر کہ عارف شد خدائے خویش را	در فنا بیند بقائے خویش را
عارف و عاقل وہی ہے لا کلام	دہیان مین مولا کے کاٹے صبح و شام
منع جو باتین ہین اونسے رہ جدا	حشر مین تا اجر دے اسکا خدا
آنکہ از قہر خدا ترسد بسے	بیگمان ترسند از وی ہر کسے

یہ تری دیوار کا سایا نہین

شہر مین جو ہی وہ ہی ویرانی مین | جو ہے شیشہ مین وہی پیمانی مین
جو ہی عاقل مین وہی دیوانی مین | جو ہی مسجد مین وہی بتخانی مین

مجکو زاہد کی طرح دہوکا نہین

وہ خطا لائی ہے جو رنگِ سیاہ | خود بخود اوٹہتا ہی دل سی دودِ آہ
خون رواں انکہونسی ہی حالت تباہ | ہم جو ملتی ہین کفِ افسوس آہ

ہاتہ اوسکی پاؤن تک پہنچا نہین

فائدہ پہرنی سے تجکو در بدر | ہی تو نگی دید اگر مدِّنظر
سب عیاں ہو جائینگی عیب وہنر | ای برہمن میری دلکی سیر کر

آج ایسا کوئی بتخانا نہین

عاشقونکا ہے اسی مین انتفاع | دیکہکی حسنِ صنم کی ارتفاع
رونمائی لاکے دین دلکی متاع | رخ ہے خورشید اور یہ تارِ شعاع

اوسکی مُنہ پر سونیکا سہرا نہین

کل سی دلکو کل نہین ہون بیقرار | جیب و دامانِ قبا ہین تار تار
کیون نہ روؤن دہانک کی مُنہ زار زار | ہی خیالِ سایۂ دیوارِ یار

ہزارون چہاتتا پہرتا ہی جبکل سکل سوائی

خمسہ غزل نواب امین الدولہ سیف الملک سید آغا علیخان بہادر فیروز جنگ تخلص مہر خلف نواب معتمد الدولہ بہادر شاگرد میر علی اوسط رشک

کون ہے جو عاشقِ شیدا نہین
یہ ہماری گفتگو بیجا نہین
کسکو بجز زلف کا سودا نہین
اوسکو لذت عشق کی اصلا نہین
جو تری خنجر تلی تڑپا نہین

کس جگہ رفتار کا چرچا نہین
اس روش سے قامتِ طوبا نہین
فتنۂ خوابیدہ کب چونکا نہین
اوسکے قد سے حشر اگر برپا نہین
بے سبب عالم تہ و بالا نہین

کیا بکہرا فشا یہ افسانہ کرون
کیون ترا کہنا جنون مانا کرون
کوچۂ دلدار ویرانہ کرون
خاکِ صحرا اسلئے چہانا کرون
شکلِ مجنون کچہ مین دیوانہ نہین

گل کہلین پہل ائین شاخین ہون ہری
ہم جو کہتے ہین نہین کچہ سرسری
باغ عالم کر سکے کیا ہمسری
سایۂ باغ جنان ہے اوپری

خبر لی باغباں بلبل کوئی پہرتی ہی گہبرائی

ہوا ہی صورتِ سیماب اس اندوہ سی بسمل
نہیں رہنی کی دل پر فضلِ خالق سی کوئی مشکل

وبالِ دوش گر سر ہی تو ہی عقدہ کشا قاتل
عبث ہمنفسی کا غم ہی بعد مرگ اے غافل

لپٹ کی ساتہ سوئیگی وہاں مرقد مین تنہائی

کدہر بہولی ہوا جو بعد مدت اسطرف آنا
سر آنکہوں پر ہمارے عین احسان ہی جتانا

میری سر کی قسم جلدی یہاں سی تم نہ اوٹہ جانا
بنایا مشرق خورشید عاشق کا سیہ جانا

قدم رنجہ کیا تمنی بڑی تکلیف فرمائی

نہایت دیدۂ حسرت سی بسمل اسکو تکتا ہے
نئی انداز سی تن تن کی ایل اسکو تکتا ہے

اگر کچہ جان باقی ہو بمشکل اسکو تکتا ہے
بسا کی شہر خاموشاں جو قاتل اسکو تکتا ہے

طلب کی ہی زبانِ تیغ سی دادِ صف آرائی

ہزاروں ڈالیا گلدستۂ عطر آفرین آیا
دف و چنگ و چغانہ ارغنون بربط قرین آیا

لئی سامانِ عشرت مطرب زہرہ جبین آیا
ہر اک ہو حق میں ہی دورِ شراب الصالحین آیا

بہار آئی چمن مین صوفیونکی خوب بن آئی

یہاں جو دل فقنگی سی اور ہی عالم ہی جتونکی
وہ سکہا تیز بالن را جہ کہ صرصر کو ہی رشک آئے

جہپکتا جائی جو کوئی غولِ صحرائی ادہر دیکھے
لڑا کی آنکہ اب تا جی غزالان رمیدہ سی

تری ٹھوکر میں ہے اندازِ اعجازِ مسیحائی

کبھی بھولے سے جا نکلے جو ہم میخانے کے در پر
تو دیکھا مست ہر جانب ہیں ہاتھوں میں لیے ساغر
نہ بولی منہ سے کچھ آخر رہی چپ دم بخود ششدر
کنکھیوں سے جو دیکھی غول متوالوں کی بیٹھے پر

ہمیں پیری میں اے ساقی جوانی کی ہوس آئی

وہی ہوگا جو کچھ قسمت میں ہے عیب و ہنر زاہد
نہ مانیں اب تو بکتے بکتے مر جایئے اگر زاہد
پرستش میں رہے ہم ان بتوں کے عمر بھر زاہد
دعا ہم کفر بنیادوں کی کیا بخشے اثر زاہد

بھکائی ہاتھ پر کوئی نہ امید اپنی بر آئی

ہر اک دم سیکڑوں دریائے خونِ ناب بہتے ہیں
نئی ہر روز عاشق آفتِ نایاب سہتے ہیں
میں حیران ہوں وہاں کعبہ یہاں جا کے شیخ و شاب رہتے ہیں
گلی کو اوسکی الحق مسلخ قصاب کہتے ہیں

چڑھایا دار پر کوئی کسی کی کہاں ہجوائی

بلایا گھر میں جب تو نے ہمیں اکثر پڑا پردا
ہماری اونکی آمد رفت میں برسوں رہا پردا
مگر اے دل یہ عین وصل میں دیکھا نیا پردا
نقاب الٹی بھی اوس نے تو یہ گاڑھا کیا پردا

کہ عکسِ رخ کی اپنی چاندنی شرما کے رکوائی

عجب اندھیر گلشن میں مچایا آتشِ گل نے
کہ ایسے بے زبان کا خون بہایا آتشِ گل نے
یہ کیوں نام و نشاں اسکا مٹایا آتشِ گل نے
قفس اس رز کا شاید جلایا آتشِ گل نے

یہ کہدو صبا کہل کی کون سی تدبیر بہرائی

دماغ اب عرش اعلی پر ہی اپنے گہر کے دربانکا
قدم رہو دہکو پہنیا ہی مناسب ہے آیا مہمانکا
سیہ خانہ میں عالم دیکھتا ہون باغ رضوان کا
ہوا جو چارپائی پر گمان تخت سلیمانکا

بندہا ای دل تصور کس پریکا کسکی یاد آئی

تمنا دلمین رکہتی تہی بہت فرط محبت سے
یہ ہمنے وقت پایا ہی بڑی جہد و مشقت سے
سمجہتے تہی سوا ابرو کو محراب عبادت سے
صفائی تیغ کی دیکہینگے او بت لا کہ صورت سے

بنا ہی ہر دہان زخم بہی چشم تماشائی

یہ سب حق ہے کہ تو بیمثل تہا صورتمین سیرتمین
اوٹہانا تہا نہ یہ کوہ مصیبت اس نقاہت مین
شجاعت مین محبت مین مروت مین حمیت مین
ہزار افسوس ای قیس حزین لیلی کی الفت مین

ملائی خاکمین دیوانہ بنکی تونی رعنائی

زبانکو روکتا ہون گالیان کیا تجکو دون ساقی
خمار نشہ سی گردشمین مثل جام ہون ساقی
کبہی ساغر نہ شیشی کو نہ دیکہا سرنگون ساقی
خم گردون بہی خالی ہو جو دل بہر کی پیون ساقی

نہ سبزی ہوگی دیوانو دیا جام صہبائی

نہ پہلی قم باد ی رنگ لانا میری مرقد پر
نہ ایسی معجزہ کو آزمانا میرے مرقد پر
میں باز آیا کہ تو آنسو بہانا میری مرقد پر
خرام ناز سے او بت نہ آنا میری مرقد پر

جو لکھا ہمنی اوسکو مونسِ لیلی تنہائی

جناب عشق نے کتنونکو بخشا گنجِ تنہائی
مگر یہ عہدہ ہو دیسے جو اکی زندگی پائی
ہماری آپ نادانی نے ہمکو خاک چھنوائی
لگا کے دل حسینونسی بنےگی پھر نہ سودائی

تمہاری مصحفِ رو کی تو ہمنی قسم کہائی

ہر اک اقلیم کو چھانا ہر اک محفل کی بو پائے
فلک سب طے کئی گاو زمین کی بھی خبر لائی
بھلا وہ کونسی جا تھی جہان پہنچے نہ گھبرا کے
بلند و پست دیکھا شش جہت مین جا کے ڈھونڈ آئے

تبا چشمِ تصور کس جگہ دیکھا وہ ہرجائی

حسینون کی گلِ عارض پہ پھر لٹ بکھرتی ہین
بڑا اندھیر ہے جو صاف دل لیکے مکرتی ہین
بگڑتی ہین کبھی عشاق سے کاہے سنورتی ہین
یہ ہمسے ہی سبب گیسوئی جانان پیچ کرتے ہین

دیارِ حسن مین ایسے بہت دیکھے ہین سودائی

مثالِ موجِ مے مینائی گردن مین گذرتی ہے
نہا کی خون کی دریا مین وہ ہر دم نکھرتی ہے
پری کی شکل بنکی شیشۂ دل مین اوترتی ہے
ہزارون عاشقونکو بیگنہ جو قتل کرتی ہے

تری تلوار نے چاٹا ہے شاید خون سودائی

لٹاؤ دولتِ دیدار ناحق شرم [illegible] دن ہے
اٹھو بھی ہو گئین صاحب مبارک آجکا دن ہے
گئین غفلت کی راتین انبساطِ عیش کا سن ہے
ہمارا قتل اب منظور [illegible] ہے

کیا کہون گلشن مین جا کے کیا ہوا
جامۂ گل دیکھکے سودا ہوا
چیتھڑے اڑ رہنے لگے پوشاک کے

دامنِ ابر آنکھ کا پردا ہوا
شب کو مشکل نیند کا آنا ہوا
چاند سا منہ آج سے اوترا ہوا
ہوگیا بےچین تو اچھا ہوا
اور سُن نالے دلِ غمناک کے

ہو رہی ہین بحرِ غم سے جزر و مد
چرخ کا جاتا نہین بغض و حسد
اب رہی رنج و الم کی کچھ نہ حد
المدد اے قابضِ روح المدد
کیسے قیدی ہین طلسمِ خاک کے

پوچھ لو راجہ سے ساری اے صبا
جو کہ ہے حالت ہماری اے صبا
بڑھ گئی ہے آہ و زاری اے صبا
ہین رگِ ابرِ بہاری اے صبا
ڈورے انپر دیدۂ نمناک کے

مخمسۂ غزل میر آقا حسن صاحب عرف میر نصاحب سلمہٗ مصاحب جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہٗ

خدا کو خیر کرنی تھی نہ قاصد کی قضا آئی
الٰہی اس القاب پر تیوری چڑھائی [illegible]
خلاف رتبہ یہ تحریر جب اوسکو نظر آئی
جواب خط نہ بھیجا وہ پری [illegible]

دیکھ کہتا ہون نہ راہ بد پر آیا | اہل دنیا کی نہ بہکانے پہ چلا

غول ہین صحرائی وحشت ناک کے

ہی چراغ کعبہ اپنا داغ دل | کیون نہو ہمکو یہ پیارا داغ دل
کیون نہو محو تجلا داغ دل | ہی بعینہ چشم موسا داغ دل

عاشق صادق ہین حسن پاک کے

شکر ہے وقف اجل جان ہو گئی | مملکت قالب کی ویران ہو گئی
حضرت دل مشکل آسان ہو گئی | غازۂ روئی حسینان ہو گئی

جم گئی نقشے ہمارے خاک کے

ساتہ اپنے اوسکو ہم جب لائینگے | صحن خانہ سے فلک شرمائینگے
اوج گردون سے زمین پر آئینگے | نقش پائے یار پر مٹ جائینگے

مہر و مہ پیوند ہونگی خاک کے

ہان سمجھ رکھ خواب ای سرو سہی | ہر کسی کی ہے دو روزہ زندگی
یہ دکھا کے اپنی صورت چاندسی | خاکسارون سے نکر پہلو تہی

ایکدن جانا ہے نیچے خاک کے

آمد اردے کا جب چرچا ہوا | شوق دیدار چمن پیدا ہوا

دلکو تاب وعدۂ فردا نہین | عاشقون سے یہ حجاب اچہا نہین

(پیچ ہے پردے اوٹہا افلاک سے)

منہ سے نکلا تہا جو کچہ منصور سے | بادۂ وحدت نے بہکایا اوسے
قدرتِ حق کی تصدق جایئے | آدمی دعوا انا الحق کا کرے

(ولولے دیکہو تو مشتِ خاک کے)

جلوہ افزا نور ہے رخسار کا | رخ ہے ہمسر مطلع انوار کا
ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا | پہوٹ نکلا رنگ جسم یار کا

(پہول بوٹی بن گئی پوشاک کے)

دیکہ خط جام سے تشریح کو | طاق پر رکہ شرع کی تصحیح کو
بادۂ گلرنگ سے تفریح کو | توڑ زاہد رشتہ تسبیح کو

(کہولدے پر طایر ادراک کے)

وہ دہان مصروفِ نا و نوش مین | گم یہان اسد رجہ سبکے ہوش مین
ہین زبانین لال تو کر گوش مین | نالے کر سکتے نہین خاموش مین

(عاشق اونکی سرمئی پوشاک کے)

عاشق صادق ہے اپنے دلربا | دشمنی کے لئے تو قہرِ خدا

کب برش تلوار کی ہی جو جوہر دار مین

ایک وحشت مین جو ہمنے خوب دیکھا کر کے غور
دور مجنون سی کہین بڑہ کی اوسکا دور دور
کیا چمک پر آجکل راجہ کی ہین وحشت کے طور
بڑہکی سرگشتگی داغ جنون سی برق اور

شعلۂ جوالہ ساری پیچ ہین دستار مین

خمسۂ غزل میر وزیر علی صبا شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

کوئی بندونمین خدا ایسے پاک سی کے
کہدی جا کے پاس اوس بی سفاک سی کے
معرکی دیکہیو انسان غمناک سی کے
ہو رہی ہین ظلم ہفت افلاک سی کے

امتحان ہین ایک مشت خاک کی

گلشنونمین گل نہ سائی تاک سی کے
ہر جگہ انبار ہین خاشاک سی کے
کم ہین شعلہ روی آتشناک سی کے
ڈہیر دیکہی گلرخونکے خاک سی کے

واہ کیا نیرنگ ہین افلاک سی کے

پہنچی نالی مجہ گریبان چاک سی کے
راستے طی کر کی ہفت افلاک سی کے
کیا بیان ہون روی فرحتناک سی کے
جابجا جلوی ہین حسن پاک سی کے

نور کہ گئے ہین پتلی خاک سی کے

ہین بے دیدار رخ اصلا نہین
آج موقع لن ترانی کا نہین

اوسکا سودا ہی کہ جو بکتا نہیں بازار مین

ابر نیسان ہی یہان مژگان گوہر بار مین
یہ نیا رشتہ بنا سلک در شہوار مین
فرق کیونکر مجمین ہو اور موتیون سے ہار مین
مین جواہر پوش ہون رنج فراق یار مین

انکہ نے موتی پروے تار جسم زار مین

چہپ کے آئی ہین جو ہم دولت سرائے یار مین
فرق ہی بستر کے تار و نمین یہ جسم زار مین
ہو رہی ہین اسکی چرچے مجمع اغیار مین
لاغری سے خوب سوجہی خانۂ دلدار مین

آج ہم ہی چہپ رہینگے روزن دیوار مین

کس سے نسبت دین کہ گل ایسے نہین گلزار مین
کیا کہیگا شعر کوئی مدحت رخسار مین
اور نہ ایسا کوئی یوسف حسن کے بازار مین
دنگ ہی عقل بشر وصف صفائی یار مین

آئینہ بنتا ہی پرتو روزن دیوار مین

عرش پر اس آہ سوزان کا شرار اجب کیا
وحشیونکو محو مجنون کا نہ کیون ہو باجرا
ہر فرشتی کو ہوا ورد آیہ یا نار کا
گرم رو مجسا نہین دشت جنون مین دوسرا

آبلی پڑ پڑ گئی ہین نکیر زبان خار مین

مشتری بن بن کے آیا ہی عجب ہر خاص و عام
ہی یہی حسن گران قیمت کا ہر اک سے کلام
وہ مہ کنعان نہین بکتے جو بن جائے غلام
جان کیوں بیچی تو لے اسکی خریداری کا نام

جو یہ چہاراجہ سی نکتہ دان کہا غزل یہ مدح حضور
طمع ہی زالصاد وستانسکو اسنا فرمائیں سب بکن

کیا ہی ناسخ نی آسمان سی بلند تر رتبہ اس زمین کا

تخمیسہ غزل فصیح الدولہ مرزا محمد رضا خان بہادر تخلص برق شاگرد شیخ ناسخ

جلوۂ رت فصل بہار آیا نہ وہ گلزار مین
اوس گلی تک جبکہ پہنچی خواہش دیدار مین
سیر کو نکلا نہ گھر سے کوچۂ یار مین
کیا نئی راہین نکالین رنج ہجر یار مین
سر کی ٹکرانے سی در بن بن گئی دیوار مین

داغ سینے مین ہین یون گل جسطرح گلزار مین
مردم آبی ہی پتلی چشم دریا بار مین
قیس سے بھی لاغری بڑھ کر ہی جسم زار مین
بن گیا آخر تماشا رنج ہجر یار مین
مین جو نکلا گھر سی میلا لگ گیا بازار مین

دل جو ہی ہر دم خیال شعلۂ رخسار مین
یہ صفا ہوتی نہین سلک در شہوار مین
برق کی خاصیتین ہین آہ آتشبار مین
شعبدہ دکہلا دیا رونی فراق یار مین
انگارے موتی پروئے آنسوون کی تار مین

[illegible] مین اوس پری کی خواہش دیدار مین
اوس گل رخ کا ہون بلبل جو نہین گلزار مین
جسکا نقش پا سلیمانکی نہین دربار مین
کیون نہو صحرا نوردی جستجوئی یار مین

گلگو رتبہ لعل کے آگی نہین بازار مین

اوٹھ گئی دنیا سی طرزِ الفت و مہر و وفا
چاہ سی جو بی گئی تہا سیم و زر سے مدعا
ڈھونڈہا مون مصر کی بازار مین یوسف بکا
مال کی آگی جہان مین حسن کو رتبہ سے کیا

منزلت گلگو نہین کچہ جوہری بازار مین

نرگسِ شہلا کجا و چشمِ پر افسون کجا
مشکِ تاتاری کجا و گیسوِ شبگون کجا
گوہرِ دندان کجا و گوہرِ مکنون کجا
یوسفِ مصری کجا و لیلی مجنون کجا

جسکا سودائی ہون وہ سودا نہین بازار مین

کشورِ بازار مین یہ لقب ہے آپکا
خسرو گنجِ عروسِ حسن و خوبی و صیا
دل ہے تو کیا مال ہمکو نقدِ جان تک دیدیا
پیشِ الفت درہم و دینار کا رتبہ ہے کیا

بندہ بی زر ہین ہمکو بیچ لو بازار مین

ہم ازل سی مدح خوانِ ابروِ جلاد ہین
ابروِ بخشش زبان دشنہ فولاد ہین
بہول دین لو خونِ کی فصد وہ اوستاد ہین
موی تن عشق مژہ سی نشتر فصاد ہین

آب خنجر کی روانی ہی لہو کی دہار مین

عاشقِ شیرین ہوا فرہاد کا دیکہو شعور
ٹوٹتا ہی اوسکا سر ہوتا ہی جسپر یہ قصور
کوہکن ہی مشہور دنیا مین مثل یہ عشق
یہی گوہر اصل و نجابت بہی ضرور

سرد ہوجائیگا عالم گرمیٔ بازار مین

کیون نہون سرد گریبان گیرِ زن مینہ شہرِ آن داس
موسمِ باتر نہو کیون اک دم ہوش و ہواس
قربِ گیسو دلکی ہونی کا نہو کیونکر ہراس
زہر ہوجاتی ہی نعمت جب ہی موزیکی پاس

گوہر دندان بناچہالادہان یار مین

تمتما جاتین نہ کیون رخسار اوسکی لالہ گون
جل اوٹہا مقتل ہوا جسدم عیان سوزِ درون
گرم قبضہ تک ہوا اللہ ری گرمیٔ خون
کہل گئی قاتل پہ آخر سوزشِ جوشِ جنون

چاٹ کی میرا لہو جہالا پڑا تلوار مین

دوپہر گل مہر سی ہی گرم بازارِ حیات
روشنی کامل مہِ تابان کی دیکہی ایک رات
وہ کہان جو تہی چمن مین باغبانکی التفات
قدر کچہ پاتا نہین عالم مین حسن بی ثبات

کوڑیونکی مول گل بکتی پہری بازار مین

حیرتی ہی جدولِ آبِ چمن بہتی نہین
ظلم گلچین کو نسی گل کی کلی سہتی نہین
ہر روش کب عندلیبِ زار یہ کہتی نہین
ہوٹ کی یارو نسی ہرگز قدر کچہ رہتی نہین

گل جو نکلی باغ سی بکتی پہری بازار مین

کیون نہ ہو جو ہری سی گلفروشونکو حجاب
وہ گنی ٹوٹی یہان ہی کوڑی کوڑی کا حساب
اس محل پر خوب یاد آیا یہ شعرِ انتخاب
سنگ سی بدتر ہی نازک طبع کی مٹی خراب

وہ اپنے گھر میں ہیں شاد و خرم کہیں ہیں ہم اپنا کسی عالم
یہ جوش پر پانی ہے اشک کا کہ ساتوں دریا میں قطرہ ہے

(جنسے کہ کہتے ہیں سب جہنم شرر ہے اک آہ آتشیں کا)

زبسکہ رہتی ہے چشم گریاں مژہ ہے رشک سحاب باراں
زبسکہ ہے دل اسیر غم کا طغیان ہو عیش و عشرت کا خاک ساماں

زبسکہ ہے یاد زلف پیچاں نبی ہیں آہیں بھی سنبلستاں
زبسکہ ہے جوش داغ ہجراں ہوا ہمارا سینہ باغ رضواں

(برای گلگشت چاہیے غلمان خیال پہرتا ہے اک حسین کا)

اگرچہ ابروی یار کا خم نہیں ہے شمشیر تیغ سے کم
دکھا ہے مژگاں کی تیزی دم نہ مانگے پانی تمام عالم

ہوئی ہیں موجب کیا فقط ہم گھروں میں عشاق کے ہے ماتم
یہ سایہ عذر نگاہ ہے اوسکی عالم کہ جسنے دیکھا ہوا وہ بیدم

(نیام تیغ قضای مبرم لقب ہے قاتل کی آستین کا)

کہاں تو طور آہ کی اثر کا ادہر جو آتا ہو وہیں قمر کا
کہاں ہے یہ حوصلہ خضر کا تباہی رستہ جو اوسکی گھر کا

خیال دلبر آتا ہے ادہر کا نہ ہوش تنکا نہ ہوش سر کا
ہے خون سے پر جام چشم تر کا وفور نالوں میں ہے شرر کا

(انیس ہے خار غم جگر کا ہے داغ ہمدم دل حزین کا)

فلک پہ جائیں جب اوسکی اخگر یقین ہے جھلکے گرمی مہر پر
اگر ذرا بھی ہو شعلہ آور ابھی ہو دوزخ کو جلنے کا ڈر

بجھائیے کسطرح دیدۂ تر کسی سے دفع ضرر ہو کیونکر
اگر ہو بہا بہا پر سمندر یقین ہے ہو خاک دم میں جل کر

(سنا ہے جو آفتاب محشر کہ ہے نمود ہی داغ آتشیں کا)

سنا ہے ہر پیر و ہر جوان سے کہ آئے مضموں کہاں کہاں سے
جو پوچھا ہر شاعر زمان سے تو غنچہ ظاہر ہوا بیاں سے

صورتِ غنچہ مرا دل ہی فگار آپسی آپ

ہمنی صدمی شبِ فرقت کی سہے او ظالم | وصل کے لطف نہ اگر وزیلے او ظالم
شک ہین بیہودہ یہ بد باطنو نکے او ظالم | غیر کا منہ ہے کہ لی بو سے تری او ظالم

نیلگون ہو گئی ہونگی یہ عذار آپسی آپ

سامری سحر مین سو احسن کی ادنی افسون | رہبرِ دشتِ بلا خیز بنا جوشِ جنون
محال ہونا ہی ابھی ناسخ و راجہ سے زبون | نالہ کش مثلِ جرس کیون ہی عبث ای مجنون

صبر کر آئینگے جمازہ سوار آپسی آپ

ایضاً

یہ حسن ہے او بتِ حسین کا کہ ہو خجل نورِ حورِ عین کا | یہ رنگ ہے جسمِ نازنین کا کہ ہو خجل پھول یاسمین کا
یہ خط ہی لبہائی شکرین کا کہ ہو خجل جامِ انگبین کا | یہ نور ہی روئی مہ جبین کا کہ ہو خجل چاند چودہوین کا

جو حلقہ ہی زلفِ عنبرین کا وہ ایک نافہ ہی مشکِ چین کا

ہوا ہے پہ کیونکر گمانِ شیرین کہا تہا ہی یہ حسین و شانِ شیرین | کہان تھی نازو آنِ شیرین کہا تہا شیرین بیانِ شیرین
تہا ہے شیرین لبانِ شیرین ہے کون رطب اللسانِ شیرین | رسکہ وصفِ دہانِ شیرین ہی ورد زبانِ خسرین

بدن مین جبتک ہی جانِ شیرین مزا ہے منہ مین انگبین کا

تعلین جیسی نہیں وہ ہمدم ہوئی ہین پیچین کسقدر ہم | مصیبت و یاس و حسرت و غم قلق سے آ مین ناک مین دم

وقت پر باغمین آتی ہی بہار آپسی آپ

ناز معشوق کبھی ہی کبھی عاشق کا نیاز | اوسکی نیرنگ کا ہر لحظہ نیا ہے انداز
شش جہت مین نہ سدا آتی ہے ہر دم آواز | دونون عالم مین اگر ایک نہین شعبدہ باز

جمع کیونکر ہوئی اضداد یہ چار آپسی آپ

ایک ہی حال پہ کیونکر کوئی شی رہنی پائے | ہر ترقی کو تنزل ہی نہ انسان گھبرائے
مین تو راضی برضا ہون جو فلک بھی شرمائے | نہین آتا جو وہ خورشید مری گھر مین نہ آئے

صبح ہو جائیگی آخر شب تار آپسی آپ

ساکن گلشن ایجاد ہین سب اوسکی مقر | اوسکی قدرتکا ہر اک شی مین ہی جلوہ ظاہر
کن کی کہنی سے کہلا راز خدائے قادر | او وجود چمن آرائے ازل سے منکر

خود بخود گل ہوئی موجود نہ خار آپسی آپ

سبحر طور سے مانند سراپا شعلا | برق رفتار ادا گرم بہبو کا چہرا
قمریونکے نہ گلستانمین رہی ہوش بجا | سُرخ پوشاک پہنکر وہ سہی قد جو گیا

جل اوٹھی سرو چمن مثل چنار آپسی آپ

وسعت دشت جنون خیز ہی جا گیر او گل | سیر گلزار کی راس آئی نہ تدبیر او گل
بنگئی موج صبا ہمدم شمشیر او گل | کچھ تری تیغ جفا کی نہین تقصیر او گل

کسکا کسکا ہو بیانِ جلوۂ حسن و شباب
غیرتِ ماہ و سہا و مشتری تھی بی حساب
کیا کہون جو کچہ کہ دیکھا وہ بنا گونگیکا خواب
صبح ہوتی کچہ نظر آیا نہ غیر از آفتاب

کون کون اک رات مین یہان شمعِ محفل ہو گیا

ڈھیل ہی ہر مطلب راجعہ مین خالق سے ہے گواہ
شئی بری دیتا ہی اوسکو ہر عدوئی روسیاہ
رشتۂ جان صورت تار نظر کٹتا ہے آہ
دم بدم پڑتی ہی ای ناسنج جو شمشیر نگاہ

جو پتنگ اوسنی اوڑایا بس وہ گھایل ہو گیا

ایضاً

رخ ہی زلفین نہان لیل و نہار آپسی آپ
کیون ہوئی بند رہ بوس و کنار آپسی آپ
دلمین پائی ہین تلون نی جو بار آپسی آپ
مجھسی لب صاف بھی ہو جاتی ہین بار آپ سی آپ

جسطرح ہی تیری خاطر مین غبار آپسی آپ

محو نظارۂ رخسار جو پایا تو نے
بیچ سی شرم کی پردونکو اوٹھایا تو نے
جلوۂ برق تبسم بھی دکھایا تو نے
کب کہا آتش فرقت سی جلایا تو نے

ہین مری نالۂ دل صاعقہ بار آپسی آپ

وصل قسمت مین ہی تو نامہ و تحریر عبث
سرد آہین یہ عبث نالۂ شبگیر عبث
نقش تسخیر ہی خواہش تاثیر عبث
خار تدبیر ہین پیش گل تقدیر عبث

ہر دم آنی سی تو چہوٹا تجہین اے دریائی حُسن
صدمی پانی سی تو پہوٹا تجہین اے دریائی حُسن
ڈوب جانی سی تو چہوٹا تجہین اے دریائی حُسن
غوطی کہانی سی تو چہوٹا تجہین اے دریائی حُسن

مجکو یہ کام نہنگِ موت ساحل ہو گیا

آج تجکو ہی غرورِ صورت و حُسن و جمال
زرد آئینگی نظر گل دونون عارض لال لال
ہین خزانین خشک تہی جو فصل گلمین تر نہال
کچہ بہی حاصل یا کمال و نکو نہین ہی جز زوال

سورۂ نقصان ہوا جب با رہ کامل ہو گیا

جب رقم ہمنی کیا اون گیسوونکا کچہ بیان
ہو گئی ہر سطر مثلِ گیسوئی حور جنان
عارضونکی وصف سی صفحہ بنا ہی بوستان
جب کئی تحریر مضمون خط و خال بتان

بن گئی سب حرف خط نقطہ جو تہا تل ہو گیا

واہ کیا بخشا خدا نے اوسکو حُسن بیمثال
رو برو جسکی خجل حوران جنت کا جمال
صاف ہی داغ کلف سی ماہ مین نقص کمال
مصحف رخسار جانان مین نہین ہے اک خال

بی نقط قرآن بہی دنیا مین نازل ہو گیا

کس لئی مثل سحاب تر سدا گریان ہی قیس
کس لئی ہر وقت مصروف نالہ و افغان ہی قیس
کیون یہ گرد کاروان کیطرح سرگردان ہے قیس
وادی وحشت مین کیون مثل جرس نالان ہی قیس

ایک لیلا کیا یہان کس کسکا محمل ہو گیا

سر کٹی اوسنی جو اکدم مین ہزارونکی جدا
چاہا یہ آغوش مین لیکے کہون ای مرحبا
یاد اوسکو رقص بسمل کا تماشا آگیا
ہاتہ ابہی تا گردنِ قاتل نہ پہنچا تہا مرا

زخمِ شمشیر آپکے گردن مین حمایل ہوگیا

رات دن ہون گلشنو مین دشت کی کیا احتیاج
قیس بہیجیگا یہین اقلیمِ وحشت کا خراج
اب تو بیگانو نسی اتنا کہدے جا کی کوئی آج
مت کرو زنجیر مین دیوانہ نازک مزاج

موجِ بوئے گل سے پابندِ سلاسل ہوگیا

حیف ہی ٹر بلی نہ آبِ تیغ کو مینے پیا
نقد جان دیکی نکیون جنسِ شہادت کو لیا
اوسنی اپنی خونسی جو گلزارِ مقتل کو کیا
رشک سی کے خنجر نے قاتل مجکو بسمل کردیا

قتل ہو کر غیر میرے حق مین قاتل ہوگیا

گلشنِ ایجاد مین بیشک چمن آرا ہی وہ
جسکی گل شرمندہ ہین رخسارہ زیبا ہی وہ
دیکہکی جسکو خجل طاؤس ہون جلوا ہی وہ
سایا بن کی ساتہ قدمونکی لگا پہرتا ہی وہ

سرو بہ اوسکی قدِ موزونکا مائل ہوگیا

جو لکہی یہ روزِ اوّل جب گئی مکتب مین ہم
صورتِ بسمل نظر آیا مدرس بلکہ قلم
حضرتِ دل تم عبث کرتی ہو شکوہ دمبدم
کیون نہو جاتا اب اوسکا تختہ مشقِ ستم

وقتِ بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہوگیا

لکہہ تو نسخہ مجہسے لیکے مشورا
حنظل غم چاہئے جا سیئے دو ل

بہر فرقت دلکو یہ بہبود ہیے

ہمکو اوس فن کی ہین راحیہ دعدے
جب فنا ہو جائیگی ہر ایک سے تیر
ذاتِ واحد یہ کہیگی یپے بہ پیے
کون باقی سیے کہ جسکے حکم سے

اختر و ماہ و فلک نابود ہیے

خمسہ غزل اوستاد راسخ شیخ امام بخش ناسخ

حیرتی محفل ہین مشاطہ کا بہی دل ہوگیا
بن سنور کی آپ وہ مغرور قابل ہوگیا
دیکہنی کو صورتِ ہمشکل مائل ہوگیا
آج دعوا اوسکی یکتائی کا باطل ہوگیا

بحث کرنیکو جو آئینہ مقابل ہوگیا

تیری سنی کا نہین ناصح تو مجہسی مل نہ مل
بخششین اسدرجہ کین جسنے ہی حاتم منفعل
مانگنی کو بوسہ مژگان کی تہی لب جو ہل
ایک دل لیکی دی قاتل سینے مجکو لاکہ دا

جو لگا پیکان مری پہلو مین وہ دل ہوگیا

چشم حق بین عاشقونکی کیون نہو دمساز خط
رہتی ہین مصروف بہر انکشافِ رازِ خ
یاد بیرحسن کا ہی دیکہنا اندازِ خط
چہرۂ تابان پر اوسکے جب ہوا آغاز خ

بہر کا خطِ شعاعی خط باطل ہوگیا

حالِ ابراہیم اے ناصح سُنا | وہ پری پہونچی ہے مجھے آسیب کیا

شعلۂ رنج آتش نمرود ہی

جلوہ اوسکا کسکو چمکاتا نہین | اوسکو کس شی مین کوئی پاتا نہین
ہوش کسکا عشق مین جاتا نہین | کیا ہوا مین آپ مین آتا نہین

مین اگر غایب ہون وہ موجود ہے

جانی کو ذاتِ پاک انپی نے مجھے | عقلِ سالم چشم بینا دی مجھے
کچھ نہین حاجت مسیحا کی نے مجھے | حاتمِ دوران نے جان بخشی مجھے

دل جو پایا ہی یہ اوسکا جود ہے

ہی وہی صحرا نہین قیس حزین | ہی ہر اک قصر فریدون بی مکین
کیون نہو یہ شعر اپنے دلنشین | میرا دیوان ہے یہان پریہ نہین

دیر باقی ہی صنم نابود ہے

گلرخونکی عشق کا ہے دل مین جوش | دم بدم ہی سوزش وآہ وخروش
گل سنین گی جب ہمہ تن ہوسکے گوش | صوت بلبل سے اوڑین گی اسکی ہوش

نالۂ دل نغمۂ داؤد ہے

جو طبیب آیا ہی اوسنے کہا | مین مریض ہجر ہون سن رکھ ذرا

دیگر

بعد مردن بھی جستجو نہ گئے | وصل جانانکی آرزو نہ گئی

دیگر

دیکھکی ہوش اوڑین کیون نہ طلبگارونکے | لامکان پہین سری پاکی دیوارونکے

دیگر

دیکھین الجھاتا ہی دل کس کس پریشان حالکا | یہ سلائی سی بنانا اوسکا اک اک بالکا

دیگر

ڈرچکی ہی جو کہین زلف سیہ فام سی صبح | تہر تہراتی ہی شب ہجر تری نام سی صبح

خمسۂ غزل حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ پادشاہ عادل قیصر زمان سلطان العالم محمد واجد علی شاہ پادشاہ

اعاد اللہ ملکہ

جسکا مین عاشق ہون وہ موجود ہے | الفت حور و پری بے سود ہے

عارضی جو حسن ہے نابود ہے | شاہد اصلی سے مجھے مقصود ہے

کعبۂ دل مین وہی معبود ہے

عشق سے اوسکے نہ تو مجکو ڈرا | اپنے بندے کا نگہبان ہے خدا

هردم دعا ہی اپنی یہ ربِ جلیل سے | خالی رہی بغل نہ کبھی اوس جمیل سے

دیگر

شعلہ رو تیری شرارت دیکھ لی | قد کو کیا دیکھا قیامت دیکھ لی

دیگر

میرا گلرو باغمین گر پہول کانون پر دہرے | رشک سے کہائین بلبلین اور غنچہ منہ دیکہا کرے

دیگر

دہانِ تنگ کا مضمون شاعر ہون بنانے | تردد ہی کہ دامِ فکر مین عنقا کو لانا ہے

دیگر

دل شیفتۂ جلوۂ جانانہ ہوا ہی | تلوار کی منہ چڑہتا ہے دیوانہ ہی

دیگر

رعب بھی آہن مین ہی اور بانکپن آہن مین ہے | مردِ میدان جو کہ ہین اونکی بہبن آہن مین ہے

دیگر

بزمِ صنم مین شعلہ صفت جلکی مرگئے | استادگی تو عشق مین کی پر گذر گئی

دیگر

آج پہر وصل یار کی ٹہری | ہائے پہر انتظار کی ٹہری

دیگر

لطفِ صحبت کبھی اوٹھتا نہین بیگانون مین
کون دیوانہ سے نہ بیٹھے کے دیوانون مین

دیگر

عیش ہے ہردم فزون خاطرِ خوشنود کو
دیکھتا ہر شیے مین ہون جلوۂ معبود کو

دیگر

خجالت میری بحرِ اشک سی ہوگی سمندر کو
یہ جوشِ موج سی توڑیگا جب سدِ سکندر کو

دیگر

بوسۂ لب سی شفا ہی اس دلِ بیمار کو
چشمۂ حیوان کیون سمجھون دہانِ یار کو

دیگر

عہد کو لاکے گئے پر نہ بنا ہے توبہ
مین ہی وہ توبہ شکن ہون کہ الٰہی توبہ

دیگر

وحشتِ مجنون تھی کل تک اپنی یاری آج ہے
دھوم تھی لیلا کی کل شہرت تمہاری آج ہے

دیگر

رنگین ہوا ہی چہرۂ تابان شراب سے
دیکھو کہ آفتاب ملا آفتاب سے

دیگر

چاہِ ذقن کی چاہ مین اور رشکِ ماہِ مصر
بھیجا ہی گشتہ رخ و گیسو کیوا سیطے
شکستہ ہوا ہی صورتِ آئینہ رشک سیے
پردہ شبِ وصال مین اولٹا حجاب کا
فرقت کا حال بیٹہ کے سن لیجے حضور
اولٹی نقاب جب رخِ پر نورِ یار سیے
پہنچی برنگِ بادِ صبا کوئی یار تک
جب سی نظر پڑا رخِ تابان خراب ہون
راحت وہ ہین بیان کی قابل جو کہ سکون

کیا کیا کوئین جھکائی دل بیقرار نے
کافور و مشک نذر کو لیل و نہار نے
دیکھا جو عکسِ عارضِ صاف اوس نگار نے
می پی ہماری ہاتہ سی جسوقت یار نے
صدمی جو کل اوٹھائی ہین اس جسم زار نے
دی جان رونمائی دل بیقرار نے
پایا ہی مرتبہ یہ کسیکے غبار نے
آنکھون مین گھر بنایا ہی دیدارِ یار نے
جو جو دئی ہین رنج شبِ انتظار نے

مطلع

یہ شبیہ چشم عین اشکونکی طغیانی مین کھینچ
دیکہ او مانی یہ کشتی ہی اسی پانی مین کھینچ

دیگر

ہاتہ مین تیری جو ہین رنگِ حنا کی چھلیان
اونکو ہم کہتی ہین لعلِ بے بہا کی چھلیان

دیگر

پہول ساقی نے بھری بھولکی پیمانون مین
مست ہین لولوان پرد ہوم ہی میخانون مین

بوسی یہ کسنے زلفِ گرہ گیر کے لئے | پہانسی طلب ہوئی ہی جو تعزیر کے لئے

یون چونکتی ہی قسمتِ خوابیدہ دیکہنا | یوسف چہٹے ہین قید سی تعبیر کے لئے

احوال اپنا کیون نہ قلم بند روز ہو | موجود دو فرشتے ہین تحریر کے لئے

ہو خاک جستجوِ دلِ نادانسی یار کی | فہمید و عقل چاہی تدبیر کے لئے

آخر شبِ وصال ہی رخصت ہوا حبیب | دل مستعد ہی نالۂ شبگیر کے لئے

ہو چاہی لکہدی اوسکا جوانمرد ہی قلم | پرسش نہین ہی کاتبِ تقدیر کے لئے

دل سا خدا کا گھر نہ کبہی بن سکے تو ہو | پیدا جو ہون خلیل بہی تعمیر کے لئے

موسی نہین ہون یار جو اولجہون بیانمین | میری زبان صاف ہی تقریر کے لئے

جاتے ہو صیدگاہ تو زلفونکو کہولدو | فتراک بہی ضرور ہی نخچیر کے لئے

وحشت ہماری دیکہکے سودا اوسی ہوا | آیا یہان طبیب جو تدبیر کے لئے

بوسی لئی مین آپکے سے اذن مہربان | حاضر گناہ گار ہے تعزیر کے لئے

ملکِ سخن مین حصہ ہی راجہ ہر ایک کا | سودا ہی کی لئی ہے نہ کچھ میر کے لئے

الضا

پہولونکی ہار پہنے جو اوس گلعذار نے | سجدے کئی ہین شکر کے فصلِ بہار نے

کیا مرگ کا بندہا ملک الموت کو خیال | جوہر دکہائی تیغِ نگہ کے جو یار نے

اوس بت پرفن سی راجہ دل بچہ کیونکر بہا | جسکی ہر اک بات مین سحر ہو مین گر دیرین ہی

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

تجانی مین کعبہ مین یہان دلمین عیان ہے | آباد اوسی نور سی ہر ایک مکان ہے

وہ فتنہ عالم ہے وہ قتال جہان ہے | مریخ کو ہر لحظہ یہی ورد زبان ہے

انداز کسی مین یہ کہان ناز کہان ہے | تو نام خدا فخر حسینان جہان ہے

جو کچہ کہ پڑہا یا ہی ہمین ورد زبان ہے | آنکہو نسے جو دیکہا ہی وہ سب لبپہ عیان ہے

خالی یہ تصور سے حسینو نکے نہین ہے | پہلو مین دل اپنا ہی کہ پریونکا مکان ہے

اوس زلف سی اپنے دل وحشی کو چہڑائین | ناصح یہ بہلا در دسری ہمکو کہان ہے

اور شک چمن رعب سی کچہ کہ نہین سکتا | غنچے کی روش لال یہان منہ مین زبان ہے

شاید جگر و دل تپ فرقت نے جلائے | ہر سانس کی ہمراہ جو آہون کا دہوان ہے

تحریر کئے ہمنے جو وصف در دندان | بحرین کا ہم مرتبہ کلک دو زبان ہے

بلبل ہون مین وہ گل ہی مین قمری ہون وہ ہے سرو | پروانہ مین وہ شمع شبستان جہان ہے

ہین لولہ جوش جنون مو سم گل مین | اب رخصت ہوش و خرد و تاب و توان ہے

ایسا قدر انداز ہے وہ شوخ کہ راحم | اتنا ہی کہ بادی مین یہان زور کمان ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

بہا نہین تمسی اور ہمسی بہت نکلے نہ کم نکلے
جفا مین ایک تم نکلے وفا مین ایک ہم نکلے

یہ ہونکا صور نالون نے ہمارے شور محشر سے
ہوئین عشق تر بتین فرہاد کو اہل عدم نکلے

بہت ڈہونڈہا حسینونے نہ پایا دوسرا ہمسا
خدا کا شکر الفت مین وحید العصر ہم نکلے

ذرا پوچھے تو کوئی مردم دیدہ سے کیا باعث
کہ لخت دل تو کم گریہ بہت اور اشک کم نکلے

مین وہ عاشق ہون لحد لون کبھی گر راہ مجنون کی
تو پا او ستادہ ہو کے قیس لینے کو قدم نکلے

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اے فلک کہنچی کی اپنی سوچ تدبیرین نئی
نالۂ سرکش نے پیدا کی ہین تاثیرین نئی

قیس نے تسلیم کی فرہاد نے چومی قدم
مین نے سرکار جنون مین کی ہین تدبیرین نئی

ہاتہ بہزاد تصور کی نہ کیونکر چوم لون
کیسی کیسی سامنے لاتا ہے تصویرین نئی

غیرت خورشید دنکو شبکو رشک ماہ ہے
اے فلک ہین داغ دل مین اپنے تنویرین نئی

اے دبیر فکر مضمون ہین آنے لیے نیا ہی
ہون احبا کے لئیے رنگین تحریرین نئی

یار کو کس کسطرح سے کہینچ کے لائی یہان
واہ وا اسے آہ کیا کین ہین تاثیرین نئی

کیون حسینو ملین نہ کہتی غیرت یوسف او
دین ہین ہر اک خواب کی کہون مین تعبیرین نئی

کل جو آئی تہے عدم سے قسمتین تہین اونکی اور
آج جو آئے ہین وہ لائے ہین تقدیرین نئی

ایک سے مضمون قسمت ایک کا ملتا نہین
واہ کیا ہین کاتب قدرت کی تحریرین نئی

وہ زلفین روئے روشن پر نظر آئین
دعا اپنی یہی شام و سحر ہے

وہان مد نظر ہے سیر دریا
یہان دامان و جیب اشکون سی تر ہے

نکیون بل کہائے بار گل سیے لاکہون
کمر وہ مو سیے بہی باریک تر ہے

ہماری آہ سوزان سیے فلک پر
فرشتون کی زبان پر الحذر ہے

دیا دل جانکے سفاک تجکو
سوار اجہ سکے یہ کسکا جگر ہے

بحر ہزج مثمن سالم

عجب انداز کی یارو یہ ناہموار بستی ہے
کہ پستی جائے رفعت اور رفعت جائے پستی ہے

کسی پرواہ ہے ٹوٹین تو ٹوٹین شیشہ و ساغر
جو انکی ہین فن یہ ساقیو اور جوش مستی ہے

یہ کہدو صاحب محمل سی لازم تیز گامی ہے
کہ نظارہ کو چشم قیس صحرا مین ترستی ہے

نہین وہ مانگتا پانی یہی ہوتا ہے فنا دم مین
تمہاری زلف کی ناگن جسے ای یار ڈستی ہے

نکیونکر جان پائین مردہ دل نظارہ بازو
نگاہ ناز سی اونکی مسیحائی برستی ہے

دل ناشاد کوئی بیچتا ہی ایک بوسے کو
اگر مد نظر ہو یار کو یہ جنس سستی ہے

حسینونکی بہلا محفل مین راجہ کون سنتا ہے
ہر اک کی ہاتہ مین ہے آئینہ اور خود پرستی ہے

ایضاً

بہلا کوئی سوا وہ بانئی جور و ستم نکلے
او نہین کی ہاتہ سی لاکہون ہزارونکی ہین دم نکلے

کیون ہفت آسمان سی نہ رتبہ مین بڑہ چلے
نقشِ قدم سی یار کے زینت زمین کی ہے

بوسہ تو کیا اوٹہائین کے لاکہو نہین لذتین
قسمیہ ہوگی اوسنی نہین کی نہین کی سے ہے

کین جبہ سائیان درِ جانان پہ اسقدر
راجہ جبین کے داغ سی رونق جبین کی ہے

ایضاً

شکوی نہ کیون کری دلِ نالان سنے کیے
دیتی ہی رنج فرقتِ جانان سنے دئے

عاشق اگر ہین آپکے جانان سنے دئے
پیدا کئی ہین ہمنی بہی خوبان سنے نئے

دیکہا کسیکو ہمنی خوشی سے نہ ایکدم
کیا شعبدی اوٹہاتا ہی دوران سنے نئے

تونی سونگہا سونگہا کی صبا بوئی زلفِ یار
فرمائی دل اسیر و پریشان سنے دئے

گستاخیو نسی دستِ جنونکی ہین چاک چاک
دامانِ گل کیطرح گریبان سنے کیے

سرخی بنائی تیری لبون کی کسینی یار
دیکہین ہین ہمنی لعلِ بدخشان سنے نئے

راجہ کسی نو مین مین پڑہو کہکی اور شعر
سننی کو آئی ہین یہ سخندان سنے نئے

بحر ہزج مسدس مخذوف

دہن کی شکل جو عنقا خبر سے ہے
وہ ہر جائی پریرو سبکے گھر ہے

وہی ہر ایک شیشے مین جلوہ گر ہے
پری ہی حور ہی رشکِ قمر ہے

پسیجا کچہ نہ دل اوس بت کا یارب
ہماری آہ بہی کیا بے اثر ہے

عجب نہین جو شبِ ہجر یار مین تا صبح
قرار دل سی اور آنکھو نسی خواب اوڑ جائے

عروج چاہون جو افتادگی نشہ مین
تو لیکی عرش پہ کیفِ شراب اوڑ جائے

یہ محتسب کی دعا ہے کہ بزم ساقی مین
کباب سیخ سے خم سیے شراب اوڑ جائے

بغلمین آ سیے جو وہ مایہ سرور نشاط
تو وحشتِ دل وحشت مآب اوڑ جائے

روان جو ہو قلم عفو اوسکا ای راجہ
گنہ کا کیون نہ حساب و کتاب اوڑ جائے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

رونق مسیح سی فلکِ چارمین کی ہے
زینت قدم سی آپکے عرش برین کی ہے

اوڑتی ہی سیر عالم چرخ برین کی ہے
پرواز مرغ آہ مین روح الامین کی ہے

اشکون نے سارا عالم سفلی بہا دیا
لو آہ سوزناک کو عرش برین کی ہے

سر مین ہوای کوچہ جانان سے ہے استقرار
بیٹھی یہان ہین دلکو مگر دھن وہین کی ہے

اوڑ اوڑ کی گر رہی ہی قدم پر جو ہر گھڑی
یہ خاک آپ ہی کی عقیدت گزین کی ہے

دل اونکی ہاتہ ہیچ کی لیے ہول دشمنی
جب دیکھی زبان پہ شکایت ہمین کی ہے

اونکی عبث ہین حضرت دلکو شکایتین
کیون شیفتہ ہوی تہی حماقت انہین کی ہے

دیکھا دہانِ تنگ تو غنچہ سی دی مثال
سونگھا جو عارضونکو تو بو یاسمین کی ہے

یارب ہو خیر شانو نسی زلفین نکلین چلین
باریک بال سی کمر اوس نازنین کی ہے

لپٹ کی وصل مین اونسی کہونگا ای راجہ | جو آرزو تھی غرض حسب مدعا نکلی

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

لمعۂ حسنِ اوسکا رشکِ آفتابِ شرق ہے
غیرتِ گل طرۂ دستار زیبِ فرق ہے

تم مین اور خورشید مین صاحب نہایت فرق ہی
آفتابِ شش جہت تم ہو وہ مہرِ شرق ہے

دیکھی ہی تجلی جو ملتی اوس پری کا نمین
بیقرار اپنا دلِ دیوانہ مثلِ برق ہے

اسکا جلوہ عرش پر اوسکی چمک ہی فرش پر
برق مین اور راہِ سوزانمین بس اپنا فرق ہے

الحفیظ و الحفیظ و الحفیظ و الحفیظ
آج قاتل بحرِ آہن مین سراپا غرق ہے

یہ غزل جسنی سنی اوسنی کہا راجہ بہی
یہ غزل مطلع سی تا مقطع تمہارنی برق ہے

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

شبِ فراق اگر ایسی تاب اوڑ جائی
نظیرِ مرغِ نگہ کیون نہ خواب اوڑ جائی

جو پوچھون خضرِ علیہ السلام سے رہِ عشق
ابہی تو طایرِ عقلِ جناب اوڑ جائے

می دمسال سی بد مست ہو وہ پردہ نشین
حجاب آنکہون سی مثلِ نقاب اوڑ جائے

جو اک نظر بہی تجلی یار کو دیکھے
تو نورِ مردمکِ آفتاب اوڑ جائے

جو سامنی درِ دندانِ یار کے آئین
تمام موتیونکی آب و تاب اوڑ جائے

شراب تہوڑ یسی ہم تم پئین جو شبِ وصل کی
لحاظ اپنا تمہارا حجاب اوڑ جائے

زیادہ جوشِ بحرِ اشک ہی امواجِ قلزم سے / تلاطم فرش سی ہی عرش تک اسکی تلاطم سے

بہار آئی ہی گلرنگ کی جوش و تلاطم سے / جدا خشتِ سرِ خم ہو گئی ہی خود سرِ خم سے

بہار آئی ہی ایساقی مزا ہی بادہ نوشی کا / لگا دی جام شیشہ سی ملا دی شیشہ کو خم سے

نہیں دو ایک ساغر میں ہی کیفیت مجھے حاصل / اگر ہو حکم ایساقی لگا دون منہ کو اب خم سے

مزا گوشہ نشینی کا بہلا دیتا ہے عالم کو / فلاطون ٹہیہ کی پہر جیتی جی نکلا نہیں خم سے

خیالِ صبح ہمکو شام سی ہی وصل کی شب مین / ہمارا ناک مین دم ہی تمہاری اس توہم سے

ہماری طوطئ نالہ کرا دو سند ہم چپ سینی / یہ بحثی باغمین جب عندلیب خوش ترنم سے

سواری مین تری جاروب کش بادِ بہاری ہے / عرق گل کا ٹپکتا ہی تری گلگون کے ہر سم سے

تمہارا حسن مین شہرا ہمارا عشق مین چرچا / نہ تم افضل ہو کچہ ہمسی نہ کچہ کمتر مین ہم تم سے

قصورِ عقل شاعر ہی دہن کو گر عدم باندھے / ہوا ثابت یہی راجہ ہمین گل کی تبسم سے

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ادہر تو ہو لگی ہی وہ پری نہ آنکلی / کسی دن آرزوِ دل نہ ای خدا نکلی

کسی سخن سی نہ ایسے بیوفا وفا نکلی / جو بات نکلی ہی منہ سی تو بیمزا نکلی

ملایکہ سی نہ جز الامان صدا نکلی / ہمارے عرش پر آہِ رسا جو جا نکلی

ہزار رنگ سی کی سیر باغ عالم کی / نہ ایک گلمین بہی بوئی وفا ذرا نکلی

آئینہ رو کے دلمین کچھ آگئی کدورت
دنیا کی خاک چھانون گر یہ غبار نکلے

دل عاشقونکی لیکے مردیکا مال سمجھے
معشوقِ خوبصورت بے اعتبار نکلے

ہین یہ شکِ صورِ محشر خلخال کی صدائین
مردی کفن سی باہر بے اختیار نکلے

ملکِ ختن مین جاکی زلفون نے راہ روکی
کس راستی سے بوِ مشکِ تتار نکلے

جور و ستم سی اسکی بلبل پہڑک رہین ہین
قتلِ خزانکی خاطر تیغِ بہار نکلے

ایسا نہو کہ بڑہکی سقفِ فلک جلاوین
بیڈہب ہماری نالے یہ شعلہ بار نکلے

کیا آج بانٹتی ہین وہ خلعتِ شہادت
جامی سے اپنی باہر امیدوار نکلے

چشمِ غزال پر کب تیرِ نگہ چلے گا
انکھین ملا ملاکے تجہسی شکار نکلے

لٹ جاؤگی عدم مین دیکھو جتا دیا ہے
اس راہ سی نکوٹی پیدل سوار نکلے

کیا سابقہ ہوا ہی مانندِ برق و باران
ہنستی ہوئی وہ نکلی ہم اشکبار نکلے

دو چار کہونٹ باقی ساقی جو ہون عنایت
ہم میکشونکی دل سی رنجِ خمار نکلے

یہ کوہِ غم اوٹھایا سر پر یہ دم نہ مارا
عاشق تمہاری صاحب کیا بردبار نکلے

سمجھی تھی ہم مرقعہ خالی ہے دو جہان کا
دیکھا تو راجہ طرفہ نقش و نگار نکلے

بحر ہزج مثمن سالم

وہ مہر حسن مین ہے آفتابِ چرخِ چارم
زیادہ خال و زخم رو تین ہین سکی ماہ و انجم

دشمن کیطرح دوست نے کین بیوفائیان | دلسا عزیز جانِ حزین کا عذاب ہے
پیرین پہر کہان یہ جوانی یہ ولولے | جامِ مئے وصال عطا ہو شباب ہے
مینائے سبز سرو ہین غنچے گلابیان | کس گلبدن کو باغ مین عشقِ شراب ہے
ہرچند لاجواب ہے دیوانِ حسن یار | وہ ابروونکی بیت مگر انتخاب ہے
آوارہ دشت ہون مانندِ گردباد | سرکارِ حسن مین مرا مجنون خطاب ہے
آہین سیاہ بختون کی بیفائدہ نہین | منظور ریشِ پیرِ فلک کو خضاب ہے
آمد ہے خضر خط کی یہ راجہ کہلا ہمین | آبِ حیات اونکے دہن کا لعاب ہے

بحر مضارع اخرب

سمجہا تہا جنکو دشمن وہ غمگسار نکلے | آخر کو امتحان مین اغیار یار نکلے
دہونڈا اگر حرم مین دو چار ہمنفس تہے | میخانے مین جو دیکہا لاکہون ہی یار نکلے
شہبازِ فصلِ دیکی سن سنکی آمد آمد | مانندِ بو چمن سے مرغِ بہار نکلے
زندان کی در پہ لڑکے پہر لئے کہڑے مین | دیوانی اوپہ پر وکیا باوقار نکلے
محفل مین تیری اتنا ہے انتظار مجکو | آئین گی اس زبانسے نہ ایکبار نکلے
ایام ہر سرِ شام اور رشکِ ماہِ تابان | کلکو نہ شفق سے رنگِ عذار نکلے
اودیکی دوستی کا کس کسنے دم نہ مارا | بروقتِ امتحان ہم اک جان نثار نکلے

کہل گیے کس آہوِ وحشی کی زلفِ مشکبار — شہر کے کوچی مثالِ نافہ خوشبو ہو گیے

شوقِ گگاشتِ چمن کس غیرتِ گلشن کو ہے — شرم سی گلہائی خندان جو لجا لو ہو گیے

کسکے پاؤن کے تلے مین آلی در کسطرح — دشتِ وحشت خیز مین کانٹے ترازو ہو گیے

جاہلونکو ہے یہانتک اتواہی راجہ گہمنڈ — زعم مین اپنے یہ بقراط و ارسطو ہو گیے

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

نامِ خدا عروج پہ حسنِ جناب ہے — مکھڑا ہی آفتاب شفق گون نقاب ہے

اغیارِ بدنہاد جو شیطان سرشت ہین — تو دل جلونکی آہ بہی تیرِ شہاب ہے

کہونیکا حسنِ سبزۂ خط زلف کی بہار — تو یوسفِ زمان یہ پریشان خواب ہے

اسنی گرہی ہین گور کے بہلکے ہین شہسوار — مہ زور اسپِ عمرِ روان بدرکاب ہے

وہ گرم رو ہون وادیِ وحشت مین الجہون — ہر نقشِ پا مین خاصیتِ آفتاب ہے

زلف و دہان یار کی موزون کئی جو وصف — چوٹیکی بندشین ہین سخن لاجواب ہے

دیکہین ہین مست ناز جو آنکہونکی ہرنیان — ایجان رشک سی دلِ آہو کباب ہے

منظورِ حسن کی ہین ادا وہین خودنمائیان — کہتے ہین کسکو شرم و حیا کیا حجاب ہے

فیضِ نسیمِ بادِ بہاری سے ہے عطر بیز — ہر جامِ گل مین قطرۂ شبنم گلاب ہے

میخانہ رشکِ نافۂ آہو بنادیا — چھلکی ہوئی یہ بو ئی مئی مشکناب ہے

کشتۂ ناز و ادا ہم ہین تمہین اغیار ہی | جوہرِ تیغِ تغافل آزمانا چاہیی
شوقِ گلگشتِ چمن اوس غیرتِ گلشن کو ہی | لالۂ داغ سے دل و سینہ بنانا چاہیی
پیچ کرتے ہین یہ ہمسے تیری گیسو او پری | موزیونکو بس یہ اتنا سر چڑہانا چاہیی
سایہ پر پڑنیکا نہ ہو جائے تجہے ای ماہ رو | بال کہولے شب کو کوٹہے پر نہ جانا چاہیی
عاشقونکا خون ہوا مد نظر ہو منظور ہے | پان کہانا چاہیی مسّی لگانا چاہیی
وصل مین او قاتلِ عالم حیا بیکار ہے | شرم کہا نیکے عوض لب حرم کہانا چاہیی
ہوش مین آونگا باد حسن سے بیہوش ہون | بیرہن لعِ سیف جمالونکا سکہانا چاہیی

ایضاً

جب لبِ دریا روان چشمونسے آنسو ہو گیے | قلزمِ رخسار کیے ہم چشم ٹاپو ہو گیے
تیری فرقت مین جو رویا او درِ دریای حسن | گنگا جمنا سے سوا چشمونکی آنسو ہو گیے
ہوش رولی سی ہوئی ہین نشہ مستونکی ہرن | دیکہکے وہ انکہڑیان بیمار آہو ہو گیے
الفتِ عشقِ حقیقی جب سی اپنے دلکو ہے | چشمِ وحدت بین مین شکلِ داغ جہرہ ہو گیے
طرفہ زورون پر چڑہی ہی اب اٹہنہ اکت یار کی | نور تن کی بوجہ سی کم زور بازو ہو گیے
اوسی جب آنکہین لڑائین جان جمہ مانہ مین دی | پہچی بجلی کے اپنے حقمین ابرو ہو گیے

کہٹا نہ ایکدن اوسکی نزاکتو کا عشق	چڑہا ہی زور نقاہت شباب کے بدلے
کہر اونکی بہیج ہے جب کہکے عاشقانہ غزل	بنائی نقطۂ شک انتخاب کے بدلے
وصال مین بہی نہ منہ دیکہنا نصیب ہوا	پڑی تہی گیسوِ جانان نقاب کے بدلے
حبیب نے طلبِ نقدِ دل کا خط بہیجا	سوال اور ہی آیا جواب کے بدلے
بوقتِ ذبح ہون سیراب تشنۂ دیدار	پہری ہو کند جو تیغِ خوش آب کے بدلے
جو راجہ مثل زلیخا نصیب ہون بیدار	وہ جاگتے ہی مین آجائین خواب کے بدلے

بحر رمل مثمن محذوف

دل کسی کہر و سے ای راجہ لگانا چاہی	داغ کہانے کے لیئے کچہ تو بہانا چاہی
اوس پری کی مانگ اس دل کو دکہانا چاہی	راہِ الفت خضر بہولے ہین بتانا چاہی
توسنِ انداز کو قابو مین لانا چاہی	اسکو جعدِ عنبرین کا تازیانا چاہی
تجکو ای رنگین ادا گلشن مین جانا چاہی	آتشِ گل اشک بلبل سے بجہانا چاہی
خوب سوئی ہو شمین نالونسی آنا چاہی	خوابِ غفلت سی ہمین ای دل جگانا چاہی
اپنی کہر اوس شعلہ رو کو آج لانا چاہی	اس شرارتسے رقیبونکو جلانا چاہی
حرف مطلب سی ہوی کب آشنا نا آشنا	حال رازِ عشق کیا اونکو سنانا چاہی
افعیٔ گیسو کی منتر کا تو ملنا ہے محال	زہر مہرہ اب خطا سے جانکے لانا چاہی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہر دہانِ زخم سے یہ ہے صدا | کیا مزا رکھتے ہین پھل تلوار کے
دیکھ جان بازون نے وقت امتحان | دانت کھٹے کر دئی تلوار کے
آتش گل بس نہ فرما گرمیان | جھوپڑے ہین بلبلِ گلزار کے
آفتاب حشر ہے سے گرمیان | دیکھنے والے ہین رو یار کے
وصل ہو راجہ بھلا کیونکر نصیب | روز چلیجاتے ہین فقر سے یار کے

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

مئے وصال عطا کی شراب کے بدلے | ثواب مول لیا ہی عذاب کے بدلے
وہ رشک بدر ہمین شب کو جو نظر آیا | اوسیکو دیکھ لیا افتاب کے بدلے
یہ کسکی آنکھونسے دریائے اشک بہتے ہین | یہ کسکا کاسہ سر ہے حباب کے بدلے
خدا کی شان یہ مطلق نہ تھی ہمین امید | ملا وہ مصحفِ عارض کتاب کے بدلے
مین رند مست ہون رنگین مزاج اسیاقی | پلائی جائے گلرنگ آب کے بدلے
شب وصال مین غیرون نے پاسبانکی یا | اونہین کا خون پیونگا شراب کے بدلے
سنی گا نالہ کو بس سفر تو او غافل | صدائے بربط و چنگ و رباب کے بدلے
ہوس جوانی کی پیری مین آگئی ساقی | شراب منہ مین ملونگا خضاب کے بدلے
شمیم زلف معنبر جو لائی بادِ صبا | تن مین بخشدون اوسکو خطاب کے بدلے

بحر ہزج مثمن سالم

صدا پیش نظر تصویر ہی تیری ہی قدرت کی
ہمیشہ دلمین رہتی ہی تجلی نور وحدت کی

ترش روئی ہے جسدم مہر ساقی نے اشارت کی
حلاوت مے کی اور بنیاد مینخانے کے غارت کی

بلا کی تیز فرط شوق نے اب پر لگائی ہین
یہ مرغ روح لائیگا خبر اوج حقیقت کی

ترے کوچہ مین اے جان جہان جسنے جگہ پائی
بہلا وہ کیا حقیقت جانتا ہی خلد و جنت کی

ادائے شکر کیا ہو لطف کی کچہ حد و پایان ہے
جسے کہتے ہین قلزم بوند ہی دریائے رحمت کی

تری قدرت کے آگے خود سری سے کچہ نہ بن آئی
ہوئی مجبور آخر جہک گئی گردن رعونت کی

جو ہون وز ازل سے دیدۂ دل کور کیا چارہ
نہ دیکہا نور تیرا ہی یہ کوتاہی بصارت کی

ہوا جس روز سے عشق حقیقی راہ بر اپنا
اوسی دن سے قسم کہائی پری دیونکی چاہت کی

یہ حق ہی طور موسی کو جلایا جسنے ای راجہ
اوسی آتش کی پرکالے نے ہمسی بہی شرارت کی

بحر رمل مسدس محذوف

کہا گئے غم ہجر سے دیدار سے
عشق سے قربان صدقے یار سے

چلکے دیکہے خون اگر دو چار سے
بیٹہ جائین دانت اوس تلوار سے

وصلمین بہی راز دل کیونکر کہون
اسطرف ہین کان ہر دیوار سے

یہ جنون اسدرجہ ہون آتش قدم
ہو گئی سب کند نشتر خار سے

ہر دم ترس رہا ہے یہ دل جسکی دید کو ۔ لیجائے کوئی اوس بت ترسا کی سامنے
پھیرا چمن مین راجہ جو ہین ذکر چشم یار ۔ نرگس سر اپنا ہار رکھی ٹھرا کے سامنے

بحر متقارب اثرم

فاع فعولن ٨ بار

آب دہن تو آب بقا ہے بوسۂ لب معجون شفا ہے ۔ دلکو مرض جو میری ہوا ہے وصل کا ہونا اوسکی دوا ہے
تیغ ہے غمزہ ظلم ادا ہے گیسوئے مشکین دام بلا ہے ۔ آنکھون مین تیرے سحر بھرا ہے رشک پری تو نام خدا ہے
سیب ذقن ہے غنچہ دہن ہے گلسی بھی نازک سارا بدن ہے ۔ سر سے قدم تک رشک چمن ہے غیرت مہ ہر ناخن پا ہے
زلف ہے عنبر دانت ہین گوہر لب ہین مقرر رشک گل تر ۔ قد ہے قیامت رشک صنوبر چہرہ ضیا ہے ماہ لقا ہے
کان ہین تیری کان ملاحت حضرت یوسف کی ہے شباہت ۔ دی ہے خدا نے ایسی وجاہت ہمنے تجھے دل نذر دیا ہے
اور کہون کیا اوپہر کچونکو گلشن خوبی کی ہین کنول دو ۔ بحر لطافت جسم ہے دیکھو مو سی کمر باریک سوا ہے
بینی سے خود بینی ہویدا عارض زیبا چاند کا ٹکڑا ۔ پائی نظر بھی جسپہ نہ ٹھہرا حسن عذار اسدرجہ صفا ہے
چال ستم ہے آفت عشوا اور غضب ہے آپکا غمزا ۔ قہر و قیامت ناز تمہارا وضع تمہاری ہوش ربا ہے
قوس ہے ابرو تیر ہے مژگان اور نگاہین خنجر بران ۔ اب بچیگا یہ دل ناداں چشم ہر اک صیاد بلا ہے
ہونٹہ ہین تیرے لعل بدخشان دانت ہین رشک گوہر غلطان ۔ دست حنائی غیرت مرجان سینۂ روشن مہر ضیا ہے
پہنچے ہین ایسے نازک و خوشتر ہونگی کبہی بازین جنپر ۔ گول غضب ہین بازو دلبر اور صراحی دار گلا ہے
زانو ہین بلور کی گڑی اور سرین وہ گوری گورے ۔ آگے نہ پوچھو راجہ سے کیا کہوں جائے شرم و حیا ہے

سنا ہی جان سن اک غیر تیر آج مرتا ہے
دل سیپارہ وصل عارض جانان پہ مرتا ہے

بہلا دیکھین تو وہ اس راہ کیونکر گذرتا ہے
گنہ اسکا نہین قرآن پر قرآن دہرتا ہے

نہین بہی رحم ایسی عاشق صادق پہ لازم ہے
سر اپنا آرزوئی وصل مین قدمونپہ دہرتا ہے

ہر حشمت ہی آہو مین چکاری جو کڑی بہولے
تمہاری انکہڑیونسی نشہ مستونکا اوترتا ہے

خیال زلف جانان ہے دل مجروح کا مرہم
ہمین ثابت ہوا یہ شک سی بہی زخم بہرتا ہے

کوئی اپنی خوشی سی اوپری رسوا نہین ہوتا
جو تنگ آتا ہی دیوانہ گریبان چاک کرتا ہے

یہی سچ ہی نہین دیکہا کسینے مصحف عارض
ہمین کچہ شک نہین قرآن پر کیونکر دہرتا ہے

تہو کسطرح راحت او سکی عکس زلف سی ہشت دہ
شل ہی سانپ کا کاٹا ہوا رسی سی ڈرتا ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

حیران سی ہے آئینہ رخ زیبا کی سامنے
کم قدر ہو گیا ید بیضا کلیم کا

عنبر خجل ہی زلف سمن سا کی سامنے
ای یار تیرے دست مصفا کے سامنے

ساقی کسیکی آنکہ نشیلی جو یاد آئی
گردش مین ہے سپہر حرم کی گردن نگین جھکے

آنکھین پہرائین ساغر صہبا کی سامنے
سر خم غلام رہتا ہی آقا کے سامنے

کیونکر نہ ملیش قلزم دعا بہاؤن اشک
پہر یار اپنا چہوڑ سکے صحرا نشین ہوا

دریا کی قدر ہوتی ہی دریا کے سامنے
کیونکر نہ قدر قیس ہو لیلا کے سامنے

سامنے ہین دیدہ سپگون یار
ساغر مے سے مجھے نفرت ہوئی

جمع ہین عشاق کے جو استخوان
کیا سگ دلدار کی دعوت ہوئی

آپکا رخ نور ہے وہ نار ہے
برق سے کیونکر اسے نسبت ہوئی

اب نہین بیتابی دل حو د کہاؤن
آپ جو آئے مجھے راحت ہوئی

ہجر مین کٹجائینگے لاکہون گلے
خنجر بران تری غفلت ہوئی

سنگ کی تصویر کو گویا کیا
ای صنم اللہ کی قدرت ہوئی

آپ کیا آئے ہین راجہ یہان
خواہش دیدار کو عجلت ہوئی

بحر رمل مثمن محذوف

آسمان پر دیکھتی ہین جسکو ہم ہیم و ے
یاد آجاتا ہے اوس رشک پریکار ی و ے

گردشیان کرتی ہے ہجر یار کی جب سے وے
ڈہونڈتی پہر شفا بین وصل کی ہم ہیم و ے

سرو کو دیکہا تو نظرونمین پہرا و قاف و دال
برگ گل دیکہی تو اوسکی یاد آئی لام و یے

عیش ہو یا رنج ہو دنیا مین سبکو چاہیے
دسبدم ورد زبان ہے حرف شین و کاف و رے

داد راجہ شعر گوئی کی وہ آکے مانگتے
آج کل گر زندہ ہوتی سین و عین و دال و ے

بحر ہزج مثمن سالم

لگی فرہاد کو ہچکی ہے دم اوپر کا بہر تا ہے
عیادت کو تو جا شیرین ترا بیمار مرتا ہے

دل ہی پہ بین بغلمین بہت اے مایہ علیش
تجکو بغلوںمین بٹھالون یہی جی چاہتا ہے

یار سرمہ کی عوض خاکِ کفِ پا تیری
اپنی آنکھونمین لگالون یہی جی چاہتا ہے

یا تو دل پھیر دین یا وصل کا اقرار کرین
آج جھگڑا ہی چکالون یہی جی چاہتا ہے

بیوفائی سے یہ ہون تنگ کہ اپنے دلکو
اونکی زلفونسے چھڑالون یہی جی چاہتا ہے

سامنے میرے جو آجائے وہ منظورِ نظر
اپنی آنکھون پہ بٹھالون یہی جی چاہتا ہے

مجکو تنہا جو کسی گوشہمین ملجائین آپ
آرزو دلکی نکالون یہی جی چاہتا ہے

جو کبھی جن و ملک سے نہ اوٹھا اے راجہ
بوجہ وہ سر پر اوٹھالون یہی جی چاہتا ہے

ذو بحرین

عشق مین عاشق کو ذلت ہو ئی
وہ یہی سمجھا مری عزت ہوئی

زیست مین فردوس کی چاہت ہوئی
کوچہ دلدار سے الفت ہو ئی

جلوہ عارض کو یہ ظلمت ہوئی
کاکلِ جانان شب فرقت ہوئی

کون یہ آوارہ غربت ہوا
قیس کو بھی دیکھکے عبرت ہوئی

اوسنے جو لکھا ہے مجھے خط کا جواب
لفظ ہر اک آیہ رحمت ہوئی

ہجر مین اسد رجہ ہے غم کا ہجوم
طایر جان کو مرے وحشت ہوئی

رحم پر آیا ہے وہ آئینہ رو
وصل کی اس شکل سے صورت ہوئی

عنقای حسن ہی تو وہ ہی ہمای حسن
راجہ یہ فرق اوسکی دہان و کمر مین ہی

بحر خفیف مجنون محذوف

آپ جو مایل شراب ہوی
رونق بزم آفتاب ہوی

جب وہ مست شراب ناب ہوی
عاشقونکے ہی دل کباب ہوی

دیکھ ایسے بحر حسن اسس دلکو
آبلی غیرت حباب ہوی

ہم ازل سے وہ مست ہین ساقی
نہ کبھی مایل شراب ہوی

ای صنم شیشہ ہای شیش محل
تیری پرتو سے آفتاب ہوی

بحر الفت مین ڈوب کے عشاق
ساکن چشمہ حباب ہوی

جو کھا یار سے قبول ہوا
سب سوال اپنے لاجواب ہوی

آپکے دیکھکے دُرِ دندان
شرم سے موتی آب آب ہوی

اپنا دیوان لکھ گیا سارا
ہم بہی اب صاحب کتاب ہوی

اس غزل مین تمہاری ای راجہ
سب کے سب شعر لاجواب ہوی

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر رمل مثمن مجنون مقطوع

مین سے لگے تجکو لگالون یہی جی چاہتا ہے
اور ساتہ اپنی سلالون یہی جی چاہتا ہے

ای شب ہجر صنم نالہ و افغان سے ابھی
آسمان سر پہ اوٹھالون یہی جی چاہتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

اٹھو پھر ہے زلفِ سیہ روئے یار پر ۔۔۔ طرفہ ترا اتفاق یہ شام و سحر مین ہے

کس کس ادا و ناز سے کہتے ہین روزِ وصل ۔۔۔ چھیڑو نہ آج ہمکو بہت دردِ سر مین ہے

دی دولتِ وصال ہر اک خاکسار کو ۔۔۔ اکسیر کا خواص بتِ سیم بر مین ہے

رونق فزائے بام جو وہ رشکِ بدر ہے ۔۔۔ کیا چاندنی کا فرش ہر اک رہگذر مین ہے

آنکھین جو اُکے روٹھ چلا کیا یہ طفلِ اشک ۔۔۔ رومال رشکِ ابر جو دستِ پدر مین ہے

ایسی لڑی ہے کیون نہ حسینونکی دانت ہون ۔۔۔ غلطان گھر ہی اشک جو تارِ نظر مین ہے

اوتری ہین یاس و حسرت و حرمانکی قافلے ۔۔۔ کسدرجہ طولِ دشت دلِ مختصر مین ہے

کیا اعتبارِ ہستیٔ موہوم غافلو ۔۔۔ نقشِ قدم کیطرح سے یہ رہگذر مین ہے

عاشق کا رنگ دیکھکے بولی وہ طنز سے ۔۔۔ کوندی ہوئی یہ خاک مگر آبِ زر مین ہے

سب کھیل تار آمد و رفتِ نفس کے ہین ۔۔۔ دیکھا تو پتلیونکا تماشا بشر مین ہے

پہنچا ہے یہی کیا کفِ رنگینِ یار تک ۔۔۔ آمیز کچھ شمیم حنا بھی اگر مین ہے

رستم سے معرکے مین بسر ہو نہ آوے سکے ۔۔۔ لنگر وہ پہلوانِ جنون کی کمر مین ہے

ہون یار کی تلاش مین آوارہ اسقدر ۔۔۔ چکر جو پانون مین ہے تو دوران سر مین ہے

پابند ہو گیا ہے اجابت کا در وہان ۔۔۔ یا لشکرِ دعائے غریبان سفر مین ہے

ساقی شتاب آئے تو رحمت خدا کی ہے ۔۔۔ کیفیتِ شراب و کباب ابرِ تر مین ہے

...م اپنے عجب کیا ہی جو دربان سی نکلتے ۔ مطلب دل انسانکی ہین انسان سی نکلتے

یوسف جو چھٹی قید سے ثابت ہوا ہمکو ۔ معشوق بھی ہین خانۂ زندان سی نکلتے

ای قیس جو دل اپنا کسی لیلا پہ جو آتا ۔ آدینے کو بھی ہم نہ دبستان سی نکلتے

اوس شمع دل افروز سی ہوتی جو حضوری ۔ پروانہ صفت ہم نہ شبستان سی نکلتے

ممکن جو کسیطرح نہ تھا یار کا دیدار ۔ یہ فال نہ نکلی کبھی قرآن سی نکلتے

کر کھینچتے گیسو ہمین ای لعل لب یار ۔ تاتار مین آنسکو بدخشان سی نکلتے

آتا جو نظر جلوۂ جانان دم گلگشت ۔ طاؤس خجل ہو کی گلستان سی نکلتے

کہتے ہین یہ وہ تشنۂ دیدار سی راجہ ۔ دیکھا نہ زبانکو لب و دندان سی نکلتے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول ۔ فاعلات ۔ مفاعیل ۔ فاع لن

وہ کاٹ ذوالفقار قضا و قدر مین ہے ۔ جسکی نہین پناہ کسیکے سپر مین ہے

اندھیری شب وصال سفیدی سحر مین ہے ۔ انداز صور روز قیامت گجر مین ہے

یا شعلۂ خیز سوز جہنم جگر مین ہے ۔ آتشکدہ جو آہ کی ہر اک شرر مین ہے

اک اور دور ساغر مے خمکدہ کی سیر ۔ ساقی خمار نشہ سی دوران سر مین ہے

دولت سرا ای یار مین ٹھیری شب وصال ۔ نجم نصیب شام سی برج قمر مین ہے

اندھیری شب وصال سیہ بار اوہ رشک ماہ ۔ انداز شمع آہ چراغ سحر مین ہے

شبِ وصل جلدی بسر ہو گئی
مخالف نسیم سحر ہو گئی

شہیدون سے کوچہ بنا قتل گاہ
وہ خونخوار اونکی نظر ہو گئی

بندھا جسمین مضمونِ دندانِ یار
غزل سب وہ سلکِ گہر ہو گئی

جو روزِ جدائی بنا روزِ حشر
دعائے سحر بے اثر ہو گئی

شبِ مہ جو اوس رخ سے اوٹھی نقاب
تو دونی ضیائے قمر ہو گئی

ادہر قصد تھا غیر کے گہر گئے
کشش اسقدر بے اثر ہو گئی

نہ پہنچا سرِ بام تک اپنا ہاتہ
کمند اسقدر مختصر ہو گئی

کبھی راستی پر نہ آیا مزاج
خدائی ادہر کی ادھر ہو گئی

یہ کس کند نے رنگ کے مدح میر
غزل سبکی سب کانِ زر ہو گئی

نہ کیون پھر دوبارہ ہو طوفانِ نوح
شبِ ہجر آنکہ اپنی تر ہو گئی

دراز اسقدر اونکے گیسو ہوئے
حیاتِ خضر مختصر ہو گئی

ملیگا اس الفت کا راجہ کو لطف
محبت اونہین بھی اگر ہو گئی

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

دیوان سلیمانکی جو خزدان سے نکلے
سے گوہر پرزا دپرستان سے نکلے

کچہ اشک اگر دیدہ گریان سے نکلے
موجون کیطرح نوح نہ طوفان سے نکلے

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

گھر سی باہر کبھی نیکلے نہ قدم کی بھی صدا | نالۂ قیس سے لیلا کی حیا اچھی ہے
جائی غازہ رخ عشاق پہ ملنی کے لیئے | بخدا یار کی خاکِ کفِ پا اچھی ہے
غمزہ دلکش ہی ستم ناز ہی عشوہ ہی غضب | جو ادا یار کی ہے نامِ خدا اچھی ہے
یہ تو بھی ہی رہا او سے ہلایا دل یار | راجہ ان اشکوں سے تو آہِ رسا اچھی ہے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مردی جو ہزاروں گئی زندا مری آگیے | ہی اونکو مسیحائی کا دعوا مری آگیے
اوس گل کا ہی قد غیرتِ طوبی امری آگیے | گلشن مین تنے سرو نہ اتنا مری آگیے
کب چرخ نہین رنگ بدلتا مری آگیے | آتا ہی لیئے سانگ یہ کیا کیا مری آگیے
مجنون کی تصورنی رولایا مجھی کیا کیا | صحرا مین جب آیا کوئی ناقا مری آگیے
جیسے کہ مٹائی ہی خودی عشقِ خدا نیے | رہتا ہی خدائی کا تماشا مرے آگیے
مجنون وہ بنائین گی مجھی عشق مین اپنے | آتی ہین یہان صورتِ لیلی مری آگیے
راجہ مجھی کچہ شوق نہین شعر و سخن کا | مجمع نہین رہتا شعرا کا مری آگیے

بحر متقارب مثمن محذوف

دہن کی جو عنقا خبر ہو گئی | نزاکت مین تکیا کمر ہو گئی
قیامت امید سحر ہو گئی | شبِ ہجر عمرِ خضر ہو گئی

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
فعولن

فعولن
فعولن
فعولن
فعل

وہ سیلئی اخوان وہ گل عارض یوسف
ای حسرت ستم پیشہ یہ بیداد غضب ہے

کیا عیش و غم اس گلشن دنیا مین ہین توام
گلچین جو ہی خوش ہمسی تو صیاد غضب ہے

کہتا ہی یہ انسانکو دیوانہ بنا کے
کیا دیو غم عشق پری زاد غضب ہے

جو ساتہ گلو نکے چمنستان مین رہا ہو
وہ ہو قفس تنگ مین صیاد غضب ہے

جو حسن کی اقلیم مین اب صدر نشین ہین
مظلومونکی سنتی نہین فریاد غضب ہے

جنسی چمنستان جہان مین ہو قیامت
شاعر کہی اوس قد کو جو شمشاد غضب ہے

روتی رہی جبتک کہ جسی حضرت آدم
غربت مین وطن کی بخدا یاد غضب ہے

معشوقونکی قد سی جو اونہین دین ہین مثال سرو
گر سرو قیامت ہی تو شمشاد غضب ہے

مصروف ہی شیرین کی لئی کوہکنی مین
تیشی سے جو شق ہو فرہاد غضب ہے

تصویرین جو کہینچی ہین خیالی و مثالی
مانی سے ہے کہنچا ہمسے تو بہزاد غضب ہے

راجہ کی یہ سب شعر ہین دیوان سے کے برابر
جو انکی سخن سنج نہ دین داد غضب ہے

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

گیسو حور سی وہ زلف رسا اچھی ہے
چاند سی بہی رخ زیبا کی ضیا اچھی ہے

باد صرصر ہی نہ اچھی نہ صبا اچھی ہے
جسنی وا غنچہ دل ہو وہ ہوا اچھی ہے

تیری بیمار محبت کو یہ کہتے ہین طبیب
غم کی کہانی سے ہین کوئی غذا اچھی ہے

حد سے زیادہ نازک ہو تم نہ گل اد نہاد
در ہے کمر تمہاری صاحب لچک نجائے

آنکھوں سے سیل گریہ رکتی ہے کوئی جبتک
لخت جگر مژہ پر آ سکے اٹک نجائے

ہر گز فغانکا جبتک سے لیجے نہ نام منہ سے
نالہ فلک کی آکے جبتک کڑک نجائے

جبسدم ہو گرم جولان راجہ سمند وحشت
پیر فلک کا توسن ممکن ہے تہک نجائے

بحر ہزج مثمن سالم

رہے دشت جنون مین جو الجھکی بار داماں نکلے
عجب دستار نوسر پہ بدہی خار مغیلاں نکلے

بہر صورت ہم اوس پردہ نشین کو دیکہ آتے ہین
یہ ہین احسان ہمپر روزن دیوار جاناں نکلے

ہزارون بستیونکی بستیان ویران ہوتی ہین
بسا ہمین فلک مصروف ہے شہر خموشاں نکلے

تمہارے روے روشن سے اوسے تشبیہ دیتے ہم
اگر یہ چہائیان ہوتین نہ زخہر ماہ تاباں نکلے

خطا پر ہو خطا ہمسے عطا پر ہو عطا تمسے
کہ ہین فرزند آدم کیون نہو ہن پابند عصیاں نکلے

خیال آتا ہے جب دشت جنون مین روح مجنونکا
لپٹ کی خوب روتا ہون بگولی سے بیاباں نکلے

پری ہر شعر اپنا کسطرح سے ہو نہ اے راجہ
یہان پیش نظر دیوان ہے تیرے مین سلیماں نکلے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

عشاق پہ یہ وہ بانی بیداد غضب ہے
اب دیکھیے کیا ہو ستم ایجاد غضب ہے

بلبل کے لیئے نالہ فریاد غضب ہے
صیاد جو ہو مایل بیداد غضب ہے

مفاعیلن
چہار بار

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
فعولن

سامنی اسکی زمانیکی نہ خونریز رہے
ملک الموت کی کیونکر نہ چھری تیز رہے

ایصبا تجمین اگر بوی گل آمیز رہے
نغمہ مرغ قفس بہی طرب انگیز رہے

درِ دندان کے تصور مین یہان دیدۂ تر
ابر نیسان سی بہی بڑہ کی گھر ریز رہے

سخن تلخ ہی سہتی رہے بوسی کی عوض
زہر اپنی سیئے لبہای شکر ریز رہے

بندۂ حلقہ بگوش اوسکا ہو عالم سارا
وا یوہین رخ پہ اگر زلف دلاویز رہے

جز غم وخون جگر عشق کی بیمار ہمین
کہانیے پینیے سی نہ کیونکر ہمین پرہیز رہے

کیون نہ پامال ہو فرہاد کی کشتِ امید
ہم عنان توسن شیرین سی جو پرویز رہے

عشق اوس غیرت لیلا سی اگر ہی راجہ
تو جنون وحشت مجنونسی بہت تیز رہے

بحر مضارع مثمن اخرب

دل بر سی اپنا جبتک دلدار تک نجائے
جو دلمین اوسکی شک ہی ہرگز وہ شک نجائے

ساغر لبونسی اپنی ساقی سرک نجائے
جبتک کہ خوب می سی دل اپنا چہک نجائے

ساقی مین ناتوان ہون اور جام ہی لبالب
ڈر ہی کہ آتی آتی لب تک چہلک نجائے

ہرگز خوشی نہوگی مے نوش کو ہمارے
جبتک کباب دل کی اوس تک گزک نجائے

آہِ سحر کا جہونکا بے ڈہب ہی یا الہی
کسطرح آتش دل دونی بہڑک نجائے

سونی نہ نیند آنا ضرب المثل ہی جان
یاد مژہ مین کیونکر آنکہ اب جہپک نجائے

بچ جائیگا یہ چار عناصر کا گھروندا
گر آنکھوں سے منہ اشک کی برسا نکرین گے

ہم مست ہین اوس چشم سیہ مست کی ساقی
تجھسی طلب ساغر صہبا نکرین گے

ہر جائیوں سے ایسی ہے نفرت ہمین اے دل
بھولی سے کبھی ذکر ہم اونکا نکرین گے

ثابت نہ تجھی کا ہے ہمین عشق مین دعوا
مستی مین بھی ہرگز کبھی بہکا نکرین گے

دیکھیگا تجھے یوسف کنعان تو کہیگا
ہم حسن کا اپنے کبھی دعوا نکرین گے

آنکھوں کی قسم کھاتے ہین تیوری نچڑھاؤ
اب ہم کسی معشوق کو دیکھا نکرین گے

عاشق قد موزون کی کبھی خلد مین جاکے
واللہ کہ نظارۂ طوبا نکرین گے

لوگون نے جو چھیڑا تو کہا آنکھ چڑھا کے
یہ دیکھنے والے کہین چرچا نکرین گے

آئیگا نظر خاک ہمین شاہد مقصود
خاک قدم یار جو سرما نکرین گے

فرماتی ہین وہ دست مصفا کو دکھا کے
کیا ہاتھ یہ کار ید بیضا نکرین گے

راجہ مرض عشق سے گر اونکی شفا ہو
محفل مین پریزادوں کے جایا نکرین گے

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

ناز و انداز وہ تیر ستم انگیز رہے
کہ بلاؤن سے بھی چنگیز سے بھی تیز رہے

اسقدر ظلم کی اے یار چھری تیز رہے
نام کو بھی نہ کہین شہرت چنگیز رہے

یاد ہر دم جو وہ گیسوے دلاویز رہے
مرغ نالہ سے محل مرغ شب آویز رہے

جب جتائی چاہ راجہ نے وہ بولی طعن سے
آپ ہی یار ہماری چاہنے والے ہوئے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

صرصر جو نقاب رخ دلدار اوڑائی
کیا کیا نہ مزے طالب دیدار اوڑائی

کیا طاقت گل طرز رخ یار اوڑائی
کیا کبک کا منہ اوسکی جو رفتار اوڑائی

وہ قاتل خونخوار نہا جائے لہو مین
گر خونکی چھینٹے ابھی تلوار اوڑائی

امید رفو قطع ہوئی دست جنون سے
ایسی ہی گریبان کے مین تار اوڑائی

مقراض سے تونے یہ عبث موسم گلمین
صیاد پر بلبل گلزار اوڑائی

افصح اوسے سب کہنے لگین اہل فصاحت
بلبل کوئی اوس گلکی جو گفتار اوڑائی

صیاد کا شکوہ نکر اے بلبل نالان
ایسا نہو جٹرسے کہین منقار اوڑائی

اوس یار پریزاد کو نیند آئی جو راجہ
کل بوسہ لب ہمنے بھی دو چار اوڑائی

ایضاً

ہم تو ستم یار کا شکوا نکرین گے
شکوہ تو کہان لب بھی کبھی وانکرین گے

ظلم و ستم و جور وہ کیا کیا نکرین گے
پر ہم ہین وہ اونکا کبھی شکوا نکرین گے

جو اہل قناعت ہین وہ کجکول کی آگے
ہرگز ہوس افسر دارا نکرین گے

ہم مملکت عشق ہین وہ اہل سخا ہین
معشوق نمین جو لگا کبھی صرفا نکرین گے

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

اوسیحا بتا برا سپئے حندا | مرض عشق کی دوا کیا ہے
ہجر مین غم نہ کہائی جب تک | عشق باز بکا پہر مزا کیا ہے
بوسیے تک دے چکے ہو تم ہمکو | وصل مین اب بہلا حیا کیا ہے
سنتے ہو بات باتمین دشنام | حضرت دل تمہین ہوا کیا ہے
روز راجہ سے گیسوؤن والے | کیون خفا ہوتی ہین خطا کیا ہے

بحر رمل مثمن مخذوف

جلوہ گر خورشید روی کا مین بالی ہوئے | کیا تماشا ہے کہ گرد ماہ دو ہالی ہوئے
سینہ سوزانکی سرکش اسقدر نالی ہوئے | صاف ساتون آسمان آتش کی پرکالی ہوئے
اسقدر روئی شب فرقت مین ای ابر بہار | غیرت دریائی قلزم گہر کی پرنالی ہوئے
کب ہین زلفین عارض روشن پر ای ابر بہار | گنج حسن یار کی حافظ یہ دو کالی ہوئے
سرخرو جو ہم ہوئی لالہ رخونکی وصل سے | تیرگی رشک سی غیرون کی منہ کالی ہوئے
دیکہتے تہے ہم اوسی جس روزن دیوار سے | رہ زن نظارہ ای قسمت وہان جالی ہوئے
جب سے آیا کاوش مژگان جانان کا خیال | خود بخود زخم جگر سینی مین پہر آلی ہوئے
حسن سے کہدو کہ اوٹہیگا نہ اونسی بار عشق | جنکی دل نازو نعم سی مین بہت پالی ہوئے
زاہد و شیخ و برہمن راہب گبر و مجوس | دیکہلے اوسکی نگاہ مست متوالی ہوئے

یقین ہی جائی گلشن سبزہ محشر تک بہار گل
اگر مرجائی اسکے پانومین زنجیر باران کی

ہماری چشم گریان نی دکہایا سبز صحرا گو
رہی دہقان کی آگے ٹاٹ اب توقیر باران کی

اگر جاتا ہی اوس کو چمین اے دل تو مجھکو جا
نگاہون نی وہان ٹہرائی ہی اب تیر باران کی

زمین کی کشتکاری خوب ہی دہقان کی رہ آ اجہ
جو فرہاد کی آنکہونسی ذرا تدبیر باران کی

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

حکم گردون تو یہ گردونکو جلا آتی ہے
آہ سوزانکو عجب آگ لگا آتی ہے

کس گل اندام کی محفل مین یہ سائی ہی آگے
آج پہولونمین بسی باد صبا آتی ہے

دہیان کس دست حنابستہ کا رنگین ہوا
اپنی ہر اشک سی جو بوئی حنا آتی ہے

شوق کہتا ہے کہ وہ ناقہ لیلا آیا
قیس کی کانمین جب بانگ درا آتی ہے

لیکی جاتی ہے قضا کو نسی دیوانی کو
آج زنجیر کی غمگین جو صدا آتی ہے

قبل اشکونکی نہ کیون آئین یہ ٹہنڈی آہین
دینی بارش کی خبر پہلے ہوا آتی ہے

ہوگی وہ دست حنابستہ یہ تو بے راجہ
دیکہو پانی مین ہین آگ لگا آتی ہے

بحر خفیف مخبون مقطوع

خط نہ لایا یہ ماجرا کیا ہے
نامہ بر کو وہان ہوا کیا ہے

لب خونشتر تنگ یار نے کیہ آ بیٹے گے
سنگ ہر لعل سے بے بہا کیا ہے

و کہاے کے تینے چشم سرمہ آلو | کیا مقتول سارا اصفہان ہے
کیے عشاق اوسنے قتل لاکہون | وہ قاتل ثانی چنگیز خان ہے
یہان تک کہای گل فرقت مین راجہ | بنا سینہ یہ رشک بوستان ہے

ایضاً

یمن بو سرو قد غنچہ دہن ہے | پری یا حور یا رشک چمن ہے
عجب کافر وہ زلف پرشکن ہے | کہ جسکے ہر شکن مین ناب پن ہے
معطر اسقدر وہ گلبدن ہے | کہ جسکی بو یہ غش سارا چمن ہے
تمہارے کشتۂ تیغ نگہ کا | لہو سے تر بتر سارا کفن ہے
نہین کہولی ہین اونے رخ پہ زلفین | لگا یہ چاند مین گویا گہن ہے
یہ کسکی سوگ مین ہے شمع گریان | بہرا اشکو نسے جو سارا لگن ہے
اوسی مین دل پہنسایا تمنے راجہ | خجل جس زلف سے مشک ختن ہے

بحر ہزج مثمن سالم

ہماری سامنے بیجا ہی اب تقریر یاران کی | کہ ہر اک چشم طوفان خیز ہی تصویر یاران کی
حقیقت اپنی رونیکی لکہون قرطاس ابر پر | جو منظور نظر ہو آپکو تحریر یاران کی
نکیون بے مے اوڑائی دلکی یہ قوس قزح ٹکڑے | کہ مینہ اردو نمین کہتی ہین اسی شمشیر یاران کی

نہین ملتا نہین ملتا کسی شاعر کو ای راجہ | جو مضمون آج کل اشعار سی اپنی نکلتا ہے

بحر مضارع اخرب

نرگس سی آنکہ والی سنبل سی بال والے | پامال دل ہین کرتی حسن و جمال والے
ناز و ادا دکہا کے وحشی مجھے بنا کے | جاتا ہی کسطرف تو او بانکی چال والے
بوسہ طلب کرینگی ہم اونسے ڈرتے ڈرتے | سب جانتی ہین وہ ہین سیّد جلال والے
شرمندہ ہین تمہاری اس خوبصورتی سے | شمس و قمر سے لاکہون حسن و جمال والے
طنبور ہاتہہ مطرب ایسی ہی لے اوٹہاتو | بیہوش جسکی ہون سب حال قال والے
سینہ سپر نہو نگے تیغ نگہ کے آگے | راجہ سوا یہ جتنے ہین لمبی ڈہال والے

بحر ہزج مسدّس محذوف

مکان جسکا عزیز و لامکان ہے | اوسیکا جلوہ ہر شی سے عیان ہے
وہ رشک باغ ہے غنچہ دہان ہے | تصدّق جسپہ سارا بوستان ہے
یہ کسکی آہ سوزان کا دہوان ہے | کہ جسکی نیلگون سب آسمان ہے
نہ دیکہین گے کبہی صورت کسیکی | تمہارا مصحفِ رخ درمیان ہے
پریشانی نہو کیون دلکو حاصل | کہ یہ وابستہ زلفِ بتان ہے
چہپاتے ہو عبث راز محبت | تمہارے صاف چہرے سے عیان ہے

ابھی ہی شب وصل مین کیون لفظ رسا | راجہ کی خطا ہی نہین تقصیر تمہاری

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف و محذوف

مین ہمجلیس گل کا ہون عہدِ قدیم سے | باور نہو تو پوچھ لے بلبل نسیم سے
خاموش کیون ہی سامنی عاشقکی ای صنم | فرمائی ہین کلام خدا نے کلیم سے
گو پر گناہ ہون پہ ہے لاتقنطو کا ورد | رحمت کی ہی امید غفو الرحیم سے
مصرع کو جنکی پہنچے نہ سلک گہر کبھی | ملتے ہین شعر روز وہ طبع سلیم سے
کیونکر نہ دلکو جلوۂ دلبر سے ہو فروغ | ہی رونق مقام دو چندان مقیم سے
میرے تمہاری خوب ہوا دشمنی ہوئی | چھوٹا مین وصل و ہجر کی امید و بیم سے
راجہ دہان یار مین دندان آبدار | بہتر چمک دمک مین ہین در یتیم سے

بحر ہزج مثمن سالم

جب اعجاز صنم سی مردہ اوٹھکی پاؤن چلتا ہے | مسیح ابن مریم کیا کف افسوس ملتا ہے
اثر کی ایسی ہی نالو مین زہین کا دل دہلتا ہے | فلک پر شعلہ ہای آہ سی خورشید جلتا ہے
وہ ہی نام خدا حسن مصفا او پری پیکر | پہر نیا دونکا جسپر پای نظارہ پہسلتا ہے
دل ناداں کو دیتا ہون جسدم کوئی جانا ہے | دہان سی پہر نکلتا ہی نہین ایسا مچلتا ہے
ہمارے دلکو طرفہ اوسگہڑی ہوتا ہی حظ حاصل | وہ دلبر اپکی لب اپنا جو اپنی لب سی ملتا ہے
ہمارے دلسی گیا دوشنبے بہلا سر جمی جانا نا | وہی ہوتا ہی یار کی طرح جو نازونسی ملتا ہے

عدم کی راہ مین بیم ہی یہ معرعۂ آتش
زمین سی دب گئے جھکتے جو آسمان سی تہے

چمن مین سیر ہر اک گل کی ہمنی کی راجہ
لبو نسیم گل نہ ہو غنچہ بہی دس ہان سی نہ تہے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

منظور زلیخا کو ہے توقیر تمہاری
یوسف پہ شرف لیلی تصویر تمہاری

کیون ای مسی دہان نہو توقیر تمہاری
معشو تو نکلی لب بنگی جاگیر تمہاری

خالق نے بنایا ہے تمہین نور مجسم
خورشید جہان تاب ہی تصویر تمہاری

اس معرکۂ عشق مین جان بر ہو کوئی کیا
رہتی ہی کہنچی میان سے شمشیر تمہاری

خورشید بنایا کبھی مہتاب بنایا
کہنچے گئی مانی سے نہ تصویر تمہاری

دیوانو نسے آباد ہوئی دشت بلاخیز
بل کہاتی ہی کیون زلف گرہ گیر تمہاری

اللہ ری جہالت کہ نہین تاب سخن کی
کہنچتی ہے ہر اک بات مین شمشیر تمہاری

عشاق سمجھتے ہین مقدر کا نوشتہ
دیتا ہے جو قاصد کبھی تحریر تمہاری

کیونکر نہ ضیابخش جہان ہم تمہین سمجہین
ہر شی مین نظر آتی ہے تنویر تمہاری

شرمندہ ہوئی شام شفق دیکھکے صاحب
مسی کی دھڑی پان کی تحریر تمہاری

تم کہتی ہو ہم جائینگی ہم جانی نہ دین گے
تقریر یہ اپنی ہے وہ تقریر تمہاری

شکوہ جو کیا صبح کے آنیکا شب وصل
وہ بولی کہ ہم کیا کرین تقدیر تمہاری

وعدہ کیا تھا تمنے جو آنیکا رات کو — تا صبح انتظار رہا ہمکو شام سے

کر گئیت رعد و دستۂ نرگس جلو مین ہے — آیا چمن مین موسم گل دہوم دہام سے

لازم ہی سر گروہ ہر اک قوم کے لیئے — خالی نہ دیکھی کوئی جماعت امام سے

راجہ خدا سے مسند زر کیون نہ مانگیے — عالی ہین ہمکو شوق ہی عالی مقام سے

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

کسی کی گھر کبھی جاتے تم اس مکان سے نہ تھے — کسینے سحر کیا تم خفا یہان سے نہ تھے

سُنے کلام جو اوس شوخکی زبان سے نہ تھے — دہن کی نام سے واقف تھے پر نشان سے نہ تھے

فسانہ گو سے اگر دل لگاکے سنتے آپ — فسانے اپنے بھی کم حال داستان سے نہ تھے

وہ ناقہ وادی مجنو نسے لیکے گذرے گا — خیال ہمکو یہ لیلی کے ساربان سے نہ تھے

یقین ہی غیر کی کچہ بھری ہین کان آنکے — سنے کلام کبھی ہمنے یہ زبان سے نہ تھے

نہ اونکے قبر پہ گنبد نہ شامیانہ ہے — نکلتے جو کہ کبھی اپنے سائبان سے نہ تھے

چمن مین آنکہ جھپکتے صبا کسی سے کیا — ہم ایک گل کی بھی شرمندہ باغبان سے نہ تھے

تمہاری جور نے شرمندہ ہمکو فرمایا — لب خموش کبھی واقف الامان سے نہ تھے

فلک نے اونکو ملایا ہے خاک مین کیا کیا — کبھی جو آنکہ چراتے فرشتہ خان سے نہ تھے

ہمین بھی معرکہ مین کیون طلب فرمایا — کہ اے حبیب کبھی تیری جانفشان سے نہ تھے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

اور ڑ ی اوتی شکل ہوئی ہین طاری وہم و گمان
اسقدر اللہ اکبر کوئی جانان دور ہے

آبلونکو لذت کاوش ملی کیا ای جنون
پانو نسے اپنے ابھی خار بیابان دور ہے

مردم چشم صنم کہتے ہین قرگانمین ہے
شیر مین قبضے سے اپنے کب نیستان دور ہے

جی اگر چاہی تو سنئے ہمسے نظم دلفریب
پاس ہی رکہا ہی کیا راجہ کا دیوان دور ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

نفرت ہو محتسب سے نہ کیونکر کلام ہے
رندونکو کام کیا ہے حلال و حرام سے

پہر کسطرح سے خلد برین ہو نہ ملک مین
اللہ باز رکہئے جو فعل حرام سے

شہرہ ہی خال و عارض و گیسوی یار کا
آئی ہلاشا مین ختن و روم و شام سے

لاف و گزاف کی نرہی ہمسے مہربان
باتین یہ کیجئے کسی اپنے غلام سے

لبیک دیرنی کہا اسود نی الفراق
بستر اوٹہایا ہمنے جو بیت الحرام سے

انکار خدمتو نسے اگر ہو سزا ملے
باور نہین تو لے لو محلکا غلام سے

کہد و یہ محتسب سے کہ رندونمین چپ رہے
بوئی فساد آتی ہے اسکے کلام سے

ابرو ہلال عید ہی زہرہ ہی خال رخ
نسبت تمہاری رخکو ہی ماہ تمام سے

دل کی بہی سیر کیجے آنکھونمین پہر گئے
خلوت سرا مین آئی دیوان عام سے

کانون پہ ہاتہ رکھئیے اس راہ عشق کے
پوچھا جو ہمنے خضر علیہ السلام سے

معمول زادہ علامہ میرزا مرزا اسمعیل صاحب

یہ اشارہ ہمسے ہے لعل لب خوش رنگ کا
رونمائی دو دہن کا مجکو حاصل چاہیے

صبر کیجے صبر کیجے آتی ہین آتی ہین وہ
اتنی بیتابی نہ تمکو حضرت دل چاہیے

قیس سے صحرا نشینی کے سوا کیا ہو سکا
مملکت مین عشق کی اب مجسا عامل چاہیے

عالم آرا مین جو ہو ظلم و تعدی عیب ہے
ملک کیے آباد دیونکو شاہ عادل چاہیے

حضرت دل سوچکے اس راہ مین رکھنا قدم
بہر معشوق حقیقی عشق کامل چاہیے

دیکھکے میرے دل وحشی کو راجہ نے کہا
اسکے رہنیکو پریزادونکی محفل چاہیے

ایضاً

عشق زخم مین ہمسے کو زلف پریشان دور ہے
پاس ہے صبح وطن شام غریبان دور ہے

دم فنا ہی قیس کا چاہ زنخدان دور ہے
تشنہ آب بقا سے آب حیوان دور ہے

کسطرح شیشے مین اوترے نقش جسکی چاہ ہے
ای پریخوان وہ پری رشک سلیمان دور ہے

ہم یہان گریان مین ہنستا ہے دہان غیرون مین یار
ابر مژگان بارشون پر برق تابان دور ہے

وصل کی مژدے مبارک تجکو او قیس حزین
نجد مین لیلی کی ناقے سے حدیخوان دور ہے

کلین آنکھونسے تو دیکھون صورت طفل سرشک
ان یتیمون سے ابھی دامان مژگان دور ہے

فصل گل مین شوق سے پرزے اوڑا دست جنون
دور تو انسے نہ کچھ تجبیے گریبان دور ہے

اس ستم کا ہم دکھا دیتے مزا پر کیا کرین
ہاتہ سے ہے کوتاہ اپنا تیرا دامان دور ہے

اسنے اماننون مین خیانت نکی کبھی	راجہ ہی سب سے بڑہ کر دیانت زمین کی

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

خاطر اوسکی نہین منظور جو شیدائی ہے	واہ وا واہ یہ کیا آپکی دانائی ہے
مست ہین مرغ چمن زمزمہ پیرائی ہے	کیا صبا فصل بہاری کی خبر لائی ہے
ہر پریزاد وہان حسن کا شیدائی ہے	اپنی وحشت کی یہان خلق تماشائی ہے
ولولون پر نظر آتی ہین جو انونکی مزاج	ای صبا باغمین شاید کہ بہار آئی ہے
اوپری ہجر مین یہ حال ہین دیوانونکے	آہ ہے نالہ ہے اور بادیہ پیمائی ہے
جا کی اکدم مین پہر آئی عدم آباد سی لوگ	لب جانبخش مین اعجاز مسیحائی ہے
ای صبا حال جو سنبل کا پریشان ہی بہت	اوسنے کیا زلف رسا باغمین سلجہائی ہے
جب کہا ہمنے رکی رہتی ہو کیون فرمایا	آپکی ملنے سے راجہ ہمین رسوائی ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر رمل مثمن محذوف

کفر ہی عشق صنم کیا اوسکو ایدل چاہئی	آدمی کو امتیاز حق و باطل چاہئی
سعر کی مین جان دینے کے لئے دل چاہئی	ہاتہ پر سر رکھکی جانان پیش قاتل چاہئی
پہر زیبائی اگر مد نظر ہے سرخ تاب	آپکی تیغ نگہ کو خون بسمل چاہئی
شب وصل اوس پریرو کو سکہاتی ہی حیا	عاشق و معشوق مین پردہ بہی حایل چاہئی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اچھا سنے جو شعر تو عالم ہو وجد کا | راجہ سخن کا لطف سخندان سی پوچھیے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول
فاعلات
مفاعیل
فاعلات

اس کالبد مین صرف ہی دولت زمین کی | قبضے مین روح کے ہے امانت زمین کی

باہر نہین ہے چرخ سی وسعت زمین کی | سب اسکی پیٹ مین ہی عمارت زمین کی

بار امانت اوسکا اوٹھایا ہی خاک نے | بڑہ جائی کیون نہ عرش سی شوکت زمین کی

دی خاک اسنی قالب انسان کے واسطے | مشہور عرش تک ہی سخاوت زمین کی

اسپر بنائے خانۂ ربّ جلیل ہے | لکھی ہے عرش پر یہ شرافت زمین کی

اچھا نہین ہی حد سی جو تکرار بڑہ چلے | ڈانڈے پہ جان لیتی ہی حجت زمین کی

ادنی سی ہے یہ صنعت معمار لایزال | پانی پہ کیا بنائی عمارت زمین کی

آکے ہمارے دلمین بناؤ تم اپنا گھر | حاجت اگر ہو بھر عمارت زمین کی

در در پھرا ہے وہ تو یہ راحت کی دی جگہ | وہ عادت فلک ہی یہ طینت زمین کی

سینی پر اسنی بوجہ اوٹھایا جہان کا | افزون ہی آسمان سے طاقت زمین کی

مضمون گری ہوئی نہین لیتی بلند طبع | کیا قدسیان عرش کو حاجت زمین کی

آتی ہے خط کے کیون نہ فروغ جمال ہو | سبزیکی ہے نمود سی زینت زمین کی

کیا کیا دکھا رہی ہے نشیب و فراز دہر | پستی زمین کی کہین رفعت زمین کی

دکھارہی ہین صنم ہمکو حسن کے نیرنگ
خیالِ گیسو و رخ صبح و شام رہتا ہے

سنین وہ عاشقِ ناشاد سے دماغ کہان
ہمیشہ قصۂ غم ناتمام رہتا ہے

نسیم و کلیک سی ہوتا ہے سامنا جسکو
توڑہ کی دونون سی وہ خوشخرام رہتا ہے

نہ پوچھی آپنی جھوٹھون بھی عاشقونکی خبر
ہمیشہ در پہ یہان ازدحام رہتا ہے

سنا جو رتبۂ رستم تو یہ ہوا معلوم
فنا کے بعد بھی مردونکا نام رہتا ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

عجز و نیاز عاشقِ نالاں سے پوچھیے
انداز و ناز عشوۂ جانان سی پوچھیے

تاثیر سحر دیدۂ جانان سے پوچھیے
معجز بیانیان لبِ خندان سی پوچھیے

حسنِ حبیب عاشقِ نالان سی پوچھیے
احوال ہیر بانکا جہان سے پوچھیے

کیون آگئی میری کہو دی ہوش و ہواس و صبر
ناز و ادا و غمزۂ جانان سے پوچھیے

ہر لحظہ بے سبب نہین یہ دلکی وحشتین
سایہ ہی کس پریکا پریخوان سے پوچھیے

کیون بیچ مین لیا ہے دلِ عاشقِ غریب
یہ آپ اپنی زلفِ پریشان سے پوچھیے

اشکون سی کیا طلسمِ جہان کو بہا دیا
اس شعبدہ کو دیدۂ گریان سے پوچھیے

کس زلف سی ہوئی ہین پریشانیان نصیب
گلشن مین جا کی سنبلِ و ریحان سی پوچھیے

چکر مین رات دن ہے یہ کسکی تلاش مین
گردش نصیب گنبد گردان سے پوچھیے

تیر سے اوسکے بچے دل یہ گمان دور رہے
جسکی شاخی سے نہ ترکش نہ کمان دور رہے

پہر بہی خاک بکین سے جو مکان دور رہے
خاک کا ڈہیر ہو جب جسم سے جان دور رہے

اوسی ہم ہیں سے نہ وہ جان جہان دور رہے
جان سے جسم نہ اور جسم سے جان دور رہے

جو کہ ہے گوشہ نشین وہ ہی حوادث سے بعید
تیر سے کیون نہ بہلا زاغ کمان دور رہے

مردم چشم کے نزدیک ہین ابرو و مژہ
مرد نا ورد سے کیا تیر و کمان دور رہے

ایڑیان کیون نہ وہ رگڑے غم تنہائی ہین
قافلہ سے جو کوئی سوختہ جان دور رہے

ابر ہے یار ہے مطرب ہے ہوا ٹہنڈی ہے
جام مے لب سے نہ اے پیر مغان دور رہے

گل کو آغوش ہین بلبل لئے کہتی ہے یہی
گلشن آباد رہے فصل خزان دور رہے

جو کہ عاشق ہے او سے عشق کی ہے یہ تاکید
یاس و غم پاس رہے تاب و توان دور رہے

پہول تیے پہلے نہ دیکہا کبہی اوسکو ہمنے
سرو سے باغ مین کیونکر نہ خزان دور رہے

بحر مجتث مثمن مقطوع

خیال دل مین صنم کا مدام رہتا ہے
ہمیشہ ایک نہ اک اوسکو کام رہتا ہے

دماغ کسکو ہے زاہد طواف کعبہ کا
یہین سے اپنا حرم کو سلام رہتا ہے

ہے ہلال کبہی ماہ رہے کبہی ناقص
فلک پہ مہ کا یہ نقشہ مدام رہتا ہے

یہ جب نہ یار ہے جو کہتے ہین بیمزاج اوسکو
ہمارے یار سے پہر دن کلام رہتا ہے

فعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلن

وقتِ آرایش جو کھولی زلفِ شبگون یار کے
ہمبغل دیکھا سواد زنگ بار آئینے سے

یار اگر پیشانئ شفاف پر افشان چنے
رخکو دین تشبیہ شاعر زنگار آئینے سے

وقتِ آرایش جو شاطہ نے کھولی زلفِ یار
آرہی ہے صاف بوئے مشکبار آئینے سے

ماتمِ دلمین آیا روتی جانانکا خیال
سچ ہے الفت خاک رکھے سوگوار آئینے سے

قلعۂ فولاد سپر رکتا نہین سیلِ فنا
مرگ کی صورت عیان ہے صاف چار آئینے سے

دیکھکے اسکو جو یاد آئین وہ عارض صاف صاف
کیون نہ روئین ہم لپٹ کے زار زار آئینے سے

دیکھکے اپنا وہ حسنِ صاف خود حیران ہوا
یار کی آنکھین ہوئین جسدم دوچار آئینے سے

پتلیان ہی شہسوارِ حسن پاین نگین
صاف ہے ہر نقش سمِ راہوار آئینے سے

خاکساری کیون نہو دلکی کدورت کا علاج
خاک سے ملنا اُڑاتا ہے غبار آئینے سے

شوق ہے آرایشِ گیسو و رخکا اسقدر
رہتی ہے صحبت اونہین لیل و نہار آئینے سے

اوس کمان ابرو کی وہ تیر نگہ کا توڑ ہے
دل تو کیا رکتا نہین رستم کے چار آئینے سے

ای سکندر دیکھنی تھی صورتِ شکلِ اخیر
کیون ہوا روکش تو وقتِ احتضار آئینے سے

کیا عجب گویا اگر ہو طوطئ خطِ عذار
صاف ہے راجہ کہین تصویرِ یار آئینے سے

اپنی شکل شاہدِ مقصود راجہ دیکھلی
ایک قلبِ صاف بہتر ہے ہزار آئینے سے

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

عشق جب پیدا کری وہ گلعذار آئینی سے — کیون نہ اپنی بلبلِ دلکو ہو خار آئینی سے

بغل آیا نظر جو عکسِ یار آئینی سے — جوش وحشت مین لڑونگا بار بار آئینی سے

عکس افگن عارضِ جانان دل روشن مین ہے — ایک یہ آئینہ بہتر ہے ہزار آئینی سے

عشق ابرو خانۂ دلمین نہ آئیگا کبھی — جسم کی دیوارین بہتر ہین چار آئینی سے

زِ مژگان ای کمان ابرو کبھی رکھتا نہین — خود و بکتر سی زرہ سی اور چار آئینی سے

جوہر ذاتی ہون یا فولاد ہو جسمِ رقیب — سیف اپنی کاٹ کی نکلی گی چار آئینی سے

کیون نہو میر طرح دریائی حیرت مین غریق — عارض شفاف جانان ہین دو چار آئینی سے

عاشقونکو خاکساری مین عجب رتبہ ملا — صاف دیکھی قیس و وامق کی مزار آئینی سے

آئینہ رکھدی اگر ہین ہمثالی کے گہمنڈ — دوسرا پیدا نہو تجسا نگار آئینی سے

حسن پہ مغرور رہی یار اپنی صورت دیکھکے — صاف ہو سکتا نہین دلکا غبار آئینی سے

ہم ہی دل دینگی کسی آئینہ رو محبوب کو — ہی یہی الفت جو تجکو او نگار آئینی سے

آشنائی ترک کرکے محو آرایش ہوئے — کسطرح نفرت نہو پہر مجکو یار آئینی سے

محفل عشرت مین ہمنے آنکہ اوٹہا کی دیکہ لی — ای گل خوبی تری صورت ہزار آئینی سے

یک نشہ دو نشہ بکارین بلبلین بے اختیار — باغ مین باہم جو ہو وہ گلعذار آئینی سے

ای فلک فرقت کی شب تجسی نہ یہ امید ہے — ہم یہان تڑپین وہان مشغول یار آئینی سے

اودہر بہی جام کوئی غم کی خیر اسیا قی
اگر سبو مین ہے خوشگوار باقی ہے

دل اور جانِ حزین کا خدا نگہبان ہے
جو کچہ بہی طولِ شبِ انتظار باقی ہے

دیارِ عشق مین برباد ہو چکے جانباز
کسیکی خاک بہی آہ شہسوار باقی ہے

کہان کہان نہ پہرا آسے جنون یہ دیوانہ
نہ کوئی دشت نہ اب کوہسار باقی ہے

قریب مرگ ہی کانٹا لگا ہے بلبل کو
مگر وہ عشق گلِ نوبہار باقی ہے

تمہاری حسن کے آگی گلو نکے عارض پر
لطافتین ہین نہ رنگِ بہار باقی ہے

سوائی یاس تمہاری مریضِ عشق کے پاس
نہ جان و دل ہے نہ صبر و قرار باقی ہے

نہ کہو زخمِ دلِ زار پر کوئی مرہم
یہی تو اوسکا فقط یادگار باقی ہے

کبہی تو بوسہ لب یا ئینگی ہم اسے راجہ
جو اپنی زندگی مستعار باقی ہے

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

باغمین ہے ہم بغل روئی نگار آئینہ سے
کیون نشر پائی عروس نوبہار آئینہ سے

دو نہ نسبت اوسکی رخکو بار بار آئینہ سے
صاف ہے نقش کف پائی نگار آئینہ سے

دیکہی دل کہتا ہون او ہوشیار آئینہ سے
بیخبر رہتا نہین آئینہ دار آئینہ سے

دلکو آیا یادِ عارض مین قرار آئینہ سے
کیون نہو الفت اسی سیمابوار آئینہ سے

دل او تہی آگیا ہر عکس یار آئینہ سے
ہو نمایان قدرت پروردگار آئینہ سے

ہمنے بوسی پر کیا انکار ہمنے دل دیا
ہمت اپنی حوصلہ صاحب ہمارا دیکھیے

سر دہری جسکی دنیا مین بہت مشہور ہے
اوس ستمگر سے پڑا ہے آج پالا دیکھیے

وصل کی اقرار مین حیلہ او نہین منظور ہے
ہمسے رہتا ہے یہ کب تک ٹالا بالا دیکھیے

عاشقی مین باپ نام و ننگ گیا کہتے ہین آپ
ناصح مشفق ذرا حالِ زلیخا دیکھیے

لیچلی مکتب سے وحشت جانبِ دشت جنون
ہجر مجنون مین ہے کیا احوالِ لیلا دیکھیے

اپنی محفل مین بلاتے ہین رقیبونکو جو آپ
مفت ہو جایگا اکدن ہمسے جھگڑا دیکھیے

اوسکا مضمونِ کمر باندھا تو ہاتھ آیا ہما
کہیکے کچھ وصفِ دہن دلمین ہے عنقا دیکھیے

کیا شرابِ ناب دیتا ہے پلا عرفانکا جام
جسمین ہے ساقی ہماری عرش اعلی دیکھیے

خبر خدا لین کس سیے دل دینے کا راجہ شوز
جسمین آتا ہے ہمارے استخارا دیکھیے

ہے عرق آلودہ راجہ چہرۂ تابان یار
چاند پر اے مہربان عقد ثریا دیکھیے

بحر مجتث مثمن مقطوع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

مریض عشق مین کیا اے نگار باقی ہے
خبر لے جلد کہ دم کا شمار باقی ہے

یہی کوئی ہے اب جان نثار باقی ہے
فقط جلو مین کسی کا غبار باقی ہے

نمود سبزۂ خط او نگار باقی ہے
ریاض حسن مین اسکے بہار باقی ہے

شگوفہ پھولی ہین ہر شاخ پر ہے بلبل مست
خدا کی فضل سے دور بہار باقی ہے

بہار ہر دو جہان اسکی اک خمار مین ہے
وہ نشہ ساغر صہبای خوش گوار مین ہے

کوئی جو دشت مین ہے کوئی کوہسار مین ہے
ٹہکانا اپنا جو پوچہو تو کوے یار مین ہے

کہین ہے چشم عنایت کہین ہے چشم غضب
عجب طرحکا تلون مزاج یار مین ہے

یقین ہے عرش کو پہونچی گی آہ آتشبار
کہ صاعقے کی تڑپ اسکے ہر شرار مین ہے

اسی سے عرش پہ پہنچا ہی خاک کا پتلا
عروج کہتے ہین جسکو وہ انکسار مین ہے

جو دیکھتا تہا بگولہ یہ قیس کہتا تہا
یقین ہے ناقہ لیلی اسی غبار مین ہے

ہزار ابلق لیل و نہار ہو منہ زور
عنان صبر و شکیب اپنی اختیار مین ہے

جو فرش قاقم و سنجاب پر رہی نازان
سوائی خاک پہلا اونکی کچہ مزار مین ہے

تمام رات جہپکی نہین پلک سے پلک
عجیب حال ہی جان اوسکی انتظار مین ہے

دکہا رہا ہی کیسے غیر اب شتر غمزہ
مین جانتا ہی نہین اوسکو کس قطار مین ہے

سنو مین کسکی کہون اپنی کسی ای راجہ
کہ اپنا دل ہی نہین اپنی اختیار مین ہے

بحر رمل مثمن محذوف

نرگس گلزار یا ہوئی صحرا دیکھیے
عشق چشم یار ہی پروا نہین کیا دیکھیے

منت فرہاد و مجنون کوہ و صحرا دیکھیے
جو دکہائی وحشت دل جوش سودا دیکھیے

ایک بوسہ سی زیادہ قیمت دل دی ہی گیا
اس مکان کا ہوا اگر صاحب قبالا دیکھیے

بند ہا صنوبر دلمین ہی کردنامہ داغ ۔ وہ گل ہزار چمین ایکبار دیکھین گے
غرور صورت شداد سے ہے رقیبونکو ۔ نہ مرکے بھی ارم حسن یار دیکھین گے
جنانمین کوثر و تسنیم و سلسبیل کی سمت ۔ کبھی نہ تشنۂ دیدار یار دیکھین گے
وہ کہتے ہین کہ قسم کہاؤ اپنی آنکھونکی ۔ تمہین نہ بہر کے نظر زینہار دیکھین گے
نہ ہمین نکہت گل کی روش لطافت سے ۔ نظر نہ آئین گی وہ ہم ہزار دیکھین گے
دیار حسن مین نکلین گے جو چلے راجہ ۔ کسی کا عشق اگر ساز وار دیکھین گے

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

غیر کیا لین گے بھلا کوچہ جانان ہمسے ۔ دیو تو لی نہ سکے ملک سلیمان ہمسے
ہو گی خالی نہ کبھی محفل خوبان ہمسے ۔ ہم سلیمان ہین چھٹے گا نہ پرستان ہمسے
تھک کے رہ گئی مجنون سے ہزار دن جسمین ۔ طی ہو اگھر سے نکلتی ہی وہ میدان ہمسے
صاف ہم کہدینگے دیر و حرم مین وہ ہے ۔ پوچھی آئین اگر گبر و مسلمان ہمسے
دیکھکے عشق کی بیمار کو کہتے ہین طبیب ۔ درد کا اسکی نہوگا کبھی درمان ہمسے
عشق پریونکا وہ جن کہتی ہی جانون پر ۔ کیا عجب ور جو رہتی ہین پریخوان ہمسے
نالہ وادی وحشت مین ہین جوگ راجہ ۔ راستا پوچھتے ہین اہل بیابان ہمسے

بحر مجتث مثمن محذوف

جو روز نامچہ لکھا ہے ہمنے ای راجہ | یقین ہے شاہونکو آئین اکبری ہو جائے

ایضا

مقام عرش برین خاکسار دیکھین گے | عروج مرتبہ بزم یار دیکھین گے
وہ اپنی حسن کی حسبدم بہار دیکھین گے | ریاض خلد کو آئینہ وار دیکھین گے
وہ چشم و سرمۂ دنبالہ دار دیکھین گے | عصائی مردم بیمار یار دیکھین گے
شب وصال ہی اب حسن یار دیکھین گے | خود اختیار ہین بے اختیار دیکھین گے
شگوفی باغمین کہلتے ہزار دیکھین گے | نہ آپکے گل زخمکی بہار دیکھین گے
وہ دن بہی ہم کبہی ای کردگار دیکھین گے | کہ اوس نگار کو زیب کنار دیکھین گے
کلنی دین گے تصور نہ دلسی اوس گل کا | ہم اس چمن مین ہمیشہ بہار دیکھین گے
اکڑکے چال کا چلنا وہ بہول جائینگی | چمن مین کبک جو رفتار یار دیکھین گے
شب وصال ہین گستاخینکی ٹہہر گئی | نہ اپنی دلپہ اگر اختیار دیکھین گے
نوید آمد لیلا کی دینگے مجنون کو | جو دشت مین کوئی ناقہ سوار دیکھین گے
طبیعت آج کل اونکی بناوٹو نپر ہے | شب وصال ہم اونکا سنگار دیکھین گے
ہین گرساتہ سوار یکے ہم گریبان چاک | تجہی جو اوبت دامن سوار دیکھین گے
شب فراقمین کہتے ہین عاشق ناشاد | الہی پہر سحر وصل یار دیکھین گے

دشت سے مطلب ہے کیا کیا بیستون درکار ہے
تیری جو مرضی ہو ہمکو وہی جنون درکار ہے

واسطہ ہر امر مین ہونا کسیکا شرط ہے
وصل تیرا تجسے خود کیونکر کہون درکار ہے

ابر ہے مطرب ہے دلبر ہے گلشن بہی ہے
ساقیو جام شراب لالہ گون درکار ہے

عشق مجنون گو کہ ہے مشہور سلطان حسن
عشق تیرا اسّے بہی مجکو فزون درکار ہے

عشق مین جو سرو قد محبوب کی بیمار ہے
مثل قمری اوسکو گنبد انیلگون درکار ہے

سامنے راجہ کے غیرونکو بلایا اونگار
بزم رنگین مین تجہے کیا کشت خون درکار ہے

بحر مجتث مثمن مقطوع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

تجلی حسن سے کیون سحر سامری ہو جائے
جو اوسکا دیو پہ سایہ پڑے پری ہو جائے

خیال حسن پری وش جو رونق افزا ہو
تو بند شیشۂ دلمین ابہی پری ہو جائے

تو وہ حسین ہے جو بازار حسن مین جائے
تو ماہ مصر سر راہ مشتری ہو جائے

خیال زلف بندہے اگر مجنون جو پیش نگاہ
غبار دشت ابہی سارا عنبری ہو جائے

جو راہ عشق مین دین ساتہ اک قدم میرا
جناب خضر کی گم ساری رہبری ہو جائے

اگر وہ جان جہان زلف کہول دے رخ پر
ابہی تو دفتر عالم کی ابتری ہو جائے

جو ہمکنار ہوا اک شب وہ مہر حسن و جمال
ستارا راہ پہ آئے خوش اختری ہو جائے

سنون نکچہ بہی کسیکی جو اوسکو دل دیدون
جہان مین میری ابہی مشہور خود سری ہو جائے

چشم نرگس لالہ عارض زلف سنبل قد ہی سرو — لب پہ مستی بہی لگا گلشن مین سوسن چاہی
ای ستمگر عاشق ابرو ہین تیری جان بلب — تیغ سی اونکو پلانا آب آہن چاہی
آمد راحہ ہی اب آنی نپائی کوئی غیر — اپنی محفل مین ذرا تجکو یہ قدغن چاہی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بی یار کیا بیان ہو تقریر خواب کی — یوسف سی چلکی پوچہی تعبیر خواب کی
تہوڑی رہی ہی رات کہانتک یہ گفتگو — چلئی پلنگ پر کرین تدبیر خواب کی
پروا نہین جو نیند اچٹ جائی ہجر مین — مطلق نہین ہی آنکہ مین توقیر خواب کی
جاگا کیا ہون یار کی ہمراہ صبح تک — کیا سو گئی ہی وصل مین تقدیر خواب کی
جہپکی پلک جو ہجر مین وہ ہمکنار تہا — لذت ہی آج قابل تحریر خواب کی
آیا جو اپنی خواب مین وہ رشک ماہ مصر — جاگی نصیب دیکہکی تنویر خواب کی
اللہ ری روی یار کا رویا مین دیکہنا — بہولی نہین وہ چاند سی تصویر خواب کی
راحت طلب نہین ہین جو راحہ خیال و فکر — کیونکر غزل لطیف ہو تحریر خواب کی

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

راہ کا اسکی لئیے ہمکو ستون درکار ہی — رفعت بی جو بہ گردون دون درکار ہی
کیا غم فرقت مین ہمکو ایکہون درکار ہی — سرخرو لی کو فقط اک اشک خون درکار ہی

...ن تنگ کا بوسہ نہین دیتی ہو ...	اتنی سی بات کا ایجان یہ قصا کیا
...ین مجکو ہوس ملکِ سلیمان راجہ	مین غنی ابن غنی ہون مجھے پروا کیا ہے

بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

مفعول مفاعلن فعولن

...ارض سے نقاب کو اوٹہا دے	جلوہ ہمین طور کا دکہا دے
...یے عشقِ خدا خودی مٹا دے	پردہ کی جو ہے اودہر دکہا دے
...م سے نہ غرض نہ عیش سے کام	راضی برضا ہین جو خدا دے
...یشے کی طرح یہ چور ہو گا	دلکو نہ نگاہ سے گرا دے
...دون حکم جو آہِ آتشین کو	اکدم مین یہ نہ فلک جلا دے
...جسکی ہو نصیب سیرِ کونین	راجہ کو وہ مے کوئی پلا دے

بحرِ رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

...عاشق قد کے لئی جنت مین مسکن چاہئی	طائرِ دلکا سرِ طوبے نشیمن چاہئی
...وحشیونکو آپکے کیا سیرِ گلشن چاہئی	صورتِ مجنون انہین صحرا مین مسکن چاہئی
...عندلیبان چمن بیٹھو چمن مین ہوشیار	باغبان سے دہشتِ سنگِ فلاخن چاہئی
...عالمِ وحشت مین وہ فرم کلاہی اوسکا اے جنون	وحشیونکا تربتِ مجنون پہ شیون چاہئی
...جس سے ٹکرانی چاند ہی یادِ قد مین سوکہ گی	یار زیرِ بیدِ مجنون اوسکا مدفن چاہئی

دم مین اونھون نے آپکو اپنا بنا لیا | کیا کار گر ہی راجہ کی تدبیر دیکھیے

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

دل و دین نذر کیئے زر دیار کہا کیا ہے | اب یہ فرمائی صاحب کا ارادا کیا ہے

قیس کو جلوۂ محبوب کی پروا کیا ہے | آپ لیلا ہی او سے خواہش لیلا کیا ہے

منع کرتی ہین جو ہم غیر کے گھر جانیکو | ناز سی کہتے ہین صاحب کا اجارا کیا ہے

آپ آتے نہیں تو پاس بلا لو مجکو | تم ہو مختار کسی سے تمہین ڈرنا کیا ہے

ایک دل پاس تہا وہ آپکی غمزے کو دیا | دیکھیے اب ہوس زلف چلیپا کیا ہے

ایجبون دونونکی اگر ذرا اڑا دو کانا گ | کوہ فرہاد ہی کیا قیس کا صحرا کیا ہے

یاد غیرونسے بدی ہمکو فراموش کیا | دلمین اب تیر سمائی یہ دل آرا کیا ہے

حال میرا سا تمہارا جو نظر آیا ہے | دل کسی شخص پہ صاحب کا بہی آیا کیا ہے

تیری طالب ہین ہمین اور سے کچہ کام نہین | بت ہی کیا چیز حرم کیا ہی کلیسا کیا ہے

عشوہ و غمزہ و انداز و نگہ ناز و ادا | مجھسے دلکی لیئے ان سب کا تقاضا کیا ہے

جانیکے دشمن جان ہمنے دیا دل تمکو | اپنی تقصیر قصور اسمین تمہارا کیا ہے

حال فردا کا تو دانا ؤن نی کچہ لکہا ہے | یہ بہی معلوم ہی ہونا پس فردا کیا ہے

عشق بازو نمین کہین ضبط فغان ہوتا ہے | ہوش مین آ ارے ناصح تجہے سودا کیا ہے

ہو سمند عمر ہو چالاک پر کچھ ڈر نہیں	ہاتھ مین انسان کی جب تک ہی عنان زندگی
دم سلامت ہی تو لے نکلے گا کشتی حیات	لطمۂ سیل فنا سے بادبان زندگی
مرغ جان پر آنہین سکتا ہے شہباز اجل	ہاتھ مین جبتک ہماری ہے کمان زندگی
جسطرح اس توسن عمر روان کو روکیے	اپنے قابو مین نہین دم بہر عنان زندگی
حرص قزاق اجل کی کم نہین ہوتی کبھی	کیسے کیسے لوٹتا ہے کاروان زندگی
لب سے ایساقی جدا ہرگز نہو جام شراب	دم ہی جبتک جسم مین مژدہ رسان زندگی
جب کہا اوسنے کہ ہے بیمار تیرا جان بلب	ہنسکے بولا دم ہی جبتک ہی گمان زندگی
پھر سمند عمر پر کیا اختیار اوسکا بھلا	چھٹ گئی ہو ہاتھ سے جسکی عنان زندگی
حسن کی ہے دیکھنے سے سبز گلزار حیات	کیون نہو دیدار جانان باغبان زندگی
جان شیرین کو ہو جسکی راحت و عیش و سرور	کیون نہ ای راجہ ہو وہ رطب اللسان زندگی

ایضا

پیری ہی الفت کی اوسکی دلمین جا پیدا کرے	یا خدا ایسا اثر آہ رسا پیدا کرے
ای خدا دلمین وفا رہیو فا پیدا کرے	سب سے اچھا کہین ایسی ادا پیدا کرے
جو کہ نظم مدحت زلف دوتا پیدا کرے	شعر گوئی کے لئے فکر رسا پیدا کرے
ای طبیبو اوسکو ہم سمجھین مسیحائے زمان	عاشقو نکے درد دلکی جو دوا پیدا کرے

ہمکو لب شیرین کی حلاوت نہین ملتی
بوسونکی شب وصل اجازت نہین ملتی

شکوہ نہین کچھ یار سے راحت نہین ملتی
دشمن سے بہلا کسکو اذیت نہین ملتی

کچھ آپسے کم بخت نہین بیٹھ رہا ہے
قاصد کو کبھی یار سے رخصت نہین ملتی

لیجاؤن اسی دشت مین یا باغ کی جانب
بے یار تو دلکو کبھی راحت نہین ملتی

لکھتا ہی جو مضمون خط تقدیر سے بے ربط
کیا کاتب قدرت کو کتابت نہین ملتی

موسے کو ملی بعد شبانی کے نبوت
بے محنت جانکاہ یہ عظمت نہین ملتی

رکھ عشق کے منزل مین سمجھ کی قدم اے دل
رہ رو کو یہانکی کبھی راحت نہین ملتی

جن کو بھی وہان آنے دون غیر تو کیا ہے
اوس حور کی کوچہ کی حکومت نہین ملتی

یوسف چہ زندانسی نکل کی ہوئی سلطان
جب تک کہ مصیبت نہو راحت نہین ملتی

کی غور بہت حسن کی بازار مین راجہ
ہر شی ہے مگر جنس محبت نہین ملتی

بحر رمل مثمن محذوف

واہ واکیا زور دکہی قصہ خوان زندگی
ختم کی اکدم مین ساری داستان زندگی

کیجی ای خضر کچھ ہمسے بیان زندگی
مشفق من آپ ہین صاحب قران زندگی

نوحہ گر ہین لوگ سن سنکی بیان زندگی
مرثیہ سے کم نہین ہے داستان زندگی

میہمان زندگی ہے میزبان زندگی
زندگی مہمان ہمن مہمان زندگی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جو سیب اوسکا زنخدان ہے ترنج حسین پستان ہے
نظر کا پاؤن لرزان ہے شکم ایسا مصفا ہے

جو تیر ناوکِ مژگان کوئی کہائے یہ کیا امکان
اری او قاتلِ ناداں یہ اپنا ہی کلیجا ہے

جو تیرا تہا وہ شیدائی اوسکی لاش ہی آئی
یہ ہی وقتِ مسیحائی اگر رشکِ مسیحا ہے

کشیدہ تم نہ ہمسی ہو دراندازونکو کہنیے دو
دل اپنا تہا دیا تمکو کسیکا کیا اجارا ہے

پیامِ یار جو لایا مجہے بستر پہ غش پایا
یہی پوچہا جو ہوش آیا مزاجِ یار کیسا ہے

وہان جب بی نیازی ہی یہی بندہ نوازی ہے
وہ اپنی سرفرازی ہی جو کچہ مرضیِ مولا ہے

کلیم آفت کچہ آنی ہے یہ کیسی مژدانی ہے
اودہر سے لن ترانی ہے ادہر شوقِ تجلا ہے

بہار آئی ہے دیوانو لو اپنی بیڑیان توڑو
عبث زندان میں بیٹہے ہو کشادہ راہِ صحرا ہے

چمن میں بلبلِ شیدا اوٹہائے رنج و غم کیا کیا
کبہی صیاد کا دہڑکا کبہی گلچین کا کہٹکا ہے

یہ رنگ کوئی قاتل ہے حاصل لطفِ محفل ہے
ہر اک جا رقصِ بسمل ہی تماشا ہی تماشا ہے

وہ سیکہا طور ہمدمی کہا راجہ یہ عالم سے
نہ کانو نسی سنا ہمنے نہ آنکہو نسی یہ دیکہا ہے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

اونکو جو وہان عیش ہے فرصت نہیں ملتی
ہمکو بہی غمِ ہجر سی مہلت نہیں ملتی

جسکو حرمِ یار میں حرمت نہیں ملتی
اے دل کسی در پر اوسی عزت نہیں ملتی

جو بام زرونکی وہ دولت نہیں ملتی
ملتی ہے تو بیجود و سخاوت نہیں ملتی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

یہ روشنی تمام رخ پر ضیا کی ہے
مہر فلک شبیہ کسی نقش پا کی ہے

تحریر وصف کاکل زلف دوتا کی ہے
چکر میں عقل نشئہ فکر رسا کی ہے

بیکار ساری پند و نصیحت میں واعظو
جب تک وہان رسائی ہماری دعا کی ہے

آئی بہار دختر رز پر ہجوم ہے
مستو نکا دور دور ہی قدرت خدا کی ہے

لیجائیگی اوڑا کے وہان خط ہوائے شوق
قاصد کی فکر ہمکو نہ باد صبا کی ہے

لائیگا یار کا یہ دل سخت کھینچ کے
تاثیر میری عشق میں آہن ربا کی ہے

راجہ نے جو غزل کہی وہ مدح زلف میں
فکر رسا کیون ہو طبیعت بلا کی ہے

بحر ہزج مثمن سالم

نہ خسرو ہی نہ کسرا ہی نہ اسکندر نہ دارا ہے
نشان تک انکا عنقا ہی یہ بنیاد دنیا ہے

وفا مین ہمکو دعوی ہی جفا مین تمکو غرا ہے
یہ اک جوہر ہمارا ہی وہ اک شیوا تمہارا ہے

قد و قامت قیامت ہے خرام ناز آفت ہے
عجب رنگ اور نزاکت ہی غضب اوسکا سراپا ہے

خجل ہی مشک گیسو سی کمر باریک ہی مو سے
ہوا شرمندہ مہ رو سے دہان تنگ عنقا ہے

لب اوسکی لعل احمر ہین چمک میں دانت گوہر ہین
وہ رخسار گل تر مین بلا زلف چلیپا ہے

شب قدر اوسکا گیسو ہی ہلال عید ابرو ہے
عجب وہ چشم جادو ہے تصدق جسپہ شہلا ہے

دیکھ کے آمد راجہ چمن و صحرا مین
سب یہ کہ اوٹھتی ہین عاشق کہ وہ استاد آئے

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

کیون نہ اک میل بہی چلنا اوسے دشوار پڑے
سرمہ گین چشم کو جو دیکھ کے بیمار پڑے

وصل کی شوق مین ہم پاؤن بہی سو بار پڑے
گردن یار مین ہاتہ اپنے نہ زنہار پڑے

جسکو منظور سراسر ہو پریشانیٔ دل
تیری پیچون مین وہ ای گیسوِ خمدار پڑے

قصہ شیرین کا جو سنتے ہین تو کہتے ہین یہ ہے
سنگ دل یار سے یارب نہ سروکار پڑے

یاد روئی مین جو آیا درِ دندانِ حبیب
اپنی گردنمین کئی موتیون کی ہار پڑے

گر ہوس عشقِ صنم کو ہی جہانگیری کی
گردن شیخ مین بہی چاہئی زنار پڑے

زرق نادانکو ملا خمکدہ گردو نسے
مست کی طرح شش و پنج مین ہشیار پڑے

اوسکی نیرنگ پہ قربان ہی طاؤس چمن
کبک بہی پاؤن نہ کیونکر دمِ رفتار پڑے

کبک سب بہو لگئی باغمین انداز خرام
پاؤن اس نازسے تیرے دمِ رفتار پڑے

اپنی نیرنگ کی بلبل سے نہ تعریف سنی
کانمین گل کے جو وصفِ دہنِ یار پڑے

تیری گہر آئے ہما ای حور جلی رشک سے غیر
بیگنہ خلد مین دوزخ مین گنہگار پڑے

بوم کو مثلِ ہما اوجِ سخاوت ہو نصیب
اوس پریرو کا اگر سایۂ دیوار پڑے

دلکی لینے مین ایسا ہو کہین اے راجہ
یار کی غمزہ و انداز مین تکرار پڑے

دکہاکے اوس آئینہ رو کو مٹائین
ہم اے حضرت دل کدورت تمہاری

کل اے ہمسکو خاک مین سب ملیگی
تمہاری بدولت یہ دولت تمہاری

چمن مین کسی گل کو جب دیکھتا ہون
مجھے یاد آتی ہے صورت تمہاری

بجا ہے جو شام غریبان ہین گیسو
کہ صبح وطن ہے صباحت تمہاری

صبا جا کے راجہ کی جانب سے کہنا
ستاتی ہے ہمکو محبت تمہاری

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

سامنے میرے جو بن کی پریزاد آئی
عیش پیری مین جوانی کی مجھے یاد آئی

گل ہر چاک قفس لیکے جو صیاد آئی
مرغ ناشاد کو کیونکر نہ چمن یاد آئی

باغمین چھوٹکے جب بلبل ناشاد آئے
دام لے لیکے پہر اونکی لئے صیاد آئے

کھینچتا ہے وہ کسی ہوش ربا کی تصویر
کہین بیہوش نہو ہوشمین بہزاد آئے

عشقمین اپنے ہے ایسا اثر سوز و گداز
موم ہو جائے اگر سامنے فولاد آئے

باغمین طوطی نالہ جو ہمارا چہکا
عندلیبون کو لئے سیکڑون صیاد آئے

تیری قدرت کا جہگڑا نظر آیا یارب
سامنے میری جو بن بنکے پریزاد آئے

سنکے حورونسی صفت تمسی پریزادونکی
چھوڑکے اپنا وطن جانب ایجاد آئے

لو وہ صحرا کی طرف ہمکو جو لیجائے جنون
ہمرہ قیس قدم چومنے فرہاد آئے

جو نغمے طوطی نالہ نے مجھے سناتا ہے ۔ نہ عندلیب کبھی یون بہار مین بولے

الٰہی گھر مین مرے اوسکی آمد آمد ہے ۔ نہ مرغ صبح شب انتظار مین بولے

بغل مین یار کے لینے کی یہ سزا پائی ۔ لحد نصیب عذاب فشار مین بولے

دہن سے اوسکی زبان کھینچ لون ابھی راجہ ۔ جو میرے آگے کوئی بزم یار مین بولے

بحر متقارب سالم

نہلی دے لگے لینے مین فطرت تمہاری ۔ نرالی ہے دنیا سے حکمت تمہاری

نہین ملتی اب جو طبیعت تمہاری ۔ ہوا کیا نہ ایسی تھی عادت تمہاری

بہت خوب یوسف سی صورت تمہاری ۔ زلیخا سے بہتر ہے طینت تمہاری

جو دیکھے یہ صورت یہ سیرت تمہاری ۔ نہ کیونکر ہو اوسکو محبت تمہاری

بہت خوب پریونسے صورت تمہاری ۔ گئی قاف سے قاف شہرت تمہاری

نہ کیونکر ہو ہمکو محبت تمہاری ۔ کہ یوسف سے بہتر ہے صورت تمہاری

کسیکو ہے گالی کسیکو ہی جھڑکی ۔ کبھی تو نہ ایسی تھی عادت تمہاری

فقط ایک بوسے پر آنکھین چڑہا ئین ۔ چلو دیکھ لی بس محبت تمہاری

کوئی قیصر و جم سے پوچھے لحد مین ۔ گئی وہ کہان سب حکومت تمہاری

علو حصرت دل ذرا اوسکے آگے ۔ ہمین دیکھنی ہی شجاعت تمہاری

جو تڑپ ہجر کی شب اس دلِ بیتاب میں ہے
برق میں ہے نہ وہ بسمل میں نہ سیماب میں ہے

سامنا کون کرے دیو غمِ فرقت کا
زور رستم میں نہ ایسا ہے نہ سہراب میں ہے

سچ ہے جو حسن ہے بے پردہ نہیں قدر اسکی
عشق افزون ہے مجھے یار جو جلباب میں ہے

آفتاب آئینہ مہر نما ہے ساقی
دیکھ لی عکسِ رخِ یار مئے ناب میں ہے

ای فلک یاں جو وہ غیرتِ خورشید نہیں
عالمِ صبحِ قیامت شبِ مہتاب میں ہے

کفِ پا اسکی تیری نسبت ید بیضا کو نہیں
نورِ خورشید کہاں کرمکِ شب تاب میں ہے

کیا بیاں کیجے بیتابی دل ای راجہ
وہ تڑپ برق کی شعلے میں نہ سیماب میں ہے

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

ہوا جو معرکہ ہم یہ ہزار میں بولیے
مجال کیا جو کوئی بزم یار میں بولیے

ہزار رنگ سے کیا لالہ زار میں بولیے
خزاں میں بند ہی بلبل بہار میں بولیے

الٰہی مرغ سحر کا کوئی گلا گھونٹیے
نہ یہ کہیں شبِ وصلِ نگار میں بولیے

چمن کھلے ہیں دکھا سیر باغ ای صیاد
قفس نصیب ہے فصلِ بہار میں بولیے

عطا ہوں جلد پیالی شراب کے ساقی
سرور کم جو ہوا یہ خمار میں بولیے

سحر جو ہوتی ہی دلبر جدا ہو پہلو سے
دل الفراق نہ کیونکر کنار میں بولیے

کہا یہ قیس حزیں نے جو گرد باد اٹھا
مزا ہو ناقہ اگر اس غبار میں بولیے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

وسکی گر رخ کی صفائی دیکھیے — زلف کی بہی کج ادائی دیکھیے

کسکے کسکے دل کا دیگا خون بہا — یار کا دستِ حنائی دیکھیے

ج ہے قوسِ فلک سے بہی اودہ — آپ کا تیرِ ہوائی دیکھیے

بل ہے اوس ابرو پہ ہین زلفونمین پیچ — کسکی کسکی کج ادائی دیکھیے

سامنے ہین زانو دنکے آئینے — آپ اپنی خودنمائی دیکھیے

آنکھون آنکھونمین چرایا نقدِ دل — اپنی دیدے کے صفائی دیکھیے

ترک کرتے ہین محبت ہمسے آپ — ہو نہ جائے جگ ہنسائی دیکھیے

دل چرانے کا مزا پاتا ہے کب — یار کا دزدِ حنائی دیکھیے

چشم بد دور اپنی حسن رخ کے آپ — آئینہ لیکے صفائی دیکھیے

آپکی فرقت مین جائے آہ سینے — عرش پر دہونی رسائی دیکھیے

دل ہمارا لے لیا اک آن مین — آپ اپنی خوشنمائی دیکھیے

آپکے بے اذن اے عالی جناب — روح بہی گہر مین نہ آئی دیکھیے

جائے سرمہ آپکے قدمونکی خاک — ہمنے آنکھون مین لگائی دیکھیے

لاتی ہے مضمون راجہ عرش سے — طبعِ موزون کی رسائی دیکھیے

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

ساقی جو خفا ہمسی ہے تو غم نہین اسکا
یہ ساغرِ چشمہ کوثر تو نہین ہے

فرہاد مین اور مجمین بڑا فرق ہے راجہ
عاشق ہی تو ہو میری برابر تو نہین ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

خون جگر نہ رشک سی کیونکر عدو پیئے
ہمنے شبِ وصال سبو ہے کے سبو پیئے

تنہا جو باغمین ہے گلرنگ تو پیئے
عاشق غمِ فراق سے اپنا لہو پیئے

جلکی ابہی عدو ہی تنک ظرف ہو کباب
جامِ شراب ہاتہ سی میرے جو تو پیئے

ہو عکسِ آفتاب عیان آفتاب مین
گر ساغرِ شراب وہ خورشید رو پیئے

ای خضر گر ہے فیض تو یہ حکم عام ہو
آبِ حیات کی ہو جسے آرزو پیئے

ہر ایک موج سیخ بنی مچہلیان کباب
آگی شراب وہ جو لبِ آبجو پیئے

مستونکا محتسب کے لئی ہے یہ مسئلہ
جو ساغرِ شراب پیئے باوضو پیئے

موجِ شراب مین ہی خم و پیچ زلفِ یار
دیوانہ کسطرح نہ مے مشکبو پیئے

جب تک نہ آئین ہم یہ صبا کہنا یار سے
تنہا جو مے پیئے تو ہمارا لہو پیئے

بوسہ لون راجہ یون لبِ میگون یار کا
جیسے چہپا کے مے کوئی دی آبرو پیئے

بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آپکیا کہینچ لاتی ہے دیکہیے
آہِ سرکش کی رسائی دیکہیے

خدا کی شان ہے ای بت عجب تماشا ہے — غرور حسن ہے عشق کا کمال ہے مجھے

فریفتہ کیا اوس ترک شوخ نے را جب — دکہا کے چہرۂ زیبا کے خط و خال مجھے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

گل سرخ اگر ہے لب دلبر تو نہین ہے — سنبل ہے تو ہو زلف معنبر تو نہین ہے

دل دینی مین کچہ اور ہمین ڈر تو نہین ہے — اتنا کوئی کہدے وہ ستمگر تو نہین ہے

کیا چلنگے خامہ کی روش اسمین چلین ہم — جادہ رہ عشق کا مسطر تو نہین ہے

واجب نہین سنّا ہے مجھے کچہ پند و نصیحت — ناصح ہے تو ہو کوئی پیمبر تو نہین ہے

کیا خضر سے پوچھون وطن عشق کی راہین — رہبر ہے پر اس راہ کا رہبر تو نہین ہے

ہجر آج ہی کل وصل جو ہو جائے عجب کیا — خط یار کا تحریر مقدر تو نہین ہے

جس راہ سے ہم کہتے ہین قاصد کو وہان جا — کہتا ہے وہ اس راہ مین چکر تو نہین ہے

گر عیب کسی شعر مین ہو اسکا عجب کیا — شاعر کا سخن قول پیمبر تو نہین ہے

ابتک نہ پہرا لیکے جواب اپنے جو خط کا — پہندے مین کہین پائے کبوتر تو نہین ہے

رکہتا ہون رہ عشق مین جسدم قدم اپنا — ہر گام پہ دل کہتا ہے چکر تو نہین ہے

کیون اسمین نہ تکلیف ہو ہر گام پہ اے دل — یہ راستہ ہے عشق کا کچہ گہر تو نہین ہے

اوسکی لب نازک کو کہون لعل مین کیونکر — وہ قسم ہی پتہر کی یہ پتہر تو نہین ہے

بیوجہ وہ بیجا نہین بیزار ہوئے تھے
مجھسے بھی قصور ایسے ہی دو چار ہوئے تھے

قیمت نہ چکی ایک سے بازار مین تیری
کہنے کو تو لاکھون ہین خریدار ہوئے تھے

کیا قہر کیا شوخ ستمگر نے کیے بند
دو چار جو روزن پس دیوار ہوئے تھے

کسدرجہ ادسی شرم و حیا تھی شب اوّل
کیا کیا طلب بوسہ پر انکار ہوئے تھے

اب ایک بھی اونمین دکھائی نہین دیتا
وہ لوگ تمہارے جو طرفدار ہوئے تھے

انداز قیامت تھا تو ناز آفت جان تھا
جب حسن سے راجہ وہ خبردار ہوئے تھے

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

عجب نہین ہے اگر بخشے ذوالجلال مجھے
گناہ گار ہون رہتا ہے انفعال مجھے

کبھی نہو گا فراموش وہ جمال مجھے
دکھائی لاکہ مہ چاردہ کمال مجھے

یہان نصیب ہوئی کب کبھی وصال مجھے
فراق یار مین گذری ہین ماہ و سال مجھے

ہمیشہ رہتا ہے پیش نگاہ حسن و جمال
خیال یار سے ہے قرب و اتصال مجھے

نگاہ پر نہین چڑھتی کا چشم یار کی طرح
ہزار آنکہ دکھایا کرے غزال مجھے

گلے لپٹ گئی ہنس کے تو باغ باغ ہوا
ہوا جو بوسہ عنایت کیا نہال مجھے

یہ عشق ہے کہ نہین دلکو بھولتا دم بھر
تمہارا خواب مین بھی رہتا ہے خیال مجھے

ہے آج کل مرے دیوانگی ترقی پر
پری رخون کی محبت کا ہے کمال مجھے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

سبزہ ہی آب رواں ہے ساقی گلفام ہے
آج کل ہمسے موافق گردش ایام ہے

اک سی اک بہتر بنایا ہے خدا نے الصنم
خوبرو مجہسا نہین تیرا خیال خام ہے

تم جو ہو نا آشنا تو ہم بہی ہین نا آشنا
عشق کیسا یہان فقط اپنے تئین آمرسی کام ہے

عاشقونکی روح ہے پروانہ سان اوسپر نثار
رشک ماہ آسمان تیرا چراغ بام ہے

ہی بہت دشوار وہان ممکن گذر انسانکا
عرش سنتی ہین جسپے اوس مہ لقا کا بام ہے

خوش نصیبی ہے بڑی گر خاتمہ بالخیر ہو
آدمی کیواسطے جو کچہ کہ ہے انجام ہے

ہو گیا ہم پر بہی ثابت دوستی مین آپکی
فایدہ تو کچہ نہین ناحق کا اک الزام ہے

بار احسان میری گردن پر کسی کا نہین
ہون توکل پیشہ روز و شب خدا سی کام ہے

منہ چڑہیگا جو کوئی اوسکی وہ منہ کی کہایگا
بد زبان ہے اسقدر ہر بات مین دشنام ہے

بہولتا دل سی غم ہو تے ہی فرصت جانکو
کوچہ دلدار کی کیا صبح ہی کیا شام ہے

کچہ نہین ہوتا ہے فکر و کوشش و تدبیر سے
نام جسکو دی خدا ہوتا اوسیکا نام ہے

کوچہ دلدار مین گر وحشت دل لیگئی
مسکرا کر پوچہتا ہی کیا تمہارا نام ہے

روز و شب ہی ساقی مہرو ہے راحۃ ہمکنار
کیا غم امروز و فردا کیا غم ایام ہے

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

یف رونکی منطلی نہ نمودار ہوئی تہی
کچہ یاد ہین وہ ہمسی جو اقرار ہوئی ہین

اک نگہ جسنے تجکو دیکہ لیا ؛ صورتِ آئینہ وہ حیران ہے
بلبلِ باغ ہین ترے عاشق گل ہے تو گھر ترا گلستان ہے
جن وانسان ہین اوسکے سب محکوم وہ پری ثانیٔ سلیمان ہے
تکہلا ہمپہ کس لیئے راجہ ابر گریان ہے برق خندان ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

آنکہونمین پہر گئی تری صورت عتاب کی گرمی سے مجہے نہ بہائی کبہی آفتاب کی
ہر بات ہے کنایہ و رمز و عتاب کی تقصیر کونسی ہوئی مجہسے جناب کی
جسدن سی عشق روی کتابی ہے مجہے مین دیکہتا نہین کبہی صورت کتاب کی
ٹہرا بہت ہی گرمی خورشید حشر کا تصویر تو نہو تری عہدِ شباب کی
آغاز خوشنما ہے تو انجام بد نما آنکہونسے میرے گر گئی صحبت شراب کی
آزردہ مین نے یار کو دیکہا ہے خواب مین برعکس یا الٰہی ہو تعبیر خواب کی
راجہ فراق مین کبہی نالی ہوی نہ ضبط ناموس و ننگ عشق کی مٹی خراب کی

بحر رمل مثمن محذوف

متصل ساقی مری گلگو کا دیتا جام ہے رنج کسکو کہتے ہین کیسا غمِ ایام ہے
ہو میسر وصل جانان یہ خیالِ خام ہے بند تو نے سے بند راہِ نامہ و پیغام ہے

راجہ ہماری دل مین کدورت کی جا نہین | یہ آئینہ ہمین کبھی آلودہ زنگ سے

ایضاً

ہی شبنم چمن کی جو دم بہر کی دید ہے | بلبل مین اور گل مین یہ گفت و شنید ہے

حسن صبیح یار سے ہے عشق جانکو | کافور اس حرارت دلکو مفید ہے

کہتا ہی خضر دیکھکے خونخوار کو مرے | زندہ وہی ہے جو کوئی تیرا شہید ہے

رونیکی جا ہے واہ رے تقدیر کا لکھا | قاصد کی لاش خط کی ہماری رسید ہے

وہ بت بغلمین اپنے ہی دل خوش ہی جان شاد | اللہ کے کرم سے ہمین روز عید ہے

کسواسطے کسی سے بیان حال دل کرین | جو کچھ کہ ہے وہ حال سے اپنے پدید ہے

حاصل ہوا فراغ تکالیف شرع سے | مجکو قدم جنونکا نہایت سعید ہے

راجہ وہ پیر سلسلہ عشق مین ہین ہم | مجذوب سیکڑون ہی ہمارا مرید ہے

بحر خفیف مخبون مقطوع

فاعلاتن مفاعلن فعلن

رخ ترا رشک ماہ تابان سے | لالہ جان سے چکور قربان ہے

غمزہ تیرا بلا ہے دیکھے سے لیئے | اور انداز آفت جان ہے

خانۂ دل نڈہا سکین گے بت | اپنے گھر کا خدا نگہبان ہے

جو بشر ہے فریفتہ ہے ترا | اسمین ہندو وہی یا مسلمان ہے

کسیکو بل دکھاتی ہین کسیکا دل پھنساتے ہین
کبہی ہتی نہین زلفونکی تیری پیچ و خم خالی

تہی سبو سے خم ہون اور تہی شیشے ہون ساغر سے
بہار آئی ہے ایساقی کرین ساغر کو ہم خالی

یہان سے لیگئے کیون قیصر و فغفور و دارا کو
نہ تہا گر نا میسر اے قضا ملک عدم خالی

یہان وہ کون ہے جسکی نہین تہے مونس و ہمدم
نہین دنیا مین رہتی ہے کبہی رنج و الم خالی

قضا کی رد پر چلتی نہین ہے حکمت و شاہی
تہی خم ہے فلاطون سے پڑا ہے جام جم خالی

تمہاری دیگ کی ہو کی تعجب ہے کہ مرتے ہین
نہین رہتا گدیونکا کبہی خوان کرم خالی

ہوا ثابت ہمین آواز ناقوس و موذن سے
نہین جلوے سے اوسکی ایکدن دیر و حرم خالی

کہا مجنون نے یہ آکے لبون پر روح کہتی ہے
کہ دم مین جا نہ تن کو کئی دیتی ہین ہم خالی

زمین ہند کہتی ہے یہی ہے ور نصارا مین
الوالعزمون سی ہے ترک و عرب روم و عجم خالی

تعجب کیا جو زر دیتے ہو مسکینونکو اے راجہ
کبہی ہمت سے رہتے ہین نہین اہل ہمم خالی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

حیرت ہو مجھکو کیون نہ زمانیکی رنگ سے
ہم پلہ دیکہا لعل ترازو مین سنگ سے

دم کرتے ہی خفا یہ گلی کو ہی گہونٹتے
خاموشی کم نہین ہے گریبان تنگ سے

وہ خوبرو ہے تو تری تصویر کہینچے
نقاش آئے ہند مین چین و فرنگ سے

تیر کہ مرغ دل کی ہی بر آئے آرزو
اکدن شکار کہیل نگہ کے تفنگ سے

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کہاںکی اسقدر اے جانِ جان تمکو حیا آئی
کہ عین وصل مین بھی مین یہ کہتا ہون آنکہ شرمائی

لئے نالی تو سیکھے مرغِ گلشن نغمہ پیرائی
مجھی سی چاکِ دامانی بہی ہر اک گل کو بہائی

ہزارون لاکہ خونکی بہائین ندیان لاکہون
سرِ میدان اگر اوس ترک نی تلوار برسائی

سوالِ وصل مین اقرار یا انکار کی ٹہری
جوابِ صاف دے اوبت اگر ہی تجھمین گویائی

کہانتک نام لون آمدی ہین فوجین جیسی شکونکی
کوئی اسکندری انجمن ہے ایدل کوئی دارائی

ہماری کوئی مضمونِ متین کیا خاک دیکھی گا
مثل سچ ہی حبابون نے کہان پائی ہی بینائی

بیان کیا ہو سکی ناصح جو کچھ تقدیر کا لکھا
نہ یار آیا نہ ہم پہنچے اوٹہائی مفت رسوائی

اشارہ تیغِ ابرو سی کیا کس ماہ پیکر نے
کہ جسکے ضو سی جلاّدِ فلک نی آنکہ جہپکائی

اوسن جب رشکِ پری کو ہمنی دی بلقیس سی نسبت
بنایا منہ غضب تیوری چڑہائی سخت جہنجلائی

کہلی آنکہ وز زخم کا گل پہچانکے ایساقی
ہمین ناحق شرابِ شکبو یارون نے پلوائی

نئی مضمون نئی بندش نرالی طرز ہی راجہ
کری تعریف ایسی ہی زبان مین کسکی گویائی

ایضاً

کبھی چلّو نہین کہتی بکین سی اپنا ہم خالی
بلا سی اپنی ایساقی اگر ہی جامِ جم خالی

وہ عاصی ہین کہ عصیان سی نہین ہم ایکدم خالی
رہی تحریر سی کیونکر فرشتونکا قلم خالی

یہ کوچہ ہی حسینونکا اوسی نسبت ہی کیا اسکی
سنا ہی آجتک حورون سی ہی باغِ ارم خالی

اکیلا یار کو مین چھوڑتا نہین دم بھر
برابر اوسکی مری چارپائی رہتی ہے

ہمیشہ خلوت و جلوت مین بار پاتا ہون
مدام بخت رسا کی رسائی رہتی ہے

یہ کسکی قتل پہ رہتا ہی مستعد وہ ترک
کہ آستینونسی باہر کلائی رہتی ہے

لڑک پنا کرو موقوف ہوش مین آؤ
یہ راست بازونسی کیون کج ادائی رہتی ہے

فریب حسن سے راجہ پناہ دے اللہ
یہان یہ زاہدونکی پارسائی رہتی ہے

بحر ہزج مثمن سالم

جو وقت فکر ای راجہ کمر اوس گل کی یاد آئی
نئی مضمون ہمنے پیدا کئے انداز عنقائی

کمر ناز و ادا سی قتل عاشق ہی پر کسوائی
نہین آتی ذرا شرم ان بتونکو وائی رسوائی

یہ بدعت عہد آدم سی خراج حسن کو بہائی
ذرا سی عشق پر دشمن ہوا کیا یہانتک بہائی

برای سیر جب آیا بنا ہر نخل مجرائی
مری گل کی لئی فصل بہاری ڈالیان لائی

گیا خط لیکی جیبسی پہر نہ وہ صورت نظر آئی
کبوتر سی مری ظاہر مین سب اطوار عنقائی

قریب شاہد گل جب عروس نو بہار آئی
غزل رنگین سرونمین دیس کی باد صبا گائی

دلہن بنکی چمن مین بلبلو بنت العنب آئی
بجائی شادیانی نخل شبنو لیکی شہنائی

زمین باغ ہمکو صورت مقتل نظر آئی
چمن مین کونسی ظالم نی تیغ ناز چمکائی

ہوا ملک عدم کی جانیوالو تمکو راس آئی
نہین پہرتا کوئی دیس مین کیا [illegible]

دور سے بہی نہین دکہاتے ہو منہ
واہ کیا پاس آشنائی ہے

میری تقصیر جو ہو کہہ دیجے
بگڑی صورت عبث بنائی ہے

تہر تہرایا ہے چرخ پر خورشید
آنکہ اوس نے جب کہائی ہے

دشمن جان دوستان ہے وہ شوخ
راست بازو نسے کج ادائی ہے

غیر اپنے ہین واہ رے انصاف
کبہی تو ہم مین کیا برائی ہے

باغمین بہی کبہی گئے ہو تم
آنکہ نرگس سے بہی لڑائی ہے

سیر تاتار ہو مبارک ایسے
شانیکی زلف تک رسائی ہے

یہ کٹی تو کٹی ہزار برس
روز محشر شب جدائی ہے

گہڑی بہار ہے کوئی خیال نہین
وہان وہی اپنی میرزائی ہے

جسکو دیکہا رقیب ہے راجہ
عاشق اوس شوخ کی خدائی ہے

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

یہ سب غلط ہے جو باہم صفائی رہتی ہے
ذرا سی بات پہ پہر ون لڑائی رہتی ہے

بہلو نسے بہی تیری دلمین برائی رہتی ہے
بہلا فراج مین کیا سمائی رہتی ہے

نہین ہے آئینہ کی دید سے او نہین فرصت
وہان اب آٹہ پہر خودنمائی رہتی ہے

جہوتر مین ہے انبوہ دادخواہون کا
تری ستم سے دوہائی دوہائی رہتی ہے

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلن

اعلیٰ کو سیر حضرت عالی مین عالی نسب جو ہین
کلغی مین راجہ دیکہ لو پر مین عقاب ہے

ایضا

چکر مین مرکے بالون سے ہفت آسمان رہے
کانون مین انگلیان جو دی گرو بیان رہے

سو طرح جیسے ذکر کمر درمیان رہے
وصف دہان یار مین گویا زبان رہے

اک شب کی شب وہ گہر مین جو مہمان رہے
گاہی غضب رہی تو کبھی مہربان رہے

ثابت نہو سکا دہن تنگ یار کا
کس کس طرح کی وہم نہ کیا کیا گمان رہے

دیکہی جو میری یوسف خوش رو کو قافلہ
مثل جرس ہمیشہ لبون پر فغان رہے

کیا کیا شراب کہنہ سے کیفیتین ملین
ای مغبچو ہزار برس ہم جوان رہے

کچہ غم نہین جو ترک ملاقات کی تو کی
خوش رکہے اوس صنم کو خدا دو جہان رہے

بانگ جرس کی طرح سے طی کر طریق عشق
آگے رہے تو پیچھے تری کاروان رہے

ابلیس کا نہ آدم خاکی سے کچہ چلا
کیا کر سکے کوئی جو خدا مہربان رہے

جو رنگ کے عوض اسے انپر لگا دیے
عشاق کا ہمیشہ ہی تیغ امتحان رہے

راجہ کیطرح چاہی گلشن کا انتظام
پہلوے گل مین خار نہ ای باغبان رہے

بحر خفیف مخبون مقطوع

چلمن اوس بت نے جب اوٹھائی ہے
قدرت الله کی دکھائی ہے

دیکھیے گا آج یار جو دریا پہ روشنی — موجونکی تیّیان ہین سکوری حباب کے
کس بادہ نوش کی لئے دریا سی آئی ہین — الیاس و خضر لیکے کٹوری حباب کے
معمار کائنات کی اللہ ری صنعتین — دریا مین بہی مکان بنائی حباب کے
آئی بہار شور ہوا نائو نوش کا — گلیو نمین لنڈہ رہی ہین قرابے شراب کے
وہ بادہ کش ہین ہم جو کبہی پیر میکدہ — شیشے تو کیا جڑہا ہین ابہی خم شراب کے
دیو غم فراق سے مشکل ہے سامنا — اوڑتے ہین ہوش رستم و افراسیاب کے
شاید کہ اوسنے چہرے سے برقع اولٹ دیا — منہ پر نقاب ابر ہی جو آفتاب کے
آخر مرید پیر مغان ہین یہ حیمین سے — زاہد کے منہ یہ دیجی پہ چھینٹے شراب کے
وہ گو رہی قوی کہ قوی اوسکی زیر ہین — رستم کو پیس ڈالا ہی بغلو نمین داب کے
ای چشم تر نہ آتش دل تو بجہا سکی — کرتے ہین سرد آگ کو آنسو کباب کے
اہل سخا سے اہل قناعت کو کیا غرض — محتاج ہوتے ہین کہین دریا سحاب کے
گلشن ہین میری طوطی نالہ کے سامنے — اوڑتے ہین ہوش بلبل حاضر جواب کے
فیض قدم سی تیرے ای شہسوار حسن — رشک ہلال عید ہین حلقے رکاب کے
واعظ گناہ گارون نے زر کہینچ لے گیا — ہر دم دکہا کی باغ عذاب و ثواب کے
روشن تمہاری حسن سے سارا جہان ہے — باعث ہو تم ضیائی مہ و آفتاب کے

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

رمز اور کنائے کے سوا بات نہین کچھ
سچ ہے کہ کدورت کی ملاقات نہین کچھ

تنگ آئی لینے مین نہ بوسے کے مری جان
دل دیکے لیا ہے اسے خیرات نہین کچھ

حاضر تو ہون جو چاہو مجھے کہیکے پکارو
عاشق ہین تمہارا ہون مری ذات نہین کچھ

بگڑا ہے مزاج اسقدر اوس آفت جان کا
گالی کے سوا حرف و حکایات نہین کچھ

برسون ہین کے بعد آئے ٹھہر جاؤ تو دم بھر
گھبراتے ہو کیون موسم برسات نہین کچھ

مانو مری کہنے کو بس انکار کہان تک
مرغ سحری بولتی ہین رات نہین کچھ

ہوتا ہون جو اوس شوخ سے مین سایل بوسہ
منہ پھیر کے کہتا ہے یہی بات نہین کچھ

دل نذر کیا مینے تو وہ بولے کہ ارے جا
کیا دیگا مجھے تو تری اوقات نہین کچھ

ردیف یای تحتانی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دیکھے جو آبلے دل پر اضطراب کے
دریا پہ جھکے چھوٹ گئے ہر حباب کے

اڑ گئے جو چرخ پہ ٹکڑے سحاب کے
مٹنے لگے خطوط شعاع آفتاب کے

دو بھر کے ساقیو ہمین ساغر شراب کے
ٹھنڈی ہوا ہے آئے ہین ٹکڑے سحاب کے

ای خضر خضر راہ نہوتا اگر کوئی
دریا پہ تم نہ بیڑے چڑھاتی حباب کے

دریا مین آبرو نہ رہی آب آب ہو
دل کا جو آبلہ ہو مقابل حباب کے

ہم اور غیر کس لیئے ہم نرم ہون بھلا	بلبل کی جا کجا و کجا جا ہیئے فاختہ
راجہ سی شاعرون کی نہ کام آئینگے گھمنڈ	بلبل کے آگے مرتبہ کیا پایئے فاختہ

بحر خفیف مخبون مقطوع

فاعلاتن مفاعلن فعلن

جور دلبر اگر یہان ہے یہ	آف نکر پھر امتحان ہے یہ
آہ و نالہ جو ہر زمان ہے یہ	اپنے اس عشق کا بیان ہے یہ
حال پوچھو نہ کچھ مرے دل کا	محو نظارہ بتان ہے یہ
چاہ مین اوسکو اشک کیون نہ بہین	یار یوسف ہی کاروان ہے یہ
ہی تصور مین سیر عرش برین	عاشقو خوب نردبان ہے یہ
دیکھکے اوسکو دل ہوا لکر ہے	ماہ وہ ہے تو کیا کتان ہے یہ
کان رکھکے ذرا سنو صاحب	میرے قصے کی داستان ہے یہ
مانگ بوسہ نہ یار سے اے دل	گالیان دیگا بد زبان ہے یہ
نہ سرک پاس سے مرے ہرگز	اپنا دل اب تو بدگمان ہے یہ
کچھ کہا مینے منہ سے نکلا کچھ	ہیچو اسی کا امتحان ہے یہ
اور راجہ ایسے بقول مہہ	کہتے ہین لغزش زبان ہی یہ

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

عارضِ یار سی کب آید خط کہلتے سے تہے
کون پڑہ سکتا ہی سر نامہ یے انداز نامہ

وقت تحریر جو مین حال پر اپنے رویا
ہو گیا بہیگ کے اشکون سی مرا تر نامہ

چار عنصر کا بنایا مجہے حق نے حاکم
میرا نامہ نہو کیون رشکِ سکندر نامہ

وہ شہِ حسن یہ سمجہے گا خلافِ آداب
عطر مین ہو کے جو جائیگا معطر نامہ

یکتا یہ ہی کہ وہ بنکے عروس آئین گی
بہیجا قرطاس حنائی پہ جو لکہ کر نامہ

نلدمن کا تری عشاق سبق لیتے ہین
نہ تو پڑہتے ہین گلستان نہ سکندر نامہ

اپنی گردش کا جو مضمون ہی لکہا ہی لینے
خوف ہی وسے کہین قاصد کو نہ چکر نامہ

کیا غضب ہے کہ کباب اوسکا وہان ہوتا ہے
لیکے جاتا ہی یہان سے جو کبوتر نامہ

اوسنے جب دستِ حنائی مین لیا از احمد
بن گیا رشک وہ برگِ گلِ تر نامہ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

قدِ حبیب جاگی جو دیکہ آئی فاختہ
کیون سر نہ شاخِ سروِ سہی ٹکرائی فاختہ

یہ مبتلا ہی گل کے وہ عاشق ہی سرو کے
کیونکر نہ عندلیب سی شرمائی فاختہ

کو کو نہ پہر کہے کہین گلشن مین ایسا
ہو حق کا نعرہ اپنا جو سن پائی فاختہ

کس سروِ قد کی آنے کی گلشن مین ہی دہوم
وا ہے جو آج چشمِ تماشائی فاختہ

اوس سروِ قد کی ہاتہ پہ دیکہے جو باز کو
پہر کیون نہ طعمہ بنکے وہین آئی فاختہ

شعلۂ شمع عارض سے ادہر سب جل بل رہے ہین
عبث رہتا تہی اپنی رخکی آسے گے چلمن کو

عنادل شاہد فصل بہاریکو دعائین دین
بسایا کسقدر پہولونسی ہی دامانِ گلشن کو

وہ رکہی پاؤن ادہر ہے راہ جو رہ عشق و محبت مین
جو اپنی ہاتہ سے دیوے مال اپنا آپ رہزن کو

ردیف ہای ہوز

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

یار کے پاس چلا جائیگا اوڑ کر نامہ
ابتو خود سیکہ گیا کار ہمپر نامہ

کسطرح پہنچے وہان لیکے کبوتر نامہ
لکہتے لکہتے ہوا دفتر کے برابر نامہ

پر زری ہوتی کبہی دیکہا نہین دلبر نامہ
چاک کرتے ہین سدا نامی کا سب بستر نامہ

کیا ہوا تو نے جو لکہا ہے مجہے دلبر نامہ
بہیجا تو شاہ نے تہا پیش سکندر نامہ

ٹکڑے ٹکڑے ہوا دل غیر کا مانند کتان
میرے نامے کا جب اوس مہ نے پڑہا سر نامہ

اوس شہ حسن نے کیا جانے لکہا مجکو
قاصد آتا ہی جو باندہی ہوئی پر نامہ

مین نے لکہی تہی جو بیتابی دل کے مضمون
گر پڑا ہاتہ سے قاصد کے تڑپ کر نامہ

ذوالقرنی کی جو زمانے مین نظامی ہوتا
سارے آئینہ پہ لکہدیتا سکندر نامہ

نہ ملا اوس بت ہرجائی کا قاصد کو پتا
خاک مین مل گیا وہ پہرتا ہی در در نامہ

کیا نہین لکہتے جواب خط عاشق معشوق
بہیجا تو بہیجا مجہی آپ سے نے دلبر نامہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

خواب مین بہی نظر نہ آئیگا — نوجوان تجسا پیر کنعان کو
نظر آئی جو اپنے دیدۂ تر — بہول جائینگے نوح طوفان کو
رخِ پرنور کی دکہا کے چمک — داغ دیتے ہو ماہِ تابان کو
شرمگین آنکہ کی لگاوٹ سے — قتل تو نے کیا صفاہان کو
گلِ داغِ جنون کی ہے وہ بہار — خار جسنے دئے گلستان کو
لب و دندان سے راجہ کیا نسبت — درِّ والماس و لعل و مرجان کو

بحر ہزج مثمن سالم

نہ کیون بند ہو ائین جوش ہو ہو کے نخچیر اپنی گردنکو — سمجہتے ہین رگِ جان سے سوا فتراک توسن کو
نئی ہر ہر قدم پر حضرتِ دل رنگ لاتی ہین — بغلمین لئے تجہم پہرتے ہین اپنے سایۂ دشمن کو
غضب ٹوٹی خدا کا ہمصفیر و باغبانو پر — صدائی صور کا رتبہ دیا صوتِ فلاخن کو
خدا کی ظلم سے ڈرتی نہین اللہ رے حمی — بہت ہنستی ہین وہ ماتم زدونکی سینکے شیونکو
مسی مالیدہ لب اوس لالہ رو کی یاد آتی ہین — چمن مین دیکہتا ہون جسمین نافرمان و سوسن کو
چمن ہی بار ہی ابر و ہوا ہی کہدو ساقی سے — جہکائی جام پر مرغِ صراحی اپنی گردنکو
نہ وہ رنگ اور نہ وہ باتین نہ وہ شوخی نہ وہ غمزہ — دگرگون عشق مجنون نے کیا لیلا کی جوبن کو
جمال و حسن پر اپنی کبہی دعوہ نفرمائین — اگر دیکہین حسینانِ جہان اوس گل کی جوبن کو

مبارک رہی تمکو غیرون کی صحبت
ہم آتے ہین کب تم بلاتی ہو کسکو

دل اپنا نشانا ہے تیر نگہ کا
چھری اور کٹاری دکھاتی ہو کسکو

بس اب چپ رہو بوسہ ہمنے لیا ہے
بھلا گالیان تم سناتی ہو کسکو

میری چشمِ تر نے کیا راز افشا
تم اب حضرتِ دل چھپاتی ہو کسکو

انہین کا ہون و البتہ روزِ ازل سے
یہ کامل کے مہندی دکھاتی ہو کسکو

محبت مین ہوتی ہین رنجش کی باتین
خفا ہم ہین تم سناتی ہو کسکو

کہا اوسنے راجہ ذرا شب تو آئی
مین آونگا قسمین دلاتے ہو کسکو

بحر خفیف مخبون مقطوع

وہ صفا دی ہے ترے دندان کو
پانی پانی کیا ہے نیسان کو

لب و دندان نے اونکی لوٹ لیا
کانِ الماس کو بدخشان کو

نجد مین لاکے ناقہ، لیلی
جوشِ وحشت ہی کیا حدی خوان کو

نرگس و آئینہ ہے سکتے مین
دیکھکے تیری چشمِ فتان کو

چشمہ خضر دیکھکے ہے خجل
ظلمتِ خط مین اوس زنخدان کو

او صنم تیرے مصحفِ رخ سے
عشق ہے ہندو مسلمان کو

سرد مہری نے تیری فرمایا
منفعل موسمِ زمستان کو

بے پتے یار کی گھر پہچون ہو سرگردان ۔ کب یہ ہے منظور تباہی کبوتر مجکو

جس جگہ حضرت جبریل کے پر جلتے ہین ۔ عشق دلدار نے پہنچایا وہان ہے مجکو

محفلین دیکھین ہین خوبان جہانکی ہمنے ۔ پر نظر آیا نہ کوئی تیرا ہمسر سکو

شہ روم مین اقلیم توکل کا شاہ ۔ منہ ہے کیا اپنا جو ہمسر کہے قیصر مجکو

آتش عشق صنم کی ہے وہ شدت راحم ۔ دل نظر آنے لگا صورت مجمر مجکو

بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

عیش و طرب کی اپنے جزا کو خبر نہو ۔ یون کیجئے گناہ خطا کو خبر نہو

غمزے سے کہدی یار کہ اسطرح سے دل ۔ انداز و ناز و عشوہ ادا کو خبر نہو

گردیکی طایران گلستانکے دل ملول ۔ یارب خزانکی باد صبا کو خبر نہو

شیرین کی بیوفائی کی ہردم ہے یہ دعا ۔ یارب ہمارے اہل وفا کو خبر نہو

طالب ہمارے دلکی ہین ناز و ادائے یار ۔ یہ خوف ہے کہ زلف دوتا کو خبر نہو

راجہ یہ دلمین ہے کہ تصور سے یار کو ۔ اسطرح لیٹئے کہ قبا کو خبر نہو

بحر متقارب مثمن سالم

گلے سے ملو بس دہرانے ہو کسکو ۔ مین ڈرتا ہون اب تم ڈرائی ہو کسکو

نہین کی ہین ہم مست روز ازل سے ۔ نشیلی یہ آنکھین دکھاتے ہو کسکو

راستی مین کیون نہ اوسکو بہول ہو — جسکے آگے مشعل رہ غول ہو

صبح وصل آئی دعا مقبول ہو — ہجر کی شب کو نہ یارب طول ہو

اوسکی رخسار و نسبت کہتی ہے یہ زلف — ہم اگر سنبل ہین تم بہی پہول ہو

عاشقونکے حقمین اے سلطانِ حسن — وہ عمل مین آئیے جو معمول ہو

صغر سن مین پہنو پہولونکے نہ ہار — تم ابہی اے جانِ من خود پہول ہو

بوسہ محفلمین جو مانگا یار سے — بولا وہ کیا تم بہی نامعقول ہو

فصل گل پہر آئی اے اہلِ جنون — اپنے اپنے کام مین مشغول ہو

راجہ اب عشقِ صنم کو چہوڑ کے — بندگی مین یار کے مشغول ہو

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

مہِ کامل سے ہے بہتر رخِ دلبر مجکو — ماہِ نو اوسکی ہے ناخن کے برابر مجکو

رشکِ فردوس ہوا کوچۂ دلبر مجکو — سایہ دیوار کا طوبیٰ سے ہے بہتر مجکو

جامِ جم سے ہے سوا عمدہ و بہتر مجکو — اپنا پہوٹا بہی اگر یار دے ساغر مجکو

حضرتِ عشق وہان پہنچین کے لیکر مجکو — خضر سے کہدو نہین حاجتِ رہبر مجکو

سبب دلخواہ جو لایا مری نامے کا جواب — حسرتِ طایرِ سدرہ ہے کبوتر مجکو

جب سے دیکھی ہے یہ افشان تری پیشانی کی — نظر آتے نہین افلاک پر اختر مجکو

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دیکھی جو گوش غیرت شمس و قمر کی لو — لہرائی کسطرح سے نہ شمع سحر کی لو

ایسی لگی ہی اوس بت رشک قمر کی لو — پھونکے گی عرش مشعل داغ جگر کی لو

دلمین وہ بھڑکی آتش شمع عذار یار — شعلہ ہی جسکے آگے چراغ سحر کی لو

اچھی نہین ہین اہل سوزان یہ گرمیان — پہنچی فلک پہ نالۂ آتش اثر کی لو

دونون جہانکی فکر تردد مین جان ہے — اس دلکو گہ ادہر کی ہی گاہ ادہر کی لو

ایسی بندھی ہی کوچۂ جانانکی دلکو دہن — قرب وطن ہو جیسے مسافر کو گھر کی لو

جب تک نہ عاشقونکا کلیجا پکا چکے — ای عشق تیری آگ کی دلسی نہ سر کی لو

کچہ یاد اپنی جان کی راجہ ہمین نہین — ایسی لگی ہی اوس بت زرین کمر کی لو

بحر ہزج مثمن سالم

فراق یار مین ای چشم ایسی تو نہ گریان ہو — جو پیدا نوح سا دنیا مین کوئی اور طوفان ہو

سحر کو باغمین غنچہ دہن آگے جو خندان ہو — نہ کیون پھر چاک جسپر تیسی ہر اک گل کا گریبان ہو

جو کھاتا ہی وہ ہر دم اپنی چشم سرمگین اوسکو — نہ کیونکر نرگس شہلا بھلا گلشن مین حیران ہو

جو کھولے رخ پہ اپنی باغمین زلف سمن ساکو — ابھی سنبل خجل ہو اور ریحان بھی پریشان ہو

بحر رمل مسدس محذوف

خندہ زن جا کی مانند ہوا ہے ابرِ بہار
پہر بہی کانو نسے سنا قلقلِ مینا مجکو

حسن کیچ پیچ ہوا ناز ترے صورت پر
عشق نے پہلی کیا ڈہونڈہ کی پیدا مجکو

اہو ہیان لیا خوب ہتونکو راجہ
حق تعالی نے دی دیدۂ بینا مجکو

بحر ہزج مثمن سالم

جو ذکرِ تیغ قاتل ہو تو بسیار رنگِ محفل ہو
کسی جا کوئی گہائل ہو کسی جا رقصِ بسمل ہو

تمہارے حسن پر کیونکر ہمارا دل نہ مائل ہو
پری ہو حور ہو ای جان رشکِ ماہ کامل ہو

الہی غم جو زائل ہو تو دل مین عیش داخل ہو
ہوا ہو باغ ہو محفل ہو وصلِ یار حاصل ہو

نہ کیون بازارِ خوبا مین فدا تم پر مرا دل ہو
قسم عشقِ زلیخا کی کہ تم یوسف شمائل ہو

جو اک اک بات پر سو سو طرح کا ناز و غمزہ ہے
ہوا معلوم دل لینے مین تم ایماہ کامل ہو

ہزارون گل کہلا ہے مین ہا خونِ شہید ان لے
نہ کیونکر روکشِ گلزارِ جنت کوئی قاتل ہو

بہلا ایسے بہی دریا کی کہین ڈوبے نکلتے ہین
سمندر موج ہو جسکی عدم مین جسکا ساحل ہو

بجا ہے غیر گر اوس حور کی کوچے سے ہین محروم
وہ جائے خلد مین کیونکر جہنم کی جو قابل ہو

پہنا کے دامِ زلفونکا دکہا کے خال کا دانہ
پہنسا و مرغِ دل میرا اگر صیادِ کامل ہو

یہ ہے وقتِ مبارک بادر اجہ آئے گلشن مین
صبا شبو ہے شہنا مرا اک پتا مبلا جل ہو

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہم سونگھ لین بوئے زلفِ مشکین | الطاف ترا جو اے صبا ہو
ہے رخ پہ نمودِ جوہرِ خط | آئینہ کہین نہ بدنما ہو
لازم ہین نقشِ حب کی چالین | تسخیرِ دل جو آج چاہو
کوتاہ کمال ہے شبِ وصل | کیا ہجر کا جسم نا جبرا ہو
دیوانے ہوگئے حضرتِ دل | ق دیکھو نہ پری وشونکو چاہو
کانٹون ہی پہ لیجلے گی وحشت | پاپوش سے تم برہنہ پا ہو
مرتے ہین طفل و پیر تم پر | خوش رو ہو جوانِ خوش ادا ہو
غیر و نسے کہین محبت اونکی | اس پیچ مین اپنا مدعا ہو
وہ سیف زبان ہی اپنی راجہ | چل جائے کہین جو معرکا ہو

بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع

کچھ نہین اب تجداتمسے تمنّا مجکو | ای بتو سمجھے رہو عاشقِ شیدا مجکو
کس پریرو کی محبت کا ہی سودا مجکو | نہ تو گلزار خوش آتا ہے نہ صحرا مجکو
مرتبہ مردمِ آبی کا ملا گریہ سے | دیدۂ اشک فشان ہوگئے دریا مجکو
ای پری دیدہ و دانستہ ہون دیوانہ ترا | سخت نادان ہے جو سمجھے نہ دانا مجکو
مرد و زن عاشقِ یوسف ہوئے اللہ رے حسن | یاد ہی قصۂ یعقوب و زلیخا مجکو

جھکتے ہین جو سجدے کو کبھی ہم / کہتا ہے وہ بت نہ یہ ریا ہو

چھا جائیے دھوان جو بہشتیون کا / ساقی میخانے پر گھٹا ہو

ہو آپ جو خاک اپنے مہوس / پھر مجکو نہ خواہش طلا ہو

وہ گل عنبر و نکا ہے ہوا خواہ / افواہ غلط نہ اوڑ رہا ہو

ہے لام وہ زلف قد الف ہے / کیون وعدۂ وصل مین نہ لا ہو

کشتو نپہ تو رحم کی نظر ہے / ہو جان تو مایل جفا ہو

خورشید و قمر یہ سربلندی / تم صورت کاسۂ گدا ہو

تھٹدا ہو ماہ پھر جل جائیے / اب دور تمہارے حسن کا ہو

قایل تو بتونکے ہین ازل سے / پر یہ نہ کہین کہ تم خدا ہو

وہ قفل دہن ہے اوس صنم کا / بوسے کی کلید سے نہ وا ہو

ہی صاف جبین ماہ پر داغ / تیرے در کا نہ جبہہ سا ہو

پھر ہو نہ غلام شکل یوسف / ہمنے گر مول ہی لیا ہو

دلمین مارا ہے حسرتو نکو / دیدون جو انکا خون بہا ہو

کہتے ہین یہ صاحب ریاضی / عقدہ اونکا نہ خط استوا ہو

اولجھا مضمون زلف پر خم / بندش کسطرح سے صفا ہو

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

وہ برق ہو زلف کی گھٹا ہو
پھر دور شراب وصل آتا ہو

ساقی جسے کہ آشنا ہو
پروا اوسے می کی کیا بھلا ہو

می ہو گلزار ہو فضا ہو
ساغر ہو سبزہ ہو ہوا ہو

کیونکر نہ وہ پائے راہ ظلمات
اے خضر تو جسکا رہنما ہو

وہ جانتا ہے حقیقت عشق
دل جسکا کسی پہ مبتلا ہو

نفرت ہے خزان مین دور سے
پھر آئے بہار تو ہوا ہو

لائق وہ تیری شان کی ہے
جو ظلم نہ چرخ سے ہوا ہو

ہے شہرۂ عشق قیس ہر سمت
صحبت مین مرے نہ وہ رہا ہو

آنکھین دونون ہین سحر پرداز
خونخوار ہو بانی جفا ہو

سب کہتے ہین چار چشم تمکو
ای مردم چشم بیوفا ہو

کو دانت ہے اسپہ شاعرونکا
کیا منہ ہے دہن کی جو ثنا ہو

لی ہمسے قسم تو اے شب ہجر
ہمنے ترا نام اگر سنا ہو

بلبل کو ہین چھپون کے دعوے
ہمسے نہ یہ فن اوڑا لیا ہو

خوشبو سے مہک رہا ہے ملبوس
تم رو کش نیر سہا ہو

بہت نگاہون خون ہوا کرتے ہین
مرد ہان روز کشا کرتے ہین

خواہش زلف دوتا کرتے ہین
حضرت دل پہ خطا کرتے ہین

اپ غیرونسے ملا کرتے ہین
اولٹی بہتان دہرا کرتے ہین

ذکر راجہ وہ کیا کرتے ہین
شعر ہر وقت پڑہا کرتے ہین

ردیف واو

بحر رمل مثمن محذوف

ای صنم دیکھے جو تیری چہرۂ پر نور کو
سمجھے موسی اک چراغ کشتہ شمع طور کو

تیرہ روزان ازل آراستہ ہوتی نہین
شانے کی حاجت نہین زلف شب دیجور کو

نقش دوئی صاف ممکن ہی دل عشاق مین
آئینہ کی قدر کیا ہی دیدۂ بی نور کو

مردی زندی ہو دہو نکلے سینے تری ای نازنین
نالہ غلغل سمجھین ہین بے صدائے صور کو

آفرین ای کوہکن ہمت کو تیری آفرین
تا زا وٹھائی آجتک دیکھا نہ تہا مزدور کو

صبح صادق ہی تری پیشانی روشن صنم
ہی بجا کہیے شفق قشقی سے گر سیندور کو

شیخ کی گردن جھکی ای بت برہمن کیطرح
پاؤنکے اوپر ترے دیکہین سر مغرور کو

اک پری کو صباحت کا ہی مجنون دل مرا
غش ہون پہرون مین سمجھین اگر فور کو

منزل جانان ہزارون کوس ہی کچہ غم نہین
جب بٹہی راجہ تو پہر نزدیک سمجھے دور کو

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلن

وہ مست ناز ہی حبِ شراب دریا مین
ہر ایک موج ہو سیخ کباب دریا مین

نہ سیکھو اسی سمجھو حباب دریا مین
کہ منقلب ہے یہ جام شراب دریا مین

نہاگیا ہے یہان کونسا در نایاب
ہر اک حباب ہی چشم پر آب دریا مین

صفائی ہنسنے مین دیکھی تمہارے دانتونکی
گہر مین شرم سے کیا آب آب دریا مین

نظر جو آئی کبھی نور عکس عارض یار
یقین ہو خضر کو ہی آفتاب دریا مین

یہان تک اب ہی سیہ اپنا دفتر اعمال
ق جو خضر کو ہو تلاش خضاب دریا مین

تو دہو کی اشک ندامت سے اوسکو ای راجہ
سیاہی بہیج دون اونکو شتاب دریا مین

بحر رمل مسدس مخبون مقطوع مسبغ

فاعلاتن فعلاتن فعلان

آپ کو ہمپہ جفا کرتے ہین
ہم ہر اک وقت دعا کرتے ہین

پوچھتے کیا ہو کہ کیا کرتے ہین
آپ کے حق مین دعا کرتے ہین

جان جانان پہ فدا کرتے ہین
کب دریغ اہل وفا کرتے ہین

آپ غیرونکا کہا کرتے ہین
ہمسے ہر روز لڑا کرتے ہین

سرمہ آنکہون مین دیا کرتے ہین
اصفہان قتل کیا کرتے ہین

بت اگر جور و جفا کرتے ہین
ہم بہی اب یاد خدا کرتے ہین

بیگنہ قتل کیا کرتے ہین
روز تلوار سجا کرتے ہین

ہین چمن طاؤس اور کبک دری آرشک گل
دیکھئے یہ جلوۂ مستانہ کشتِ سبز مین

بزم عشرت اشب کو تھا شاید کہ کوئی شمع نور
اوڑتی پھرتی ہین پروانہ کشتِ سبز مین

میکشی کیواسطے اسوقت سب موجود ہے
ساقی ومے شاہد وپیمانہ کشتِ سبز مین

سب کا سب سامان مینوشی کا ہے راجہ یہان
کیجیے اب مجلس شاہانہ کشتِ سبز مین

بحر رمل مسدس مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

واہ وا کیا بو ہے زلفِ یار مین
مشک بھی ایسا نہین تا تار مین

پوچھتا ہے کسکو گھر بیٹھے کوئی
نرخِ یوسف بڑھ گیا بازار مین

وہ نبات وقند مین لذت کہان
جو مزہ ہے یار کی گفتار مین

نیہ نیہ وقتِ گلگشتِ صنم
آفتابی بن گیا گلزار مین

یار نے جھانکا تو یہ ثابت ہوا
چاند ہے اک روزنِ دیوار مین

اوسکی ابرو نے کئی لاکھون حلال
یہ کہان برش کسی تلوار مین

آنسوون مین لختِ دل آتے نہین
لعل ہین یہ موتیونکے ہار مین

گالیان لاکھون مجھے دینے لگے
بوسے اونکے جو لیئے دو چار مین

کہاؤن راجہ کیون نہ ہر دم پیچ وتاب
پھنس گیا دل گیسوئے خمدار مین

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

کب یہان آتا ہے فرق اوسا ہمین — سرخرو ہونگے ہمین میدان مین
فرق کیا اوسمین ہے اور حیوان مین — آدمیت ہو نہ جس انسان مین
ای زلیخا تو محل مین شاد ہے — آفتین یوسف پہ ہین زندان مین
دعوت دنیا عداوت کیون نہو — زہر کی کہانے ہین اسکے خوان مین
آج اونکے قبر پر سایا نہین — بزم آرا کل جو تہے ایوان مین
اللہ اللہ ان بتونکے عشق مین — آ گئے کیا کیا خلل ایمان مین
اوسکو سنتے ہین جیسے دیکہا نہین — کیا حقیقت کا ہے پردہ کان مین
ناقہ لیلی نے لی صحرا کی راہ — نالہ مجنون جو آیا کان مین
اسئی ثابت ہے زلیخا کا قصور — چاک ہے یوسف کی جو دامان مین
شعر رائج شیر آہو مین کو ہے — ہے نیستان ہر غزل دیوان مین

(بحر رمل مثمن مقصور)

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مجہ سا روئی گر کوئی دیوانہ کشت سبز مین — ہون دہین پیدا در یکدانہ کشت سبز مین
خرمن ہید دہقان ہونگے مانند برق — جلوہ فرما ہو اگر جانانہ کشت سبز مین
اونکی بزم رشک گلشن ہین تیقدر غیر ہے — جسطرح ہو سبزہ بیگانہ کشت سبز مین
زہر کہاکے جانذی جو اونکی خط سبز پر — دفن فرمائی اوسے جانانہ کشت سبز مین

حنا بمرض ہے عشق لب روح بخش کا
وہ لوگ کب مسیح سے طالب دوا کے ہین

شہید الفت ملک عدم کو جو شاہ راہ
پیرو نہ خضر کے نہ وہ بانگ درا کے ہین

کعبہ مین کوئی کوئی صنم خانے مین رہے
حاجی و برہمن ہی بندے خدا کے ہین

زلفونکو ساتھ رخسے اولٹ دی نقاب دوست
احسان میری سر پہ یہ ابر صبا کے ہین

راجہ ہو وصل اونکا بھلا کسطرح نصیب
پابند وہ تو حد سے زیادہ حیا کے ہین

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

بچا ہی کون کیا کسکو پائمال نہین
نہال باغ مین اونسے کوئی نہال نہین

تمہاری چال چلے کبک کی مجال نہین
لبون سے ہو جو مقابل گل ایسا لال نہین

سرائے دہر بھی طرفہ مقام عبرت ہے
جو لوگ اگلی برس تھے وہ اب کی سال نہین

نیا ہی ایک نہ ایک آ کے روز پہنستا ہے
شکار سے کبھی خالی تمہارا جال نہین

جواب دیتی ہین اعضا گذرتی ہی جو عمر
جو اگلے سال تھی طاقت وہ اب کی سال نہین

بغیر مانگے کسیکو وہ کچھ نہین دیتے
مین کیا کرون کہ مجھے عادت سوال نہین

دل اوسے لیکے ہین وہ کسکو لینا اے ناصح
جہان مین اونسا کوئی صاحب جمال نہین

خدا گواہ ہے نزدیک میرے اے راجہ
دنیا مین تمسا کوئی صاحب کمال نہین

بحر رمل مسدس مقصور

ہم تہک کی ہیچے رہگئی معلوم کچہ نہین
منزل پہ کیا پہنچکے ہوا حالِ کاروان

یوسف کو جا کے اب سرِ بازار بیچیے
ہین راہِ مصر مین یہی اقوالِ کاروان

یوسف کو تیری مصر مین جاتا ہے بیچنے
یعقوب سی کہے کوئی احوالِ کاروان

یوسف ہی ماہِ حسن زلیخا ہے مشتری
تابان نہ کیون ہو نیرِ اقبالِ کاروان

یونس بہی بکتے یوسفِ یعقوب کیطرح
دریا مین شکر ہے نہ پڑا جالِ کاروان

یوسف کو تاکی چاہ مین بہائی نہ پہینکتے
معلوم اونکو ہوتے جو افعالِ کاروان

اشکو مین گہر کی آئین نہ کسطرح لختِ دل
ہین قلب کاروان جو ہین اطفالِ کاروان

جنسِ گران فروش کو کیا حاجتِ کیل
یوسف کا حسن آپ ہے دلالِ کاروان

رہرو یہ مجسے راہ مین اکثر ہین پوچہتے
معلوم ہے لٹا کہ بچا مالِ کاروان

راحت جواب دون او نہین کیا سمجہے کیطرح
ہین پیش کاروان ہم ان دنبالِ کاروان

الیضاً

وہ لوگ اور ہونگے جو شاکی قضا کے ہین
ہم جان نثار دلسی تمہاری ادا کے ہین

انسان سب گناہ سی پتلے خطا کے ہین
تجہسی فقط کریم یہ طالب عطا کے ہین

بوسے طلب کیے ہین لبونکی جو اے صنم
الحق گناہگار ہین قابل سزا کے ہین

خالی جو ہین جہان مین گبر و غرور سے
مقبول خاص بندے وہی کبریا کے ہین

کوہکن کے سر پہ شاید کار گر تیشہ ہوا
خون نظر آتا ہی جای شیر جوی شیر مین

اک نگہ یار سی دیکھو ادہر ای جان جان
ہم بہی دیکھین تو کہ کیسا ہی تمہاری تیر مین

عارضِ پر نور سیے زلفون مین یہ ثابت ہوا
جلوہ گر ہی حسنِ یوسف خانۂ زنجیر مین

آدمی اپنی ہوس سے آپ ہوتا ہے خراب
دشت پیمائی ہی حاصل خواہشِ اکسیر مین

جسسجو ہر امر مین ناحق ہی ہوتا ہے وہی
لکھدیا جو کاتبِ تقدیر نے تقدیر مین

افصحون کا ناطقہ کرتا ہے دو باتون مین بند
کیا فصاحت ہے ہماری یار کی تقریر مین

آسمان کیا یال ہے عرشِ معلی کو ہلا ئے
زور ایسا ہے ہمارے نالۂ شبگیر مین

منہ اندہیری آئی آنکہین ملتے گہبرائی ہوئے
آج کچہ تاثیر دیکہی نالۂ شبگیر مین

قید رہتے ہین ہمیشہ اسمین آنکہونکی ہرن
فرق کیا اون گیسوؤن مین دامِ آہو گیر مین

کسقدر بغض و حسد راجہ ہے چرخِ پیر کو
زور رہتا ہے جوان بختونکی یہ تدبیر مین

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

یوسف ہوا جو زینتِ اموالِ کاروان
اقبالِ کاروان زہے اقبالِ کاروان

رہتی ہین دو زدسکڑون دنبالِ کاروان
کیون پیشِ کاروان نہو حمالِ کاروان

پہرتے ہین چور تاکتے ہین مالِ کاروان
گہ پیشِ کاروان کبہی دنبالِ کاروان

ہوش و حواس و عقل مین دلکا پتا نہین
کس دزدنے یہ لوٹ لیا مالِ کاروان

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

رعب وہ ہی تری وحشی کا بیابانون مین
شیر چھپ چھپ گئے ڈر ڈر کے نیستانونمین

تحت دل کہتے ہین آ آکے یہ مژگانونمین
شیر جو ہین وہی رہتے ہین نیستانونمین

اوپریرو ہو اگر شربت دیدار نصیب
ہوش آجائی ابھی باختہ اوسانونمین

شکوہ ناصح کی عبث ہین جو نصیحت نہ سنے
عقل ہوتی ہے کہین باختہ اوسانونمین

سیر اسکی بہی ذرا دیکہ تو ای رشک پری
منتخب اپنا بیابان ہے بیابانونمین

مست جسطرحسی پریچہونمین کہرو رہتی ہین
اوسکی یون دیدہ بد مست ہین مژگانونمین

آج جائیگا کوئی کل کوئی جائیگا وطن
ایک ٹہرنگا زمانیکے نہ مہمانونمین

خار صحرا کی اوڑائی ہین یہانتک پرزے
تار باقی نہین دیوانونکی دامانونمین

پیچ و تاب اتنا نہ کہائی دل وحشی کیونکر
زلف اولجھی ہوئی ہے کنگھی کے دندانونمین

کیا عجب اسکا اگر وجد مین آئین صوفی
لحن داؤدی ایجاد تری تانون مین

برق سی کوند گئی آنکھون کی آگے راحمؔ
دیکھلین بجلیان اونکی جو پڑی کانونمین

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بحر رمل مثمن مقصور

حسن اوسکا چہرہ مہ سے ہی فزون ہے بیر مین
خور جنت سی زیادہ یار ہے تو قیر مین

ملہت گیسو کو سوگہین تو سبی اپنی رخسار کے
رات دن رہتے ہین ہم اس فکر اس تدبیر مین

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

گالیان تو دین ہمین تو نی مجکو دلبر سیکڑون
منہ تر انیلا کرونگا بوسی لیکر سیکڑون

تیری عاشق ہین اگر ای حور پیکر سیکڑون
دل رہی اپنا سلامت ہمکو دلبر سیکڑون

شکوۂ جور بتان ہند کیا اللہ سے
رنگ لاتا ہی ہمارا ہی مقدر سیکڑون

داغ چیچک کی نہین اوسکے رخ پر نور پر
آسمان حسن پر روشن ہین اختر سیکڑون

ای صبا آئی چمن مین جب کھلی بالون وہ گل
سنبل و ریحان نکھا ہین پیچ کیونکر سیکڑون

توڑ ڈالونگا یہ کہتا ہے ہمارا جوش اشک
ایک تو کیا ہون اگر سد سکندر سیکڑون

تیغ ابرو کھیچ کے کہتا ہی وہ ہر ایک سے
کاٹ ڈیے ہین مجکو اس تلوار سے سر سیکڑون

دیکھکے ساقی کی آنکھین اسقدر چھایا نشہ
پی لیئے گویا کہ ہمنے آج ساغر سیکڑون

خضر کی حاجت نہین ہمکو رہ تاتار مین
موئے گیسوی یار کی ہین اپنے رہبر سیکڑون

جاتی غیرو مین خوش رہی نہین پروا مجھے
دل کی خواہان ہین مری ای بندہ پرور سیکڑون

وصل کی شب کو خدا دی طول روز حشر کا
ہین بھرے ارمان میری دلکی اندر سیکڑون

لیلی و مجنون کا افسانہ ہے کل دو چار جز
ہین ہماری عشق کی قصے کی دفتر سیکڑون

میکدہ مین محتسب آنا نہ مستو نکی حضور
ورنہ ٹوٹین گے تمہاری سر پہ ساغر سیکڑون

کسکے مژگانکا تصور آج راجہ آگیا
چبھتے ہین دل مین مری نشتر پہ نشتر سیکڑون

ابہی شیخ و برہمن و خسرو صوفی کے بندے ہون — نہیں ہو جبتک ساقی سبحہ و زنار شیشے میں

کدورت اونکی دل میں لائے ہیں جو میری جانب سے — نہایت خاک بہر کی خوش ہوی اغیار شیشے میں

ہمکا ناہی اگر منظور جام جم بنا ساقی — کہاں تک لائیگا بہر بہر کے سو سو بار شیشے میں

غزل بہیجا منظور ہی اوس مست کو راجہ — جو ہو صناع تو لکہدو مری اشعار شیشے میں

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

خوف عقبا ہی نہ ہی خواہش دنیا دل میں — روز مولود سی ہے الفت مولاد دل میں

اک قیامت ہی خیال قد بالا دل میں — کسطرح فتنہ محشر نہ ہو برپا دل میں

میرے محبوب کے وہ نور کا جلوہ نکلا — نار سمجہے تہے جسے حضرت موسی ادل میں

چاک سی دامن یوسف کی یہ ہی صاف عیان — رنگہی حسرت و ارمان زلیخا دل میں

کوند جائے نہ کہیں برق جمال محبوب — سوچی سوچی یا حضرت موسی ادل میں

اسقدر حسن دو روزہ پہ نہو تم مغرور — ای بتو چاہئی کچہ خوف خدا کا دل میں

لو دہڑک کہتی ہو ہر ایک سے راز عاشق — سوچتے ہی نہیں تم اپنا پرایا دل میں

لیکے دل آپ نے کیون پہیر دیا سچ کہئی — ایسی تقصیر ہوئی کیا جو یہ آیا دل میں

ہم بہی معرسی کسطرح گرتہ پڑین غش کہاکے — سوچتی ہین یہی شتاق تجلا دل میں

شکر صد شکر نہو فضل و عنایات و کرم — کوئی رکہتا نہیں ہرگز ین منا دل میں

دِکہایا خوبیٔ تقدیر نے دریائے فرقت مین	نظیرِ موج مین ہم سنبہالی سے سنبہلتے ہین
عرض کیا اعتراضِ حاسدِ نادانسے ای راجہ	جو اہلِ فہم ہین میری غزل سنکر او چہلتے ہین

ایضاً

بہارِ گل ہے لا ساقی مے گلنار شیشے مین	دوبارہ دیکہ لین پہو لا ہو گلزار شیشے مین
دکہا رندونکو میخانے مین وہ دریا دلی ساقی	حباب آسا نکوئی عیب ہو زنہار شیشے مین
عجب گردش ہے یہ تہمتا نہین دور مین رندونکے	نظر آتی ہے ہمکو صورتِ پرکار شیشے مین
نظر آتی نہین ہمکو شراب اوس سمت کی ساقی	بنی سدِّ سکندر ہو چکی دیوار شیشے مین
یہ بندِ لا اوبالی طرفہ کف لائے ہین لی ساقی	مے خوش رنگ تہی یا صرعٔ کا آزار شیشے مین
بندہا مجہ رند کی دلمین خیال ابروِ ساقی کا	اوتاری شیشکو نسے یہ پری تلوار شیشے مین
پہٹے انگور دل کی یادِ خطِ مشک افشانسے	یقین ہے لائے ساقی مرہمِ زنگار شیشے مین
یقین ہے مستیونکی چال ہو لین کبک ایسا ہی	چلی گر دخترِ زر یار کی رفتار شیشے مین
بنے دامانِ تر رندونکی ساقی نوحکا طوفان	کسیکے بند ہے کیا چشمِ دریا بار شیشے مین
گئی اس حکمت سے شوقِ مے نوشی مین لازم ہے	اگر ہون دفن ستِ لاغر و بیمار شیشے مین
خیالِ سرو قدِ شمشاد بالا دلمین رہتا ہے	لگائی ہمنے اس ترکیب سے اشجار شیشے مین
تماشا ہے گلابی مین بہی ہو صوت نغز لحوانی	جو پوشیدہ کہسی بلبل کی ہو منقار شیشے مین

بہلا کس تقصیر پہ حق روٹھ گئی تہی راجہ ہے — ابہی پہر آئی کبہی تو کیا پائی دغا ہی اور کہین

بحر ہزج مثمن سالم

جنونکی ولولی ہین شہر سی باہر نکلتے ہین — تری دیوانی اور رشک پری صحرا کو چلتے ہین

ہماری طبع موزون اے حسینو طرفہ سانچا ہے — صفت مین جو پریونکی حسینون کا کہون شعر ڈہلتے ہین

کہان نشتر ہری تیر ہو ناگنی زلفونکا او قاتل — عراق اب ہر مہر یکی لئے عشاق چلتے ہین

کہلونو نہین یقین ہم تا ہی اوس بت کی جو مُنگہر یکا — تو دیکی نقد دل لڑکونکی صورت ہم مچلتے ہین

دروغ آمیز باتین وصل کی شب آپ کرتے ہین — ابہی اقرار تہا انکار سی اسکو بدلتے ہین

کسیکے چشم وحشی کے تصور مین جو رو تا ہون — ہرن کیطرح آنسو جو کڑی بہرتی نکلتے ہین

نہ پہنچا اپنا دست فکر اوس پستانکی مضمون تک — کف افسوس ملتے ہین کف افسوس ملتے ہین

جو باقی زیست ہے یہ رند لوگ احسان تا نینگے — عطا ہو خم کی خیر اک جام ساقی دور چلتے ہین

چراغ حسن پر شک آفتاب روز محشر ہے — تمہاری بزم مین دل شمع کیصورت پگہلتے ہین

بڑہائی ہو حسینو بال چہرے دونون زلفونکو — ڈسینگے کسیکے دلکو یہ جو کالی ناگ پلتے ہین

وصال ایکدن ہوا حاصل نہ اوس دریا خوبی کا — مثال شعلہ عاشق آتش فرقت مین جلتے ہین

نصیحت سے نہ ای ناصح دماغ اپنا پریشان کر — ہوئے ہین آشفتہ سر اوس زلف کے کب وہ سنبہلتے ہین

ہمین ثابت ہوا ای خوش قد وسلیٹ بخدا تُنسے — ریاض حسن مین شمشاد کی بہی سیر ٹہلتے ہین

پھیر لائین کوچۂ جاناں سے بہکا کے ہمین
دوستونکی صحبتین عوضِ بیابان ہو گئین

یادِ دندان مین وہ موتی اشک کی برسا دیے
دونون آنکھین اپنی رشکِ ابرِ نیسان ہو گئین

ای فلک ہاتھون سے تیرے اب نکل سکتا نہین
حسرتین دلمین رہے مر محبوسِ زندان ہو گئین

وصل کی شب یار کے آنے سے راحت بیشتر
دلمین کیا کیا لذتین آ آ کے مہمان ہو گئین

بحر متقارب اثلم اثرم

ہمپر غصہ ای مہِ تابان مہر و وفا ہی اور کہین
جانے نکے طالب ہمسے ہو دل اپنا دیا ہے اور کہین

زلفونکا سودائی سمجھ کے پیچ کی باتین کرتے ہو
صورتِ شانہ کبھی تو کیا دل الجھا ہی اور کہین

آج کی شب انکار اسی سے وصل کا ہمسے ہوتا ہے
جانیکا ای جانِ جہان اقرار کیا ہی اور کہین

تجکو او بت کعبۂ مقصد روزِ ازل سے سمجھے ہین
کیسے تیری قدمونکی سوا سر اپنا جھکا ہی اور کہین

شکوہ بیجا غمزہ بیجا گالی جھڑکی ہمپر ہے
پیار کی اور اخلاص کی باتین ناز و ادا ہی اور کہین

چیں بزبان وہ رہی ایسا شعر پڑھا جب مطلب کا
ہنس کے کہا سرقہ ہی یہ مضمون سنا ہے اور کہین

جوشِ جنون سے چین نہین اور شکلِ پری دیوانونکی
جیب و دامن ہاتھونمین اور بندِ قبا ہی اور کہین

کیون نہ ہماری بلبلِ دلکو سیرِ چمن سے نفرت ہو
فرحتِ جان ہو جسسے وہ گل ای بادِ صبا ہے اور کہین

دیر و حرم کیا عرشِ برین تک مومن کافر ڈھونڈھ آئے
شاید اپنا وہ ہرجائی جا کے رہا ہے اور کہین

بھولکے بھی بندیکے گھر آنا یاد نہین ہے صاحبکو
مجھسے زیادہ کبھی تو کیا لطف ملا ہے اور کہین

خانۂ دل کو اگر کہتی پرستان ہے بجا
کیسی کیسی صورتین اس گہر مین مہمان ہوگئین

واہ ری تاثیر نورِ جلوۂ حسنِ صنم
پتلیان پریان بنین آنکہین پرستان ہوگئین

استغفر اللہ رشکِ گل کی کہائی ہین جو پہلونکی گل
اپنی ہاتہونسی خجل پہلونکی چہریان ہوگئین

بزم مین دیکہا جو آنکہونسی تماشائی جمال
پتلیان دونون بلا گردانِ جانان ہوگئین

اچہی اچہی صورتونکی اپنے دلمین نقش ہین
تہین جو پریان سب وہ تسخیرِ سلیمان ہوگئین

یاد رہین جو وہ یاقوتِ لب آئی ہمین
لعل آنسو ہوگئی آنکہین بدخشان ہوگئین

ٹپکین جسدم صفِ مژگان مین کالی وردیان
صبر و ہوش و عقل کی فوجین پریشان ہوگئین

جسطرف نکلی نظر آئی پریرونکے غول
لکہنو کی سبکی سب گلیان پرستان ہوگئین

اک سرِ مو وصفِ زلفِ یار ہو سکتا نہین
شاعرونکی کسقدر فکرین پریشان ہوگئین

اب چمن مین جائینگی اوڑ اوڑکی بلبل کسطرح
قمچیان سر بندِ دیوارِ گلستان ہوگئین

دشتِ وحشت خیز مین کلیان قبا کی الجہونگی
صاف دستارِ سرِ خارِ مغیلان ہوگئین

گلشنِ ایجاد مین کیا ای جنون آئی بہار
انگلیان جیب عاشق چاکِ گریبان ہوگئین

غافلو بیجا ہین اندازِ فصاحت پر غرور
خوش گیونکی بستیان شہرِ خموشان ہوگئین

طوطیِ نالہ جو اپنا زمزمہ پیرا ہوا
محو کیا کیا عندلیبانِ گلستان ہوگئین

دیکہکے آئینۂ رخسار تیرا بزم مین
اچہی اچہی صورتین ای یار حیران ہوگئین

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

تری گلی مین جو پہولونکی بدہیان دیکہین
نہ سراوٹہاکے کبہی سوے گلستان دیکہین

کہا جو اوسنے کہ دل بہجتے ہین ہم اپنا
تو ہنس کے بولی چہپا آئے ہو کہان دیکہین

الٰہی پہولین پہلین نونہال گلشن حسن
کبہی نہ خواب مین بہی آمد خزان دیکہین

ملی ہمین جو تصور کیے دو زمین اوماہ
زمین پہ بیٹہی ہوے حال آسمان دیکہین

کبہی پہنسائین گے حلقے مین دام الفت کے
تمہاری کانکی بالی کی مچہلیان دیکہین

نہ مثل سوج ہون بیتاب بحر فرقت مین
کبہی جو یار کے بازو کی مچہلیان دیکہین

تمہاری یاد مین رونے سے ہی یہ عشق ہمین
ہنسی نہ آئے اگر کشت زعفران دیکہین

نظر جو آئے کسی گل کا ہمکو سبزۂ خط
تمام عمر نہ سعدیکی بوستان دیکہین

بس اب تو ہمکو بہی نفرت ہی اوسکے آراجہ
چلین نہ راہ اگر پانو کا نشان دیکہین

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

فرقت دلدار مین آنکہین جو گریان ہوگئین
بوندیان اشکونکی اپنی رشک طوفان ہوگئین

بارہ برکیا اوسکی مژگانونکی چہریان ہوگئین
اسقدر چاپا لہو قتال دوران ہوگئین

بوسۂ رخسار پر زلفین پریشان ہوگئین
خیر ہو کالی بلائین دشمن جان ہوگئین

جب ہوئی روشن جو انجم اوٹہ اوٹہ کر سبگل کردے
آندہیان بہی دشمن گور غریبان ہوگئین

دیکھی دل او سے اے ناصح ناداں ہم تو — اب نصیحت کو تری دھیان میں کب لاتے ہیں

لو خدا حافظ و ناصر نہ بلائیں گے کبھی — اسقدر آگے یہاں آپ جو گھبراتے ہیں

دل لگی کو ترے گلدستے سینے دونوں ہاتھ — تیری چہلونکی ہم اسواسطے گل کھاتے ہیں

دل لگی ہاتھونسے شب ہجر صنم میں راجہ — چین اک لحظہ بھی واللہ نہیں پاتے ہیں

بحر متقارب مثمن سالم

ان آنکھوں کا عاشق بنا چاہتا ہوں — محبت کا ساغر پیا چاہتا ہوں

نہ راحت نہ درد و بکا چاہتا ہوں — فقط مرضیٔ دلربا چاہتا ہوں

شب وصل میں تمسے کیا چاہتا ہوں — جو ہے حال دل وہ کہا چاہتا ہوں

گریباں میں میری جو دست جنوں ہے — کسی گل کی شاید قبا چاہتا ہوں

نہ اوٹھیں گے مجھ زار سے ناز علیسے — خدائی جہاں سے شفا چاہتا ہوں

نہ اکدم جدا ہونگا ہوں سے میرے — تجھی دلسے ای دلربا چاہتا ہوں

تڑلتا جو نالوں سے ہوگا شب ہجر — فلک یہ کہیگا گرا چاہتا ہوں

رہیں بندگان خدا شاد و خرم — کسی شخص کا کب برا چاہتا ہوں

اگر ہے یہی عشق لیلی وشوں کا — کوئی دم میں مجنوں بنا چاہتا ہوں

فن عشق میں قیس و وامق سے راجہ — بڑھا چاہتا ہوں بڑھا چاہتا ہوں

ایک دل کیا ہی لاکہ دل ہون اگر
اک حسین دوسرا نہین تجسا
جہین کے تخت کو سلیمان سیے
اپنی نالون کا سیے مقام بلند
عقل ہو گر تو کافر و دیندار
اوسکے عاشق کا دل پہنسا ہو گر کیا
عمر بہر ترک آشنائی کا
جہوٹی باتون کو ہم نہ مانین گے
ہم خزان سیے نہ اوسکے صدمے تہے
ہمسے ملجائین وہ تو اپے راجہ

تجہپر اپے جان جان نثار کرین
کسطرح ہم نہ تجکو پیار کرین
اوس پری رو کو ہم سوار کرین
بلبلین زمزمے ہزار کرین
مذہب عشق اختیار کرین
بلبلونکو یہ گل شکار کرین
قول لین ہمسے وہ قرار کرین
اونسے کہتی جو اعتبار کرین
یاد کیا موسم بہار کرین
منتین ہم ہزار بار کرین

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

کیا ہوا دل جو فرشتونکے دہلجاتی ہین
ہفت افلاک بہی ان نالونسے تہراتے ہین
شکایت جو کبہی کی تو نہ فرماتی ہین
آپہی دیتے ہین دل آپہی پچتاتے ہین
آپ غیرونمین نہ او ٹہکے چلی جاتی ہین
ہم یہان ہم درد دیوار سے ٹکراتے ہین
بوسہائی لب جان بخش جو ملتے ہین ہمین
غیر جلتے ہین اسی رشک سے سم کہاتے ہین

آہ گر کھینچون خیالِ ردِ آتش ناک مین | آگ لگ اوٹھے یقین ہی خیمۂ افلاک مین

رہتی ہی پچھین جو اس گنبدِ افلاک مین | چین سی سوتی ہین وہ زیرِ زمین اخاکمین

وہ نہین آتا ہی نفرت سی ہون جسکی تاکمین | اشتیاقِ وصل دم لایا ہے میرا ناکمین

ای صبا تجبی دماغ اپنا بنا ہی عطر دان | عطر گلکی آئی ہی کس سے بگلکے تو پوشاک مین

منعمونکو دولتِ دنیا پہ ناحق ہین غرور | خاک کے پتلے ہین ملجائینگے آخر خاکمین

جو گرفتار اسکی گردشمین ہی وہ بیہوش ہے | دورِ ساغر کا ہی عالم گردشِ افلاک مین

باغمین جاتا ہی جب وہ ہوکے گلگون پر سوار | بلبلین پھنستی ہین آکے حلقۂ فتراک مین

ہین جو فون کشتہ رنگِ طلائی سیکڑون | ہی اثر اکسیر کا کوئی صنم کی خاک مین

کسلئے ملتا نہین ہی عاشقِ بیدل سی یار | بدگمانی کا عبث ہی خوف عشق پاک مین

سیکڑون سینے ہے چھگنا ہونگی ہین لاشی ہر طرف | پاؤن رکھنی کی نہین جا کوچۂ سفاک مین

جسکی خوشبو پہ تیری لاکہ صدقے عطر ہون | عطر ای گلرو عبث ملتا ہی تو پوشاک مین

کیون نہ بولی غیر اوس کو جھین مجکو دیکھکے | ہو نکلنی کی ہوتی سی ہے خصلت سگِ بیباک مین

ہردو دل رہتا نہین اوسکو لگا گر کوئی | یہ اثر رکھا ہی اوس بت کی گلی کی خاک مین

بحر خفیف مخبون مقصور

آنکھیں اپنی جو انتظار کرین | خواب مین بھی خیالِ یار کرین

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

فاعلاتن مفاعلن فعلاتن

...یخوار ہی شراب کو پی کے ہوئی ہمین مست
راجہ ہمین بھی نشۂ عرفان ہی اندنون

الیضا

آنکھین بچھی ہین قمریونکی راہ یار مین
سرو چمن گھڑے ہوئے ہین انتظار مین

بلبل کی زیست تلخ تھو گی بہار مین
گل کو نہ دیکھا جایئے گا پہلوے خار مین

جاتا ہون دوڑ دوڑ کے کوے نگار مین
افسوس دل نہین ہی مرے اختیار مین

قمری کی طرح عشق مین اوسکی ہون نعرہ زن
قاتل بنا ہے سرو جو تیرے کنار مین

شان کریم صحن چمن سے ہے آشکار
گلچین کا ہے دماغ فلک پر بہار مین

پیری مین کسکو لطف جوانی نصیب ہے
کیفیتین کہان وہ نشے کی خمار مین

آنکھین کھلی رہین ہین سحر تک ستارہ سان
باندہی ہی ٹکٹکی جو ترے انتظار مین

وہ گاہ گاہ کی بہی ملاقات ترک ہے
فرق آگیا ہے یار کے قول و قرار مین

پڑتی ہی یون مری دل وحشی پہ وہ نگاہ
چلتا ہی تیر جیسے ہرن پر شکار مین

کم ہے کچھ تمہاری پسینے کی بو نہین
ناحق یہ عطر ملتے ہو پھولونکے ہار مین

جسنے پیا وہ زندۂ جاوید ہو گیا
آب بقا ہے کیا ترے خنجر کی دہار مین

راجہ رہی حسینون مین بیگانہ وار ہم
اک آشنا ہوا نہ ہمارا ہزار مین

بحر رمل مثمن مقصور

کام کسکا ہے جہا مین ہی اوسی پر موقوف
چلتے دیکھا کبھی خنجر کی جگہ تیر نہین

اوسنے کسروز کہا تہا کہ گرفتار ہو تو
اپنی شامت ہی تری زلف کی تقصیر نہین

داغ کہانیکا ارادہ دلِ بیمار نکر
قرصِ کافور نہین قرصِ طباشیر نہین

دسیکے دم جب اوسی جا ہو نگا لگا لاونگا
ناموافق مری تدبیر سیے تقدیر نہین

نہ وہ آتا ہی مری پاس نہ مین جاتا ہون
عشق مین جذبہ نہین حسن مین تاثیر نہین

آتشِ عشق سیر راجہ دلِ بیتاب جلا
خاک جبتک کہ نہ سیماب ہوا اکسیر نہین

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

آنکھونسے زلفِ یار جو پنہان ہی اندنون
کیسا دماغ اپنا پریشان ہے اندنون

مسی لگاکے کہاتی ہو پان آجکل بہت
شب خون ہو گا گرہی سامان ہے اندنون

آنکھونکے سامنے رخِ رنگین یار ہے
چھپے مین اپنے سیرِ گلستان ہی اندنون

کس مہ جبین سے کے عشق نے دیوانہ کر دیا
پھٹتا کتان کیطرح گریبان ہے اندنون

اولٹی نقاب رخ سے کس آئینہ رو نے آج
سکتا کسیکو ہی کوئی حیران ہے اندنون

شہرہ ہے مصر مین تری حسن و جمال کا
شرمندہ بھی یوسفِ کنعان ہے اندنون

شبنم کیطرح کو نسے عاشق نے رو دیا
وہ گلبدن کمال ہی خندان ہے اندنون

پھر اپنے گہر کو آگ لگاتی مین رشک سے
گہر مین ہمارے یار جو مہمان ہے اندنون

کوچہ یار ہے مقام اپنا
سیر باغِ بہشت کرتے ہین

کسقدر خوبتون کو ظلم کی سے ہے
کچہ خدا سے نہین یہ ڈرتے ہین

بال کہولے ہین کسنے چوٹی کے
کیا پریشان دن گذرتے ہین

بنیک بہی بات کہ نہین سکتے
بدمزاجی سے اوسکے ڈرتے ہین

یاد کیجے جو کچہ کہ وعدہ سے ہے
مرد جو کہتے ہین وہ کرتے ہین

راجہ راضی جو پیرِ میکدہ ہو
دخترِ رز سے نکاح کرتے ہین

بحرِ رمل مثمن مخبون مقصور

ایک مدت سے موافق بیتِ بی پیر نہین
نالہا سال سے فریاد مین تاثیر نہین

ہاتہ قبضے سے ہے پہ قاتل کے دہرا رہتا ہے
ایکدم چہوٹتی اوس شوخ سے شمشیر نہین

جو ورق اپنے مرقع کا ہے لاثانی ہے
کسی تصویر سے ملتی کوئی تصویر نہین

گرد رہتے ہین شب و روز پریرو لڑکے
کون کہتا ہے کہ دیوانونکی توقیر نہین

نقل سے اصل کا جوہر نہین پیدا ہوتا
سونگہ کر دیکہلے خوشبوئے گلِ تصویر نہین

تیری دیوانونسے ایسے روان کیا نسبت
طوقِ قمری کو ملیسّر ہے تو زنجیر نہین

اہلِ جوہر جو ہوا چاہئے تو آراستہ ہو
ترشے جب تک نہ قلم قابلِ تحریر نہین

کونسی بات تمہاری ہے نہین جسمین طنز
دل دکہاتا ہے مری جان تقریر نہین

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

فوق آہ آتشین سے برق کو دشوار ہے
دیدۂ تر کا حریف غالب ابر تر نہین

واثق و فرہاد و مجنون کا زمانہ ہو گیا
کوئی فن عشق مین راجہ سے بہتر نہین

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

اچھا کیا جو منہ کو چھپایا نقاب مین
سو سو طرح کی لطف ہین تیرے حجاب مین

کیا نسبت اوسکو روے کتابی سے یار کے
جوہر کہان یہ آینۂ آفتاب مین

ای بحر حسن جب سے نہایا ہے اوسمین تو
دریا نہین سماتا ہے چشم حباب مین

زلف رسا کی طرح سے بل کہا رہین ہین آب
کوتاہی ایسی کیا ہوئی ہمسے جناب مین

اوس شوخ پردہ دار کو ممکن نہین حجاب
پوشیدہ برق ہو نہین سکتی سحاب مین

مانگا جواب نامہ جو قاصد نے یار سے
سو گالیان ملین اوسے خط کی جواب مین

راجہ کسی غرض سے جو خود رنج مول لے
دلکو لگاکے جانکے ڈالے عذاب مین

بحر خفیف مخبون مقطوع مسبغ

اوسکی کوچے سے جب گذرتے ہین
پاؤن سر کش ادب سے دہرتے ہین

رگ جان پیچ و تاب مین ہے یہان
بال بکھرے وہان سنورتے ہین

ساقیو بے خبر کہان ہے تو
موسم گل کے دن گذرتے ہین

کون دیوانہ آئے گا لڑکے
جھولیان پتھرونسے بہرتے ہین

...ت مسیدہی جو کیجئے اون سے — ٹیڑہیان سیکڑون سناتی ہین
...م واندوہ وحزن ورنج وملال — دیکہکے تجکو بہاگ جاتے ہین
...یکہکی اوس دہن کو ہونکے تنگ — کہیے دیتے ہین ہم سو جہاتے ہین
...دوہین شبنم کیطرح قسمت کو — غنچے کیا خاک مسکراتے ہین
...وبروہی ہین کوئی جادوگر — روتے انسان کو ہنساتے ہین
...سے جنون فصل گل قریب آئی — جسم کو کپڑے پہاڑے کہاتے ہین
...سے خوشا حال اونکا جو راجہ — اوسکی محفل مین بار پاتے ہین

بحر رمل مثمن مقصور

...نقش الفت کا تری کس صفحۂ دل پر نہین — کوئی شے دنیا مین قسمت سے تری باہر نہین
...باز رہتا ...ت کوئی ہی وہ مہ پیکر نہین — کسطرح سمجہا مین شیشہ ہی یہ دل پتھر نہین
...فتۂ خوابیدہ وہان بیدار ہوتی ہین مدام — کونسا دن ہی جو کوئے یار مین محشر نہین
...ین وہ میکش ہون کہ ون اکدم مین خالی خم کے خم — یہان تسلی بخش خاطر شیشہ وساغر نہین
...جوڑنا دشوار ہی اسکو سمجہ کے توڑنا — رشتۂ الفت ہی پیارے رشتۂ گوہر نہین
...قطب ساں محفوظ گردش سی رہا کرتی ہین ہم — چرخ کی مانند اپنی پاؤن مین چکر نہین
...خدا کی فضل بت ہو نہین ہین آشنا — کام آتا عاشقی کی فن مین زور زر نہین

پاس اوسکی کبھی جو جاتے ہین
ہنسکے کہتا ہے آپ آتے ہین

مایلِ چشمِ یار ہون آہو
میری نظرون مین کب سماتے ہین

جانتے ہین کہ مفت ہی لیے لین
جو خریدار دلکے آتے ہین

اوسکی آگے جو چال چلتی ہین کبک
ٹہوکرین ہر قدم پہ کہاتے ہین

آئی نیند اوسکی جاتی رہتی ہے
اپنا قصہ جسے سناتے ہین

دیکہین کسپر گراتے ہین بجلی
مسکراتی ہوئے وہ آتے ہین

بہول جاتا ہون صدمہای فراق
آپ جسوقت یاد آتے ہین

مین تو انسان ہون فرشتے تک
حسن کا سب فریب کہاتے ہین

تم گلونکو سکھاتے ہو ہنسنا
نالے بلبل کو ہم سکھاتے ہین

منعمونسے عبث ہے چشم امید
وقت پر آنکہ یہ چراتے ہین

شیفتہ ساعدونکا جان لیکے وہ
آستین ہر گھڑی چڑہاتے ہین

کوچہ یار کی زمین تو نہو
خود بخود پاؤن لڑکھڑاتے ہین

انِ بتون سے پناہ دی اللہ
دلکو کس کسطرح جو کہاتے ہین

حال دل سچ کہا تو بولے آپ
جہوٹی باتین عبث بناتے ہین

اپنے گہر جائین واعظونسے کہو
کیون یہ بک بک کی جان کہاتے ہین

شرم و حیائے یار کا کیا کیجے بیان
آتا کبھی حجاب سے بیرونِ در نہین

حد سے زیادہ ناز خوش آتی نہین ہمین
کہئی تو منصفی یہ ہے ہماری جگر نہین

باندہین گی کسکے کسکو یہ عاشق سے قتل پر
معشوق لوگ جتنے ہین اونکی کمر نہین

گلشن سے بلبلونکو نہ ای باغبان اوڑا
تیرا تو کچھ بگاڑتی یہ مشت پر نہین

گلچین کی کسطرح دلِ نالان کی حسرتین
سب سے رہی ہین فتنہ مگر بیخبر نہین

کوئی نہین ہے جسنے اوٹھایا ہو داغِ عشق
غافل تمہاری فکر سے جن و بشر نہین

اس گلشنِ جہان مین ہزارون ہین خوبرو
اوس گل سا نازنین کوئی نازک کمر نہین

ای ناصحِ شفیق یہ ہے اپنا اعتقاد
جسکو نہ عشقِ حسن ہو ہرگز بشر نہین

بیمارِ چشمِ یار کو نرگس سے کیا غرض
یہ وہ دوا ہے جسمین شفا کا اثر نہین

ہر اک سخن کو قند مکرر بنا دیا
شیرین دہانِ یار سے تنگ شکر نہین

ملکِ سخن مین ہو گئی ایسے دقیقہ سنج
اورون پہ اعتراض ہین اپنی خبر نہین

دیکھا ہوا ہے سب یہ نشیب و فراز دہر
راجہ کو راہِ عشق مین خوف و خطر نہین

بحر خفیف مخبون مقطوع مسبغ

باغ مین جب کبھی وہ جاتے ہین
چہرۂ گل سے رنگ اوڑاتے ہین

گاہ گاہ اوسکو کھینچ لاتے ہین
نالے کیا کیا اثر دکھاتے ہین

ڈہونڈا ہی لامکان بہی غیب دانونکی خیال — آجتک رازِ دہن ہرگز عیان ہوتا نہین
مثلِ تصویرِ خیالی اپنی آنکہون مین پہرے — حیف ہی تارِ نظر موِ میان ہوتا نہین
سرکشونکی ظلم سی حسرت زدونکو خوف کیا — سبزہ تصویر پامالِ خزان ہوتا نہین
سچ ہی راجہ حسرتِ عمرِ دو روزہ سے لیے — کون اس مہمان سرا مین میہمان ہوتا نہین

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

کسدن تمہاری کوچہ مین اپنا گذر نہین — کس رات آپکی پسِ دیوار و در نہین
باز آئی یار ہمکو بہی اب دردِ سر نہین — ایک بوسہ مانگ لے پہ ہی دو دو پہر نہین
مانندِ قدِ یار جہان مین شجر نہین — سیبِ ذقن سا باغ مین کوئی ثمر نہین
خط بہیجون کسطرح سے کوئی نامہ بر نہین — انسان تو کیا فرشتہ کا بہی وہان گذر نہین
دو چار دن سے یار جو آیا نظر نہین — کس کس طرف گئی او سے ڈہونڈہا کدہر نہین
رکہتا ہی انتہا کا تلون مزاجِ یار — اقرار شام کو جو کیا تو سحر نہین
جاتا ہون بیقراری دل سے جو بار بار — تنگ آکی بول اوٹہتی ہین کیا تیرا گہر نہین
مریخ چرخ کانپتا ہے تیرے نام سے — تجہسا کوئی زمانہ مین بیدادگر نہین
کب تک جفا و جور سہین ای ستم شعار — ایوب کیطرح سے ہمارا جگر نہین
او ترک تیری تیغِ تغافل کے سامنے — وہ کونسی گہڑی ہی جو سینہ سپر نہین

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

ولتِ دنیا کی اللہ غنی حرص دہوا — یوسفِ کنعان عزیزِ کاروان ہوتا نہین

د سکے جو دلمین ہے آنکھو نسی تہ ہو کیونکر عیان — راز کوئی رازدار دسی نہان ہوتا نہین

ون کہتا ہی نہین رُسل و رسایل یار سے — کب نہین آتا ہی نامہ کب وان ہوتا نہین

ہوشیاری ہے سمجھنا دہر کو غفلت سرا — یہ نفیر خواب سی کسدن عیان ہوتا نہین

وتِ مبرم ہی کلام سخت غیرت دار کو — اندمالِ زخمِ شمشیرِ زبان ہوتا نہین

ی حسینو نکبس دل جسطرح چاہو مول لو — عشق کی بازار کا سوداگران ہوتا نہین

عاشق و معشوق کا مشکل ہی رہنا یکجا — شاخِ گل پر بلبلونکا آشیان ہوتا نہین

ہمصفیر وہی عجب آتش قدم بادِ سموم — باغ جلجاتا ہے سارا اور دہوان ہوتا نہین

چل سکی کیا نفسِ اَمّارہ زورِ انسان کا — عہدہ بر کوئی قوی سی ناتوان ہوتا نہین

آفرین شاباش ای نالی گرا دی آسمان — بی پچھاڑی دیو کامل پہلوان ہوتا نہین

دستِ جانا مین ہے طرفہ نگارِ دزدِ حنا — دل چرا لینے مین خوفِ پاسبان ہوتا نہین

غیر ممکن ہی کہ اعلیٰ پر ہو ادنیٰ کو فروغ — دستۂ گل روشِ باغِ جنان ہوتا نہین

جلوۂ عشقِ حقیقی جب سی ہے مدِ نظر — مائل حسنِ بتِ نا مہربان ہوتا نہین

قیدِ وحشت سی پری پیکر نہ کیون آزاد ہون — چاند گیسے کا کبھی طوقِ گران ہوتا نہین

وصل مین ہم لوٹتی ہین دولتِ حسنِ حبیب — دوستونکا زر نصیبِ دشمنان ہوتا نہین

لایا حرم سے عشقِ صنم دیر کی طرف ‏ ‏ کس منہ سی پھر کے جاؤن خدا کی مکان مین

اپنی نیاز مندی سے کرتے ہین سب غرور ‏ ‏ آیا ہے بار ہا یہ مرے امتحان مین

اوس رنگِ گندمی کا ہی بازارِ حسن گرم ‏ ‏ برباد جو فروش نہون کیون جہان مین

راجہ کو فارسی ہین نہ ترکی مین ہی ملا ‏ ‏ جو کچھ ملا ہے ذائقہ اردو زبان مین

بحر رمل مثمن مقصور

نظم کب وصفِ لبِ شیرین بیان ہوتا نہین ‏ ‏ آسمانِ فکر کب شکر فشان ہوتا نہین

شعرِ بیمعنی پسندِ رمز دان ہوتا نہین ‏ ‏ صاف اگر معنی نہون لطف بیان ہوتا نہین

سیکڑون مرتی ہین کم جورِ بتان ہوتا نہین ‏ ‏ دل ہین پتھر کی کبھی کچھ پاسِ جان ہوتا نہین

عدل کیون او ثانی چنگیز خان ہوتا نہین ‏ ‏ کس لیئے ہمرتبہ نوشیروان ہوتا نہین

گوشہ گیرونکو بھی عافیت اگر ممکن نہین ‏ ‏ کیون نشانہ تیر کا زاغِ کمان ہوتا نہین

الجھون ہوتی ہین تجھسی روز یہ جلادیان ‏ ‏ دلمین کسدن ماتمِ صبر و توان ہوتا نہین

الجھون ہمراہ اشکونکی روان ہو آہ بھی ‏ ‏ لوگ کہتے کہ لشکر بی نشان ہوتا نہین

سرمہ منظورِ نظر کسدن نہین اوس یار کو ‏ ‏ قتل کب تیغ نگہ سے اصفہان ہوتا نہین

ای مہ بیمہر وہ چالاک ہی رخشِ جنون ‏ ‏ جسکی شبدیزِ فلک بھی ہمعنان ہوتا نہین

ہی سی کچھ مطلب نہین ہون تشنہ دیدارِ یار ‏ ‏ مین کبھی ہشت کش پیر مغان ہوتا نہین

فاش پردہ کسطرح ای دل زلیخا کا ہوا — چاک دامن مین ہی یوسف کے گریبانمین نہین

عکس مژگان جان انکو ای دل وحشی مزاج — بال یہ آئینۂ رخسار جانان مین نہین

ویسی ہی جن پری ہین ویسی ہی انسان ہین — اک سلیمان ہی فقط ملک سلیمانمین نہین

غیر کو آنی نہ دیگی پاسبان کوئی دوست — دخل ابلیس لعین کا باغ رضوانمین نہین

قلس کہتا تہا الہی موت کی صورت دکہا — مصحف رخسار لیلی اب دبستانمین نہین

کیون نہ ہر دم تازگی بخشی دل احبابکو — اب کوئی مضمون کہنہ اپنے دیوانمین نہین

اب فقط راجہ ہی مین عشق وجنونکی رونقین — بیستونمین کوہکن مجنون بیابانمین نہین

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

حور و پری خوب حسن مین یوسف سی شانمین — شہرت ہی میری یار کی دونون جہانمین

شیرین زبان وہ یار ہین تیری بیان مین — رطب اللسان ہر ایک ہی جسکا جہانمین

قدرت خدا کی آئی وہ میری مکانمین — آنکہونسی دیکہا جو نہ کبہی تہا گمانمین

نالونکا میری شور جو پہنچا ہی کانمین — کہتی ہین وہ کہ صبح ہنسکا کیا جہانمین

دلمین خیال ہین جو حسینونکی بیشمار — پریونکی جہگٹی ہین ہماری مکانمین

پہنچی عدم کو عاشق جان باز و باوفا — تیغ اپنے ہاتہ کیجی صاحب میانمین

سرگرم ہی جو دعوت مہمان ہین آسمان — گردی ہین مہر و ماہ گدا اسکی خوانمین

غوطے بازی کا عبث عشق ہوا ہی تمکو
بیٹھ جایئے نہین چاہِ ذقن دریا مین

ڈوب کے بحر مین جو مردمِ آبی دیکھے
یاد آئی مجھے یارانِ وطن دریا مین

ہاتھ بہوریکی تلے رکھکر وہ جبدم تیرے
نظر آیا شجرِ سیبِ ذقن دریا مین

رخِ پر نور کے پرتو سے ہی خورشید حباب
موج ہر ایک ہی سورج کی کرن دریا مین

عین گریہ مین اون انکھونکا تصور آیا
پانی پینے کو لیئے آئی ہرن دریا مین

غسل فرمائی اگر شبکو مرا غیرتِ شمع
سمجھین گرداب کو مردانہ لگن دریا مین

اسقدر اشک ہمارے جو نہ طوفان لائے
نوح کو ہوتے نہ یہ رنج و محن دریا مین

جوشِ گریہ سے ہو کیا مردمِ دیدہ کو خطر
مچھلیونکا نہین گلتا ہی بدن دریا مین

ڈوب مرنے پہ بھی انسانکو ملیگا مدفن
دہنِ گور ہے مچھلی کا دہن دریا مین

مچھلیان دامِ بلا جانین اسیر ای زراجہ
کھولدے زلف جو وہ صید فگن دریا مین

بحرِ رمل مثمن مقصور

اک سرِ مو نقص اوسکی زلفِ پیچان مین نہین
یہ شکن چین مین یہ خم سنبلستان مین نہین

سرخیِ لب سے پری لعلِ بدخشان مین نہین
جو چمک دانتون مین ہی دریا غلطان مین نہین

کیا ہوا گر انس و جن ملکِ سلیمان مین نہین
جب سلیمان آپ ہی قصرِ ایوان مین نہین

غیر کا نام و نشان تک کوچۂ جانان مین نہین
مژدہ ایدل کوئی کانٹا اب گلستان مین نہین

ایضاً

دُرِ دندان ہون اگر عکس فگن دریامین
پہنکے گلی جو مرا غنچہ دہن دریامین
آہوی چشم ہوجن عکس فگن دریامین
جبکہ ہنستا ہی تو او غنچہ دہن دریامین
اوس گل تر کی جو دہو یا ہی بدن دریامین
زلف و چشم اوسکی نہین سایہ فگن دریامین
دیدۂ یار جو مین سایہ فگن دریامین
رخ رنگین ہو اگر سایہ فگن دریامین
زلف جانانکی جو یاد آی شکن دریامین
گل نہانیمین تری زلف جو آئی منہ پر
باتین ہنس ہنس کی کین دم غسل جو اوس یار نی ہنسکر
گل ہزارون ہین کہلین غنچے ہون جانبازونکے
گرد اوس بحرِ لطافت کی نہ کسطرح پہرون
ہات تہوری یہ ذرا رکہکے لگاؤ غوطہ

ہر صدف کہولگی رہجائی دہن دریامین
باغِ جنت کی ہون ہمرنگ چمن دریامین
سبزۂ سبز ہونگی نظر آئین ہرن دریامین
نظر آتا ہے ہمین لطفِ چمن دریامین
نظر آتا ہی ہمین لطفِ چمن دریامین
شکنانی لئی آئی ہین ہرن دریامین
صید کرتے ہین نہنگونکو ہرن دریامین
غنچہ لبونکو ہون گرداب چمن دریامین
دلِ دیوانہ کو موجین ہوئین رسن دریامین
صاف معلوم ہوا چاند گہن دریامین
درنی غنچۂ نسرین و سمن دریامین
پہنی عیر و نسی لڑا و غنچہ دہن دریامین
پایا گرداب سی گردش سہیلن دریامین
یہ بجای یہ کہین سیب ذقن دریامین

کبھی بھولیسی میری پاس جو آجاتی ہین
ایکدم بیٹھ کے سو فتنے اوٹھا جاتی ہین

ہم وہ ہین مست جو می پینے پہ آجاتی ہین
خم کے خم محفلِ ساقی مین چڑھا جاتی ہین

حضرتِ دل طرفِ زلفِ دوتا جاتی ہین
دیکھنی کشمکشِ دامِ بلا جاتی ہین

تم سنو یا نسنو جو ہین تمہاری عاشق
درِ دولت پہ وہ غل روز مچا جاتی ہین

کیون نہ دنیا سی ہو آباد سوا ملک عدم
وہان سی کم آتی ہین اور یہان سی سوا جاتی ہین

ایسا کاہیدہ ہوا قیس ہوا کی جھونکے
تجکو مانندِ پرِ کاہ اوڑا جاتی ہین

کشتۂ ناز کی مرقد پہ طیورِ گلشن
پھول لالا کی ہزارون ہی چڑھا جاتی ہین

ہوگی سب بے پردہ تجلّی جمالِ محبوب
درِ دولت پہ جو مشتاقِ لقا جاتی ہین

نغمہ طوطی نالہ کو مری سن سنکے
باغ مین مرغِ چمن وجد مین آجاتی ہین

اجنون خارونکی گڑی ہین زبانمین کانٹے
سیکڑون دشت کو جو آبلہ پا جاتی ہین

اسقدر شوق لقائی زخم گیسوی کمند
کہ جتنہ پا ہین ہر صبح و مسا جاتی ہین

انمین غنچہ و گل ہونگی ہزارون پامال
دیکھو کس ناز سی وہ نامِ خدا جاتی ہین

بعد و ساقی سی پہنچ جابہ کہ خوبانِ جہان
دیکھنی باغ مین ساون کی گھٹا جاتی ہین

سر زمین کوچۂ قاتل کی ہی مسلخ سی سوا
جو وہان جاتی ہین مشتاقِ قضا جاتی ہین

ورنہ دلکو ہی نہ ظرف بلا ای راجہ
اسمین دریا کئی قلزم سی سما جاتی ہین

یاد آتی ہین وہ یارانِ وطن کی صحبتین — واہ کس بستی سی آئی کس خراب آباد مین

تہک گیا ہون ای تلاشِ جستجوئی قدرِ یار — حکم ہو تو بیٹہ جاؤن سایۂ شمشاد مین

پاؤن پر گرتی ہی او قاتل گری برقِ نگاہ — خیر باشد یہ نئی افتاد ہی افتاد مین

چونک اوٹہی خفتگانِ خوابِ مرگ ای ہجرِ یار — صورِ اسرافیل کا انداز ہے فریاد مین

ناگوارِ طبعِ عالی تہی جو تلخی مرگ کی — کیا سمجہ کے آئے آدم عالمِ ایجاد مین

بوستا مین آمد آمد کس گلِ خوبی کی ہے — بلبلین مصروف ہین سازِ مبارکباد مین

سر کی دم تہی قسمتِ عاشق مین سیرِ بوستان — تہی چمن بندی کی جوہرِ خنجرِ جلاد مین

فوجِ غمکی واسطی رکہی ہی اشکونکی سبیل — اوس ستمگر کو جو دیکہا ہی حسین آباد مین

کیا کہون ہر حال مین ہمراہ ہی آٹہون پہر — فرق کیا باقی ہی درد ہجر مین ہمزاد مین

بی زبان تہا پوچہتے کیا عشقِ شیرین کا مزا — تہی فقط شکلِ دہن زخمِ سرِ فرہاد مین

اوس پری کی قول سی راجہ رہی امیدِ وصل — بیوفائی بیشتر دیکہی ہے آدمزاد مین

بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

پہر گلگشت جو وہ باغ مین آجاتی ہین — پہول بلبل کی نگاہون سی گرا جاتے ہین

زلفین کہولے ہوئی مکہڑے پہ جو آجاتی ہین — وحشت دلکو مری اور بڑہا جاتی ہین

کبہی وحشی کبہی دیوانہ بنا جاتے ہین — اک نہ اک روگ مری دلکو لگا جاتی ہین

کیون دیا دل اوس بتِ بیرحم کو | اپنی ہاتھون رنج یہ پاتے ہین ہم
دل وہ مستغنی ہی راجہ کب بہلا | گنج قارون دہیان مین لاتی ہین ہم

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

عضب ہی کیون ہوی کیون مہربان نہین معلوم | فریب و نکا کسیکو یہان نہین معلوم
خدا گواہ مری قول کا ہی اوس بت کی | نشان کمر کا سنا ہی دہان نہین معلوم
ہی کل کی بات نہین بات کرنہ آتی تہی | کہا کسی ایسی ہوئی بدزبان نہین معلوم
پتا کہین ہمین یاران رفتہ کا نہ ملا | کہان گئی مین وہ جنکا نشان نہین معلوم
کہون جو نیک کبہی مین تو سمجہی اوسکو بد | ہوی ہین مجسی وہ کیون بدگمان نہین معلوم
وہ طوطی ہون چمن دہر مین کہ بلبل کو | مری زبان مری طرز فغان نہین معلوم
چہوا نہ گلگو کبہی خار سی نہ مین او لجہا | عدو ہوا مرا کیون باغبان نہین معلوم
شباب مین نہین ہرگز خیال پیری کا | بہار مین مجہی رنگ خزان نہین معلوم
ہماری عشق کا چرچا ہی کو بکو راجہ | جہان مین کسی یہ داستان نہین معلوم

ردیف نون

بحر رمل مثمن مقصور

کیا غضب سی زش ہی خون عاشق ناشاد مین | پڑ گئی چہالی زبان نشتر فصاد مین

جلوۂ بدر ہی کم اونکے رخِ تابان سے — ماہِ کنعان کی قسم مہرِ درخشان کی قسم

وہ مسیحا اگر آجائے تو جان آجائے — روحِ عیسیٰ کی قسم چشمۂ حیوان کی قسم

دین و ایمان ہی وہی ابرو و رخ ای راجہ — کعبۂ دل کی قسم رتبۂ قران کی قسم

بحر رمل مسدس مخذوف

کہتے ہین وہ برق چمکاتے ہین ہم — زلف کو اب رخ سی سر کاتے ہین ہم

جب دل پر داغ لیجاتے ہین ہم — باغ مین لالہ کو شرماتے ہین ہم

جب کبھی تنہا اوسے پاتے ہین ہم — دمبدم سینے سے لپٹاتے ہین ہم

کہولکے زلفونکو فرماتا ہے یار — پیچ مین دل آپکا لاتے ہین ہم

اوس مسی مالیدہ لب کے ذکر سے — تختۂ سوسن کو شرماتے ہین ہم

آدر دولت تک او خانہ نشین — سر تری چوکھٹ سی ٹکراتے ہین ہم

مثنوی میرا اوسکے عشق مین — دل یہان پڑہ پڑہ کی بہلاتے ہین ہم

یار فرماتا ہی دل ہون فرشِ راہ — اب سمندِ ناز چمکاتے ہین ہم

ہمسر اپکو زلفِ عنبر بیز کے — اب خطا سے مشک منگواتے ہین ہم

جلکو ہو زاہد غم عقبے نصیب — فرقتِ دلبر کے غم کہاتے ہین ہم

چین اگر ہم بہی ایسے آتا نہین — دل کو کس طرح سمجھاتے ہین ہم

ہجر مین آہ برق افشان سے | ہفت افلاک کو ہلائین گے ہم
بی دئی بوسہ دل کے طالب ہو | مفت مین اسکو کیون گنوائین گے ہم
یاد آئی جو اوسکی جنت مین | حور کو دہیان مین نہ لائین گے ہم
گر یہی بیوفائی ہے صاحب | دل کسی اور سے لگائین گے ہم
سجدہ گہ راجہ سجدے کے خاطر | نقش ہای صنم بنائین گے ہم

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

اونکی زلفو مین ہے دل کاکلِ پیچان کی قسم | مشک و عنبر کی قسم سنبل و ریحان کی قسم
یادِ دندان مین ہر اک اشک ہے مانندِ گہر | دُرِ یکتا کی قسم گوہرِ غلطان کی قسم
رونقِ باغِ جہان ہے قد و رخسارِ حبیب | شاہدِ گل کی قسم سروِ گلستان کی قسم
تیری آنکہو نسی ہمین عشق ہے او آئینہ رو | چشمِ آہو کی قسم نرگسِ حیران کی قسم
کوچۂ زلفِ مسلسل مین پریشان ہے دل | جعدِ مشکین کی قسم کاکلِ پیچان کی قسم
ہی شبِ وصل کبھی منہ نہ دکھانا اپنا | ای سحر تجکو مری چاکِ گریبان کی قسم
پاؤن مین آبلے ہین چاک ہے دامانِ قبا | ریگِ صحرا کی قسم خارِ بیابان کی قسم
دلِ عشاق ہین شمشیرِ ادا سے ٹکڑے | تیغِ ابرو کی قسم خنجرِ مژگان کی قسم
دستِ رنگین و لبِ سرخ کا مضمون نہین یاد | تجکو مرجان کی قسم لعلِ بدخشان کی قسم

انجمن میں یار کی اوسکی طرح اپنا ہو دخل
غیر ہو مجبور یا رب اور رہوں مختار ہم

دلسی صاحب کی نکلتا ہی نہیں اللہ ری بخل
ایک بوسہ مانگتی ہیں تمسے سو سو بار ہم

دل نہ دینگی غیر اقرارِ وفا ای مہربان
تم بہت فن کی ہو ہوش ہو تو میں ہیں عیار ہم

روِ رنگین کی تصور سی بنا گھر خانہ باغ
کیا بھلا جا کی کرین کی جانبِ گلزار ہم

دل لگاتی تجسی کا ہیکو بھلا سفاک خلق
پہلے ہی سی جانتی گر یہ تیری اطوار ہم

زخمِ سینہ خشک کرتا ہی خیال خطِ سبز
کیا کرین جراح لیکی مرہمِ زنگار ہم

کوی جانان یاد آتا ہی ہمیں بے اختیار
دیکھکی روتی ہیں شبنم کیطرح گلزار ہم

عاشقونکا قول ہی یہ پاسبانیکی لیے
صبح تک رہتی ہیں استادہ پس دیوار ہم

بوسہ دینی میں نہیں لازم تمہیں یہ چھتین
پھیر لینگی دل کرین گی تم سی بتکرار ہم

عشق ہی جسبر و زسی اوس بت کا ای انجم ہمیں
رشتہ جان جانتی ہیں رشتہ زنار ہم

بحر خفیف مخبون محذوف

کبھی تنہا جو اوسکو پائینگی ہم
لذتیں سیکڑوں اوٹھائینگی ہم

نظر آیا جو وہ گل رخسار
پھر تو پھولوں نہیں سمائینگی ہم

بوسی لیلیکی اوس پری رو کی
خوب اغیار کو جلائینگی ہم

طلب وصل پر جو وہ بگڑے
جھوٹی باتیں بہت بنائینگی ہم

ہم تو کیا ہین حسنِ یوسف کو جھکائیگا گو مین
ہی وہ جوبن پر ترا چاہِ زنخدان آج کل

شور ہی ہر سمت اوسکی حسنِ عالم گیر کا
بی نمک دیکھا جمالِ حور و غلمان آج کل

آئی گلشن مین ہزارون رنگ سی فصلِ بہار
پہچہون پر ہی ہر اک مرغِ خوش الحان آج کل

کلک ہون اشجار ہر اک آسمان کاغذ بنی
ہمکو لکہنا ہی جواب خطِ جانان آج کل

دلکو ہر دم ہی تصوّر عارضِ دلدار کا
اپنی گہر رہتا ہی وصلِ یار مہمان آج کل

ہمسر نافہ بنایا عشق بازونکا دماغ
طرفہ مہکی نکہتِ زلفِ پریشان آج کل

کونسی آئینہ رو گل نزد کہائی اسکو رنگ
باغ مین نرگس ہی شکلِ چشمِ حیران آج کل

گل کہلی ہین باغ مین آئی نظر دونی بہار
سیر کو جائی جو وہ رشکِ گلستان آج کل

آبِ شبنم سی جو لکہی اوس گل خوبی کی وصف
بہر وئی مضمونسی اوراقِ گلستان آج کل

کوچہ دلدار کی آب و ہوا آئی پسند
چہوڑ بیٹہا روضۂ جنت کو رضوان آج کل

صدقی ہوتی ہی شمیمِ گلشنِ خلدِ برین
کیا بسی ہین کوچہ گیسوی جانان آج کل

واہ کیا کہنا ترا شاباش راجہ آفرین
محو تیری زمزمونسی ہین سخندان آج کل

ردیف میم

بحر رمل مثمن محذوف

سچ شگون ہوگا اگر دیکہین گی رو یار ہم
سونی روپی سی منڈہین کی زاغ کی منقار ہم

الدم بہی ملتفت نہیں ہوتا وہ بیوفا | راجہ ستاتین کسکو یہ ہم ماجرائی دل

ایضاً

اس گلنے جا کی پہر سے دیکہا تہا سوئی گل | جو زر دز عفران کیطرح سی ہے روی گل
تا ہے آئینے مین نظر یون رخ حبیب | جسطرح آبجو مین پڑی عکس روی گل
یون مرغ دل کو ہو یہ خیال رخ صنم | بہولی ہی عندلیب کو کب یاد روی گل
جو مجکو یاد آئیگی اوس گلکے جسم کی | مدہوش ہو نگا سونگہ کی گلشن مین کوی گل
نکرا کی پہر قفس سے موئی بلبل اسیر | پہنچیگی صبا نہ اودہر یا بوے گل
ہمو سم بہار کہان گل کا دیکہنا | بلبل ہزار طرح کری جستجوی گل
مین اور عندلیب ہین اک راہ مین خراب | تیری تلاش مجکو اوسی جستجوی گل
ظاہر ہوئی مین ہاتہ پہ یون اپنی داغ عشق | جسطرح شاخ نخل چمن سی نموئی گل
کیا ہجر غنچہ لب ہی جو راجہ نی باغ مین | لبریز آب اشک سی کی ہی سبوی گل

بحر رمل مثمن محذوف

ہی ترقی پر جو حسن روجانان آج کل | گر گئی رتبی سی اپنی حور و غلمان آج کل
پیچ مین لائی ہی پہر زلف پریشان آج کل | پہر ہوا ہی دلکو عشق سنبلستان آج کل
جمع مین صحرائی وحشت خیز مین لڑکونکی غول | اوپری خالی ہین دیوانونسی زندان آج کل
طرفہ رونکی بندہی ہی تیری دیوانونکو دہن | رنگ دریا کا دکہائیگا بیابان آج کل

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلن

پہلے کی اوسکی دیکھ لی ہمنی نسیمِ صبح
کھائی ہین سر سی تا بقدم تن بدنمین گل

پھولا نہین سماتا وہ کی جسنی اوسنی بات
راجہ زبان یار ہی گویا دہن مین گل

ایضا

طرزین بناوٹونکی فقط ہین برائی دل
کیونکر نہ اوس پری پہ بہلا انیا آئی دل

چاہِ ذقن مین پہینکدی پہر سنرائی دل
حدّادسی پائی ہوس گر بڑہا ئیے دل

اک شب اگر نصیب ہو جامِ میِ وصال
تا روزِ حشر ہوشمین ہرگز نہ آئی دل

کس بیوفا کی دام مین مجکو پہنسا دیا
اوسکا گناہ کچہہ نہین یہ ہی خطائی دل

چہہ جائی جان زلفِ شبِ غم کی دام سے
اپنی کشش سی اوسکو اگر کہینچ لائی دل

اوس برق وش کی عشق کو کیا دلمین دے جگہ
ہر دم جو بات بات پر اپنا جلائی دل

جب ہم بغل رہی گلِ بستانِ آرزو
پہلو مین کسطرح سی نہ پہولا سمائی دل

ہر دم جو دردِ ہجر سی گہبرا رہی ہی جان
کچہ کچہ خطائی یار ہی کچہ کچہ خطائیے دل

بہولی سی بہی زبان پر آئین نہ اوسکی ذکر
مل ملکی جو ہر ایک سی اپنا دکہائی دل

دستِ حنائی یار کی مدِ نظر ہوئے
دنرات چشمِ تر سی نہ کیون خون بہائی دل

اوٹہی جو روی یار سی پردی حجاب کیے
شاید کہ مستجاب ہوئی ہی دعائی دل

بیوجہ تیری دامِ محبت مین اوپری
دیوانہ ہی جو تہی ٹہائیے پہنسائی دل

کیا موردِ خزاں ہے ہوئینگے چمن میں گل
پہولی نہیں سماتی ہیں جو پیرہن میں گل

ثابت ہوا یہ زلف میں گوشِ نگار سے
کہلتا گلا لگا ہی ہی شاخِ سمن میں گل

کیونکر نہ دل ہو فصلِ بہار میں باغ باغ
پہولی ہیں رنگ رنگ کی گلچین چمن میں گل

پامال آج وہ ہیں جو کل تک نہال تہے
کہلتا نیا ہی روز تری انجمن میں گل

کہر کس عروسِ نو کی نہ دہن وار جاینگے
گلچین جو باندہتی ہیں ہزاروں رسن میں گل

مرقد پہ کس شہیدِ ادا کی چڑہائے گی
بلبل لئی ہوئی ہی جو اپنی دہن میں گل

یہ انقلابِ باغِ جہاں میں لگتے ہے عندلیب
بجھی چمن میں خار ہیں پہولی ہیں بن میں گل

مشاطۂ بہار دکہائے ہیں ہزار
لٹ دیکہتی ہیں فرقتِ غنچہ دہن میں گل

ساقی نی میکدہ کو بنایا ہے رشکِ باغ
مینائی زرنگار کے دیکی دہن میں گل

ایسی ہوا بندہی رخِ رنگین یار کی
ہر اک چراغِ گل ہوا بلبل چمن میں گل

باغِ جہان میں کوئی نہیں ایک رنگ پر
کہلے سے نے ہیں گردشِ چرخِ کہن میں گل

نسبت کسیکو زخم سی کسیکو دہن سے دی
پہوڑا نہ شاعروں نے کوئی بہی چمن میں گل

گیسو میں یہ نہیں ہے کرن پہول کان کا
کالی زمین سمجہ کی لیا ہی دہن میں گل

بادِ صبا سی کہتے ہیں یہ بلبل اسیر
کیا کیا کہلا کے آئی ہماری وطن میں گل

پروانے اسکی جسم کے ہمراہ جل گئے
اس رنج و غم سی شمع ہوئی انجمن میں گل

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

ہمنی دیکھی تہی نہ ابتک پہ سیماب مین آگ
عشق نی آگ لگادی دلِ بیتاب مین آگ

دہو کی دریا مین صنم دستِ حنائی اپنے
کیا تماشا ہی لگا دیتی ہو تم آب مین آگ

ایک سی ایک جلا مرتا ہی کچہ آپ ہی آپ
بہ طرح پہیلی ہی یہ صحبتِ احباب مین آگ

پاس غیرونکی وہ خورشید ہی سرگرم سخن
لگ گئی دلکو ہماری شبِ مہتاب مین آگ

نکلین جلتے ہوئی جب لختِ جگر اشک کیساتہ
کسطرح پہر نہ لگی دیدۂ پر آب مین آگ

پای نظارہ نہ جلجای سنبہل کے دیکہو
حضرتِ دل ہی بہری ہر گلِ شاداب مین آگ

سرخی پان نہین تو نہ سمجہ کے لینا
قہر و آفت ہی لبِ غیرتِ عناب مین آگ

غسل فرمائی اگر جا کے وہ خورشید لقا
کچہ تعجب نہین لگجائی جو تالاب مین آگ

غیر سی گرم سخن پردی مین کیون ہوتی ہو
خوف یہ ہی کہین لگجائی نہ جلباب مین آگ

خلق مطعون کری ملنی سی جسکی راجہ
مین لگا دیتا ہون اوس خلعت کمخواب مین آگ

ردیف لام

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

روشن کبھی ہی شمع کبھی ہی لگن مین گل
اوسکی حضور رخ نہ بندہا انجمن مین گل

مفتعلن مفاعلن
مفتعلن مفاعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون بسبع

…رجبا لگا ہی جواب حسن جہان سبزہ رنگ
بڑہ گئی ہی ماہ مصر سی شوکت و شان سبزہ رنگ

…رسی ہی علیحدہ حسن بتان سبزہ رنگ
جرم و کلف سی پاک ہین حور وشان سبزہ رنگ

…ن کو نہ کیون خجل کری غنچہ دہان سبزہ رنگ
غیرت سرو باغ ہی سرو روان سبزہ رنگ

…ہی کا کیا سوال ہو منہ سی نہین نکلتی بات
کرتی ہین بند ناطقہ لطف بیان سبزہ رنگ

…تون کی آب و تاب سی ہیرونکی قدر گھٹ گئی
لعلونکو زرد کرتی ہین لعل لبان سبزہ رنگ

…ہا ہی مشک و عنبر و سنبل باغ خلد کو
نکہت ہیچ مین ہی خوب زلف بتان سبزہ رنگ

…سکہ غرور حسن ہے باغمین جا کے ناز سے
غنچونکی منہ چڑہاتی ہین لعل لبان سبزہ رنگ

…حر و فسون کسیکا بھی چل نہین سکتا مطلقا
باتونمین دلکو لیتی ہین سحر بیان سبزہ رنگ

…ی نہ اسکی دام مین اپنا کہین دل حزین
مار سیہ ہی کاکل مشک فشان سبزہ رنگ

…یش و طرب کو دیکھکی صدر نشین خلد نے
رکھا ہی تیری بزم کا نام جنان سبزہ رنگ

…نبل خنا پسی رہین جمع ہین عاشقونکی دل
ہمیہ یہ سب عیان ہوا راز نہان سبزہ رنگ

…رش ہر اک کلام ہی کب وہ رہین جلا و مین
گالیون سی بگڑ گئی آج زبان سبزہ رنگ

…باغمین مفت کرتی ہین سر بہٹونکی خون
مہندی لگا کی پاؤن مین سرو روان سبزہ رنگ

…راجہ یہ دھری لطف مین جا کی میان سبزہ را
پیکی صبوح چڑہاتی ہین بادہ کشان سبزہ رنگ

راجہ وکوہکن و وامق و نل ای محبوب | عشق مین تیری اوٹہاتی ہین یہ غم چار و ناچار

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

روز کا ہمسے نیا ایک بہانا کب تک | صاف ارشاد ہو منظور ہی آنا کب تک
دل دکہاتا ہی بہت وصل گذشتہ کا خیال | قصہ کبتک رہیگا یہ فسانا کب تک
کچہ زبانی ہی بہلا تجہسے کہا ای قاصد | کہتو ٹہرا ہے مرے یار کا آنا کب تک
زلفین دیکہین رخ روشن ہی کہا مجکو | ان بلاؤن سی شب و روز ڈرانا کب تک
اشک شادی سی چڑہا تیر قرہ پر پیکان | دلکو عاشق کی بنا دیگے نشانا کب تک
خم چڑہا جاتی ہین ایک سانس مین ہم دریا نوش | جام ساقی کو ہی منظور پلانا کب تک
حشر تک چاہیئ یہ زلف رسا سید ہی ہو | پیچ در پیچ ہی سلجہاؤ گے جانا کب تک
موزیون سی کبہی لازم نہین امید وفا | زلف کافر کا ضنم سر پہ چڑہانا کب تک
جائے کہیل نجائے کوئی آشفتہ مزاج | کوچہ زلف بلاؤنسے دبانا کب تک
صبح کو بہرے ہے وہی غازہ گرد صحرا | ہر گل تر کا یہ شبنم مین نہانا کب تک
ایکدن آنکہ سی گر جاؤ گے اشکونکی طرح | دلکو دزدیدہ نگاہونسی چرانا کب تک
ایکدن کو دیکہین گی ترے گہر مین راجہ | منہ دکہا کی پس دیوار چہپانا کب تک

ردیف کاف فارسی

ہی وصل آجتک نہ دیے ساقی | پہی مرے واسطے شراب فراق
دونی ہی یار سے رہی دوری | پہاں مجھے جتنا اجتناب فراق
یار سے مجھے حسد اُنہو للہ | میرے دلکو نہین ہے تاب فراق
ہجر مجنون سے ہے دو چند زیاد | الفت یار مین حساب فراق
وصل مین بہی وہ شرم کرتا ہے | ہی ادسے آجتک حجاب فراق
یار غمخوار پاس سے راجہ | اب تو کوسون نہین عذاب فراق

ردیف کاف تازی

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

ابرو و چشم و لب زلف صنم چارون ایک | گرد ہین سلکے مری دلپہ ستم چارون ایک
کاغذ و دست و دوات اور قلم چارون ایک | وصف محبوب کی کرتے ہین رقم چارون ایک
عشوہ و ناز و ادا غمزہ و انداز حبیب | جان ناشاد پہ کرتے ہین ستم چارون ایک
مجکو قدرت دی جو خالق نے تو بس جانونگا | ہند و روم و عرب و ملک عجم چارون ایک
نام ہین انکی جدا اخرن جگر سے ہین | ہین درد و قلق و رنج و الم چارون ایک
ناز و رفتار و ادا طرز اشارات صنم | میری دلکی ہوے لینے کو بہم چارون ایک

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

کچھ فقط مجکو نہین کاکلِ خمدار سی خوف
رکھتی ہین اہلِ جہان افعی خونخوار سی خوف

ہی بجا دلکو ہماری مژہ یار سے خوف
کسکو قاتل کی نہین خنجرِ خونخوار سی خوف

ڈرتی رہتی ہین سدا ناوکِ صیاد سی صید
دلکو میری نہو کیونکر نگہ یار سے خوف

چشم مخمور سی اوسکے ہوئی نرگس خایف
جسطرح ہوتا ہی بیمار کو بیمار سی خوف

دم نکلجائی قفس مین اسکا
ہی یہ صیاد کو کس تازہ گرفتار سی خوف

ہاتہ سی گر کے نہو شیشہ و ساغر ٹکڑی
چاہئی نشہ مین بہی ساقی سرشار سی خوف

باتون ہی باتو مین لیجائی جو دل ای راجہ
چاہئی بزم مین ایسی ہٹ طرار سی خوف

ردیف قاف

بحر خفیف مخبون مقصور

فاعلاتن مفاعلن فعلات

توڑ ای وصل جلد بابِ فراق
ہم کہان تک سہین عذابِ فراق

درد و غم آہ و نالہ و افغان
انکو کہتے ہین انتخابِ فراق

سر پہ ظل ہماے وصل پھر سے
دور ہو سایہ عقابِ فراق

ہو کہین دید رو وصل نصیب
رخ سی اپنے اوٹھا نقابِ فراق

جعد مشکین انکی پیچان بنائے الصنم
خوب مشاطہ نی گوندہا ہی تراہو بافِ صاف

سانپ سا چہاتی پہ لہراتا ہی یاد آتی ہین جب
چہاتیان ابہری وہ اوسکی پیٹ گورا نافِ صاف

دیکہلو راجہ سلاطین سلف کی سرگذشت
لکہہ گیا وصاف مین کیا صاحبِ وصاف صاف

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

جاتا ہون ہی دشت نہ گلزار کی طرف
دل لیچلا ہی کوچہ دلدار کی طرف

جب دیکہتا ہون ترکِ جفاکار کی طرف
کسطرح دیکہتا ہے وہ تلوار کیطرف

کیا دیکہتے ہو ابرِ سیہ کار کی طرف
دیکہو ہماری دیدہ خون بار کیطرف

آئی نظر ہمین وہ کسی طرح اسلیئے
آنکہین لگی ہین روزنِ دیوار کیطرف

ہر بات ہی حضور کی بہتر نبات سے
ہین گوشِ اہلِ بزم جو گفتار کیطرف

گلشن مین سروِ قد سے خجل کبک ہر روش
ہین ڈہنگ دیکہکی تری رفتار کیطرف

جنجال مین پہنسائیگا جان اے دلِ حزین
ہرگز نہ دیکہ کاکلِ خمدار کی طرف

ہشیار رہنا چاہئے رندو کی ہی نظر
ای شیخ تیری جبہ و دستار کیطرف

آئی نظر جو سینہ پر داغ کی بہار
پہر عندلیب جائی نہ گلزار کی طرف

راجہ ہماری آنکہو مین ہی نشہ آگیا
دیکہا جو چشم ساقی سرشار کی طرف

دیکھکے زلفونمین رو یار کو ہیتی کہی
سانپ کی من کا ہی روشن سنبلستانمین چراغ

ای شب تاریک تو انکو سمجھ ہرگز نہ غول
وحشیونکی واسطی ہین یہ بیابانمین چراغ

داغ چیچک کی نہین تیرے رخ پرنور پر
قدرت حق سی ہین روشن ماہ تابانمین چراغ

روشنی را جہ کبہی ممکن نہین بے شمع رو
جب جلا ایا نجہ گیا شبہائی ہجرانمین چراغ

ردیف فا

بحر رمل مثمن مقصور

مہ سی کہتا ہے یہ تیرا عارض شفاف صاف
تجمین ہی داغ کلف او ہہ ہین کیسے صاف صاف

حاجت گفت و شنید اب کیا ہی تجکو دیکھکے
سب ہوئے روشن ہی دلبر تیری ادہ صاف صاف

اس کلام اللہ کو حاجت نہین تفسیر کی
مصحف رخ پر تمہاری خط ہوا کشاف صاف

حال ابن نوح جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا
صحبت بد سے بگڑ جاتی ہین یون اشراف صاف

وہ مہ بیمہر جو آتا نہین سیدہے راہ پر
کجروی تیری ہی ہی الحرج بی انصاف صاف

دیجی گالی نہ ہمکو روکئے اپنی زبان
آپکو ایسا ہو ہم بہی سنائین صاف صاف

گر میان جو یار ہین ہین آپ ہین مطلق نہین
حضرت یوسف کی منہ پر ہم کہین گے صاف صاف

چرخ دون پرور رہا تہوان سی ہی انکا دور دور
دونکی لیتی ہین اب اشراف بہی جلاف صاف

ون کبھی تو جمع محفل مین رخِ جانان و شمع | یا الٰہی ایکجا دیکھون مہِ تابان و شمع
طلعِ ابروِ دلبر جیسے ہے مدِ نظر | شب سے لیکے صبح تک سودا کا ہی دیوان و شمع
نکو یاد ماہ رخ مین شعر گوئی کے لیئے | گوشہ تنہائی ہی اور مین ہو اور قلیان و شمع
یکسے کیواسطے اوسکے یہ سب موجود ہے | مطرب و نی شیشہ مے ساقی و فنجان و شمع
یکھنے کو فالِ وصلِ مصحفِ رخسارِ یار | تا سحر پیشِ نظر اپنے رہا قرآن و شمع
سپہ عاشق کرتی ہین اوسپر مینگو نکا ہجوم | شام مین شاید کہ یکسان ہی رخِ تابان و شمع
وستی ہی محفل کی رونق اسی رونق دہر کی | غافلو پھر ایک کیونکر ہی رخِ تابان و شمع
صورتِ یعقوب رو اس ہستی موہوم پر | دیکہ حسرت سے سوِ رشکِ مہِ کنعان و شمع
اشکِ شادی بہنے پر نور سی ہین متصل | ہی یہ ہنگامِ تعجب بارشِ باران و شمع
منی ای راجہ رخِ دلدار سی تشبیہ دی | دلمین تو سمجھو بھلا یکرنگ ہی انسان و شمع

ردیف غین منقوطہ

بحر رمل مثمن مقصور

روشن اک شب ہو اگر مرد ونکی اوس مین چراغ | گل ہوا سی ہو چہپا لیکن نہ دامان مین چراغ
روشنی ہی عاشقونکی دم سے باغِ دہر مین | بلبلونکو ای گلو سمجھو گلستان مین چراغ

گر گرا ہاتھونسے پلکو نسی اوٹھانا ہو گا | آج کل بازی مین ہمسی ہی اور یلدسی شرط
دیکھیے کون ہی دونو مین دراز ای راجہ | شب یلدا سی ہی اور کاکلِ خمدار سی شرط

ردیف طائی منقوطہ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ہین مرد کچہ نہین ہمین تلوار کا لحاظ | ہان یار کی ہے ابروِ خمدار کا لحاظ
نظارہ باز جمع ہین دیدار عام ہے | اب اونکو ایک کا ہی نہ دو چار کا لحاظ
تڑپے نہ قتلگاہ مین عشاق وقتِ ذبح | قاتل ہی اسقدر ترے تلوار کا لحاظ
اولجھی ہین اسمین سیکڑون دیوانونکی دل | شانے کو ہو نہ گیسوِ خمدار کا لحاظ
صیاد اسکا دم نہ نکلجائے دام مین | لازم ہے تجکو بلبلِ گلزار کا لحاظ
ای ابر مثل پنبہ پھرے گا بہا بہا | واجب ہی میری دیدۂ خونبار کا لحاظ
ناحق ہی ناز غیر کو اسپر عبث غرور | راجہ کو ہی بہی کچہ تو فقط یار کا لحاظ

ردیف عین مہملہ

بحر رمل مثمن مقصور

ردیف ضاد معجمہ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

دم بھی نہ یار اب اس دم سی کیا غرض
غیر و نسی آپ ملنی لگے ہمسی کیا غرض

الفت مین تیری خلق بُرا کہتی ہے کہے
مطلب ہی تیری ذات سی عالم سی کیا غرض

اہل وفا کی اوٹھتی ہین کب معرکی سے پانون
آہو مثال شیرونکو ہی رم سی کیا غرض

حد ادب سی ہم جو پرے ہٹکے یہ کہا
نامحرمونکو ہی مرے محرم سے کیا غرض

جس چشم تر کی فیض سے شادابیان نصیب
گلہای سینہ کو مری شبنم سے کیا غرض

ہر دم بغل مین یار ہے کیونکر کرون نہ شکر
مجکو خدا نے عیش دیا غم سے کیا غرض

راجہ کو واسطہ ہے فقط شاہ ہند سے
مطلب ہی کسی کیا ادب اور جم سی کیا غرض

ردیف طای مہملہ

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

ایک بوسی کی فقط ہی بدی یار سی شرط
کیا ضرر ہار ہی گر جاؤن اوس عیار سی شرط

دیکھی کلفت دل کون بہاد تا ہے
ہی بدی ابر سی اور دیدۂ خونبار سی شرط

کیون نہو خاک بھلا خرمن گردون جلکی
ہو اگر برق سی اور آہ شرربار سی شرط

ردیف صاد مہملہ

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

ہو اگر ہمکو ہے محراب حرم سی اخلاص
زاہد و مجکو ہے ابروِ صنم سیے اخلاص

دیکہنی والی ہین جو کوچہ جاناں کی صبا
وہ نہین رکہتی ہین کچہ باغِ ارم سی اخلاص

ہاتہ سی اپنی دئی یار نے جامِ مئی ناب
خاک ہو دلکو مری ساغرِ جم سیے اخلاص

آپ ہی آپ کچہ اغیار جلی مرتے ہین
خود بخود اب جو ہوا آپکو ہم سیے اخلاص

کیون نہو دولت جاوید سی وہ مالا مال
جسکو اللہ کی ہی دستِ کرم سیے اخلاص

کیون نہ سرمی کی جگہ پای کہ ہی مدت سیے
مردمِ چشم کو اوس خاکِ قدم سیے اخلاص

طالبِ راحت و آرام اگر ہی اے دل
پہلے لازم ہی تجہی رنج و الم سیے اخلاص

لکہتے ہین آٹہ پہر یار کو حالِ دلِ زار
ہی جو قرطاس و دوات اور قلم سی اخلاص

تیری آنکہون کو ہی ایسا ہی تو ہین بیکار
جیسے آہوے رمیدہ کو ہو رم سیے اخلاص

دیکہتے رہتی ہین وہ زلف و رخ و دم بدم
رات دن ہین الم و جور و ستم سیے اخلاص

لحدِ کشتہ فرقت سی صدا آتی ہیے
عمکو ہمسی ہے بدل اور ہمین غمسیے اخلاص

جو کہ دنیا مین اولو العزم و جری ہین راجہ
اونکو ہی آٹہ پہر تیغِ دودم سیے اخلاص

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ساقی ہے مے ہی ابر ہی محفل ہی کیون اُداس
حیران ہون کہ آج بہت دل ہی کیون اُداس

ہون دِگرفتہ آج مین گلشن مین سبب [illegible]
ای باغبان صدائی عنادل ہی کیون اُداس

شاید کہ مر گیا کوئی محبوسِ زلفِ یار
کیا جانئی صدائی سلاسل ہی کیون اُداس

یا قیس دشتِ نجد مین اوسکو نہین ملا
ای ساربان صاحبِ محمل ہی کیون اُداس

راجہ وہ اپنی وعدی پہ بیشبہہ آئین گے
کیون ٹھنڈی سانسین بھر رہی ہو [illegible] اُداس

ردیف شین معجمہ

بحر رمل مثمن محذوف

اسطرح ہم نہون اوس ابرِ خمدار سی خوش
جو دلاور ہین سدا رہتی ہین تلوار سی خوش

اسکا ہی ہم نفسو خواہشِ ابرِ نیسان
ہم یہان اپنی ہین اس چشمِ گہربار سی خوش

اس محبت سی دکھائی ہین نشیلی انکھین
شب کو تا صبح رہا ساقی سرشار سی خوش

آنکہ جن جنکی لڑی ہی گہرِ دندان سیہی
وہ بہلا ہوتے ہین کب گوہرِ شہوار سی خوش

کاٹ دی سر کئی سب ہجر کے تھے قصہ فیصل
کیون نہ عشاق ہون اوس خنجرِ خونخوار سی خوش

نظم مین [illegible] پڑھتا ہی جو موتی راجہ
بزم مین اہلِ سخن ہین تری اشعار سی خوش

خود بلائی ہمکو گھر مین پھر رہے ہو دور دو
وہ شفق ہی تو ہے تیغ زبان جو لالی پین

وہ پری آتش کا پرکالہ ہی ای جذبِ جنون
آدمی جائی گرا ہی کسی انسان کے پاس

زلف جانان جمع کی لاکہون کہائی راجہ پیچ و تاب
ہاتھ لیجاتا ہی کوئی افعی پیچان کے پاس

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

مچائین دہوم نہ کیون بادہ خوار اگلی برس
کہ دہوم دہام سی آئی بہار اگلی برس

طلب سے ہے آئینہ جو بار بار اگلی برس
بناو ٹو نپہ ہی کیا حسن یار اگلی برس

نہ کیون ہو ابرِ کرم کی پکار اگلی برس
بلند ہے ہمر سے دلکا غبار اگلی برس

ترقیونپہ جنون جب سی کیون نہو دہ چند
فزون ہی اگلی برس سی بہار اگلی برس

وہ موشگافیان اگلی جو یاد آجائین
الجھتے ہمسے نہ کیسوے یار اگلی برس

ہوا ہی نام خدا سال چودہوان جو شروع
ترقیونپہ ہی حسن نگار اگلی برس

خدا کری کہ چلی اس روش سے بادِ بہار
رہی نہ نام کو گلشن مین خار اگلی برس

بچا نہ صید کوئی صید گاہِ عالم مین
ہوا جو یار کو شوقِ شکار اگلی برس

الہی پہر نہ دکہانا مجھے غمِ فرقت
اگر ہو یار سے یون ہی کنار اگلی برس

بہرے ترارے نہ کیونکر سمندِ ناز و ادا
وہ نی سوار ہوا شہسوار اگلی برس

نکہر نکہر کی وہ بیطرح آئی ہین راجہ
بجای عشق سی پروردگار اگلی برس

میری ار ہو کسقدر مشکل اسکی دہشت ناک ہے
یہ لطیف الطبع ہین اونسے کثافت دور ہے
ست رنگین سے جو پوچھی اشتابِ شادی آپ نے لے
لیا دہوان دہار آج ساقی ذہبائی ہے شراب
دا ہوا وقتِ ترنم ہی نہ کچھ رازِ دہن
بلبلونکی دل شگفتہ کیون نہون گل کی روش
کاہش غم سے ہلالِ ابروِ جانا نے
عشق یہ کیسا کہ یوسف تو رہی برسون اسیر
کرنہ تہا منظور پینا ساغرِ آبِ حیات
سبزۂ خط کی نہین چاہِ زنخدان پر نمود
ہی پہنچا ایکدن دولت سرائی یار مین
جب سے خونریزی پہ باندہی ہے کمر اوس ترک نے
غیر سے جو کچھ ہوئے انجانجان کل مشورے
قیس و وامق کوہکن نل واسطے تعلیم کے
جانکی دل توڑتی ہو عاشق ناشاد کا

صبحِ وصل آتی نہین دو شبِ ہجر انکی پاس
کب غبارِ راہ پہنچا برق سے کے دامانکی پاس
اب نظر آتی ہین موتی پنجۂ مرجان کی پاس
ابر کی سے آگے نظر آتے ہین جود و کانکی پاس
پشتِ دستِ شوخ ہر دم ہی لبِ دندانکی پاس
غنچۂ منقار ہین اوس ترک پیکانکی پاس
نیر تابان جو آئی ذرہ افشان کی پاس
اور زلیخا آئی اکدن بھی نہ اوس زندانکی پاس
پہر سکندر کیون گیا تہا چشمۂ حیوانکی پاس
خضر کو مسکن ملا ہی چشمۂ حیوانکی پاس
روز رشوت بھیجتا ہون اسلئی دربانکی پاس
نام بہی لکھدیا اسم ہلاکو خان کی پاس
مین بہی چپکا سن رہا تہا آپکی ایوانکی پاس
کون کون آیا نہ تیری عاشقِ نادانکی پاس
ای تو تمکو نہین کچھ خانۂ یزدان کی پاس

بحرِ رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

ہی نمودِ سبزۂ خطِ عارضِ جانان کی پاس — آئی خضر تشنہ لب یا چشمۂ حیوان کی پاس

زلفِ شبگون آگئی ہی عارضِ جانانکی پاس — لگہ ابرِ سیہ یا نیرِ تابانکی پاس

شک ہوا اوس کو قوس کو ابرِ دربار کا — آئی اپنی آستین جب دیدۂ گریانکی پاس

دیکھتی ہین اپنی گھر بیٹھی لب دندانِ یار — رکھکی ہم لعلِ بدخشان گوہرِ غلطانکی پاس

جلوۂ عارض ہی ہین تارِ نظر تارِ شعاع — کھچی ہم چلمن پڑی ہی چہرۂ تابانکی پاس

رک کے فرمایا کہ یہ بیٹھا کیا ان اچھی ہین — ہاتھ پہنچا وصل مین جب یار کی دامانکی پاس

غنچۂ منقار سی کین زمزمہ پیرائیان — جب قفس مین رکھدی گل بلبلِ نالان کی پاس

دولتِ دیدار سی کیونکر نہ مالامال ہون — لیگئی تقدیر مجکو اوس شہِ خوبان کی پاس

اوس نظر کا یہ اشارہ ہی کہ بیعت کی لیے — پنجۂ خورشید آئی پنجۂ مژگان کی پاس

غیر کو بہو کون ابہی او تری ہوئی جنکی طرح — یارب آنکلی مری آہِ شرر افشانکی پاس

صدقۂ یادِ درِ دندان سی مالامال ہین — دیکھ جا انکو موتیونکی ڈھیر ہر گریان کی پاس

جلوہ گر خورشید سی جس شکل دیکہا ماہتاب — اس طرح سے آنکا پرتو مہِ کنعانکی پاس

تیر اندازِ فصاحت کیا اوڑایا او پری — دیکھ جہوم عاشق کرم خروش الحانکی پاس

طالب نظارہ ہون اونکی رخِ شفاف کا — آئینہ لائی نہ کوئی دیدۂ حیران کی پاس

یون سبز ہو گئے ناخن اوسکی حنائی ہاتھ
گل سرخ جسطرح ہو ہوا اور صبا سبز

جوہر نہیں ہین عکسِ خطِ روی یار ہے
جوہر یہ آئینے کی ہے گویا غبار سبز

ایضاً

ساتھ اپنے ہم سلا کبھی اے نگار روز
بس ہو تو باغِ حسن کی لوٹین بہار روز

برہم نکیون ہو چار عناصر کا اعتدال
ہمکو فراقِ یار مین گذری ہین چار روز

لیا نہ جو لکھین کاتبِ اعمال حشر تک
مجسی گناہ ہوتے ہین وہ بیشمار روز

نالو سی اپنے ہم اسے سینہ ہا بنا دینگے
رہتا کجی پہ ہے فلکِ کجمدار روز

ہے کبھی نہ فتنۂ خوابیدہ چونک اوٹھے
آ آ کے دیکھتے ہو یہ کسکا مزار روز

پھرتا نہین ہے ایک بھی سے لیکے جوابِ خط
قاصد روانہ ہوتی ہین گو تین چار روز

ہم بلبلِ حدیقۂ حسنِ نگار ہین
یارب رہے ہمارے چمن مین بہار روز

ہے عشقِ رخ مین ہمکو سدا یادِ زلفِ یار
کہاتے ہین جلب مین ہوائی تتار روز

ہر پل فزون ہے دسی گھڑی ماہ و سال سے
اکدن کو ہے فراق مین طولِ ہزار روز

آئی بہار باغ مین راجہ کنارِ جو
کھیلین گے آج سی لطف ہے کا شکار روز

ردیف سین مہملہ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

سیکھے ہین سب اوسی بتِ نا آشنا سی ناز
ہی خوب ناز سی جو ادا تو ادا سی ناز

لوچے سی تری کتنا اوڑایا نہ اوڑ سیکے
یہ کسکی خاک کرتی ہے بادِ صبا سی ناز

ہون لاکہ ظلم اُف بہی نہ آئی زبان پر
ظالم ہین ضبط کو تری جور و جفا سی ناز

ہی عاشقو نکے خون سے اسکو مناسبت
فرما رہی ہو اسلیے رنگِ حنا سے ناز

عاشق مزاج آپکی معشوق طبع ہین
ہر دم ہین وقتِ نزع عروسِ قضا سی ناز

لڑکو نکی طرح خاک پہ یہ لوٹتے نہین
بسمل تمہاری کرتی ہین تیغِ جفا سے ناز

ایجاد کی ہین زلف نی وہ کج ادائیان
پریان بہی آکی سیکہ گئین اس بلا سی ناز

راجہ چلو کہ دید کی لایق ہے میکدہ
فرما رہی ہین مست وہ ابرو ہوا سی ناز

ایضاً

اشکون سے یون ہی باغ دل داغدار سبز
فرمائی جیسے باغکو ابرِ بہار سبز

ساری عیان ہی اسکی دو رنگی باغِ دہر
گل سرخ باغ مین نظر آتے ہین خار سبز

یارب کبہی خطِ رخِ رنگین نہو سفید
یون ہی ربین ہمیشہ یہ گلشن کی خار سبز

ہون میکدہ مین پہر وہی متوالو نکی ہجوم
یارب دکہائی باغ پہر ابرِ بہار سبز

فانوسِ سبز رنگ مین شعلہ ہی آشکار
بہنی ہی سرخ جسم مین کپڑے جو یار سبز

عاشقونکو نہ رکہو ہاتہ نگہ اوشوخ حسن — فوج مژگان سے نہین کہنچے سلطان شمشیر

کیون نہ بنجائے دم معرکہ ناز و نیاز — سینہ عاشق کا سپر ابروِ جانان شمشیر

ست جانونکی پڑا خط بہی نہ اک گردن پر — کیون نہ سرشار ہو جلاد پشیمان شمشیر

چل سکی گی نہ کبہی سامنے رراجہ کے — عرش پر جہولتی ہے آپکی ہران شمشیر

بحر رمل مثمن محذوف

سرو کا سر قربان رکہتی ہین پای یار پر — بلبلین گلگو تصدق کرتی ہین رخسار پر

کیا عجب اسکا اگر پروانے ہون نجیر نثار — شمع کا عالم ہے میری آہِ آتشبار پر

تلخ کی ہے زندگی ای دل غم فرہاد نے — چشمۂ شیرین جو دیکہا ہی کوئی کہسار پر

کس مسرت سی میسر ہے کہ آئے جان نثار — رشک شمشیر قضا کو ہے تری تلوار پر

ہنستے ہین غافل خزانسی ہوگی گلہای چمن — رات بہر روتی ہی شبنم حالتِ گلزار پر

ای خوشا حال اونکا شغل ... — پہار ہاہے ابر کیسا خانہ خمار پر

خاصگان حق کو کب پہنچا سکا کوئی گزند — کیا ہوا اگر قوم نے عیسی کو کہینچا دار پر

گر چمن مین مست رسراجہ کا ہو مثلِ صبا — سایۂ دامان گل پڑتی نہ پای خار پر

ردیف زای معجمہ

نالو نسے اپنے جو چونک پڑے خفتگانِ خاک ۔ کیا جانیں کیا ملک کا ہو حال آسمان پر

دشمن کی دشمنی بھی تعلّی کا ہے سبب ۔ عیسیٰ ہیں آفتاب مثال آسمان پر

صیاد آج دامِ تحیّر میں ہے اسیر ۔ طائر جو لیکے اوڑ گئی جال آسمان پر

دن رات دیکھتا ہوں نرالی یہ انقلاب ۔ کہ آفتاب گاہ ہلال آسمان پر

اوڑ کے لہو جو تیری شہیدونکا ملگیا ۔ دونا شفق کا رنگ ہے لال آسمان پر

عنقای مدحتِ دہنِ یار صید ہو ۔ پہیلا ہوا ہے دامِ خیال آسمان پر

راجہ کا ساتہ یوں تو نہ گردش میں دیگا ۔ اب اپنے بازوؤں میں نکال آسمان پر

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

دستِ دشمن میں نہ ہو ہویدہ و عریان شمشیر ۔ توڑ ڈالونگا لپٹ کے سر میدان شمشیر

کیوں نہ ابرو کی دکہائے صفِ مژگان شمشیر ۔ کوئی ایسی دم و خم کی نہیں ہے ان شمشیر

سیکڑوں عاشقِ جانباز کفن پہنیں گے ۔ ہوگی اوس قاتلِ عالم کی جو عریان شمشیر

جب زرہ پوشوں پہ آتی ہے وہ عریان دمِ قتل ۔ کبہی دامن کبہی لیتی ہے گریبان شمشیر

خونکے قطرونکی جو ایسی ہی گل افشانی ہے ۔ دم میں مقتل کو بنائیگی گلستان شمشیر

پہونکدی خرمنِ ہستی عدوا کدم میں ۔ ابر سے اپنے جو ہو صاعقہ افشان شمشیر

بلبلِ جان قفس جسمِ عدو میں ہے تنگ ۔ اپنے جوہر کے دکہائے چمنستان شمشیر

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

بحر رمل مثمن محذوف

ر کر ابرو ہوی ہین لب نظر سے پیشتر
تیر جان باز ہونے کہای ہین تبر سے پیشتر

ت پچہے عاشقو نسے کہتے ہین اپنے حسین
گو دہر لیتے ہین اپنی سیم و زر سے پیشتر

بلبل کا پیغام کہد ینا تو بادِ الصبا
یار تک پہنچے اگر تو نامہ بر سے پیشتر

مہ بر کہنا زبانی بہی ہی کچہ پیغام شوق
نامے کو تو باندہ اپنی کمر سے پیشتر

کاروان کیون نہ آئے پہلے آوازِ جرس
نالہ شبگیر ہی آہِ سحر سے پیشتر

او نکی در تک پہنچی پایا نہ تہا اللہ ری خلق
میری لینے کو نکل آی وہ گہر سے پیشتر

وصف اوس زرین کمر کی ہمکو لکہنی ہین ضرور
لوح کاغذ پر ہو اک آب زر سے پیشتر

مہربانی سے جو آئی روشنی گہر مین ہوئی
تہا اندہیرا آمدِ رشکِ قمر سے پیشتر

عندلیب و گل کی صحبت دیکہی ہی باغبان
کہول دی کہٹکیکو تو شاخ شجر سے پیشتر

آج جس شاعر کو ہو وصفِ لب دندان کا قصد
اوسکی منہ کو بہر دین ہم لعل و گہر سے پیشتر

آیہ لولاک سے راجہ کو یہ ثابت ہو
تہی فقط ذاتِ خدا ذاتِ بشر سے پیشتر

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ابرو کا تری ہو جو خیال آسمان پر
قدسی بہی پڑہین دعای ہلال آسمان پر

اوس سرو قد سا کب ہی نہال آسمان پر
جاتا ہی کیون یہ مرغِ خیال آسمان پر

جہوڑا مجہی صیاد کا جلجائی بلبل شاد ہون / آتشِ گل باغ مین [illegible] بہڑکائی بہار

اسطرح کے تختۂ گل ہنسی کب پیدا کئے / سینہ پر داغ ہے کیونکر نہ ہنسائی بہار

دل رہی شاداب اوس گل کی تصور مین مدام / باغ سی لپٹے نہ اتنا کہبی جائی بہار

بلبل و گل کی مرادین سب بر آئین ایسا / پاون اپنی باغ مین چندی جو ٹہہرائی بہار

باغ مین ہو جائی شادی مرگ جو بلبل کوئی / جامۂ گل سر اوسپر لازم ہے کفنائی بہار

ہمسری اوس زلف سی راحہ کبہی ممکن نہین / نیکے مشاطہ عبث سنبل کو سلجہائی بہار

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

بیوجہ نہین لوح کنا ہونگا یہ سمر پر / واعظ کی کمر باندہی ہی دنیا سے سفر پر

شرمندہ کری برقِ درخشان کو فلک پر / موقوف ہے یہ نالۂ سوزان کی شرر پر

گل باغ مین رو رو کی ہر اک بلبل نالان / قہ کہتا تہا یہی بیٹہ کے ہر شاخ شجر پر

اس گلشنِ موہوم کی ہے سیر غنیمت / یا شام کو کٹ جائینگی یا وقتِ سحر پر

دل جسکا گیا ہاتہ سی کیونکر وہ نہ روئی / ناصح تو ذرا ہاتہ تو رکہ اپنے جگر پر

صیاد نی دیکہا جو ہین اس طائرِ دلکو / بس آہی پڑا تول کے شہبازِ نظر پر

پہر ہم ہین وہی گل ہین وہی سیر گلستان / صیاد نکل آئے اگر بارِ دگر پر

ای غیرتِ بلقیس ہین راحہ ری عاشق تو / کرتی ہین بہلا کب وہ نظر شمس و قمر پر

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
فعولن

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دل اپنی کھوکر دلمین تمہارے گھر کی راہ پر
ارزان ہے مول لے جو اسے اک نگاہ پر

او جنگجو چلے گی یہ کس بیگناہ پر
رکھی گئی ہے باڑہ جو تیغِ ثراہ پر

تنگ آگئی قبا ترے لیکن ہوئی نہ راست
حق تو یہ ہے کہ ختم کجی ہے کلاہ پر

ای یار جلا ہون غیر کو مین تجکو چھوڑ کے
ایسا گمانِ بد نکر اس نیک خواہ پر

اوس چشم سے کہو کہ توجہ ادہر بھی ہو
اپنا بھی دم بھڑکتا ہے ترچھی نگاہ پر

ای قیس کیا زمانہ ہے تاثیر اوڑ گئی
دکہا نہ دل کسیکا ترے آہ آہ پر

گل کا ہی شک تری رخ رنگین پر الصنم
سنبل کا احتمال ہے زلفِ سیاہ پر

مہتاب بادریشہ ہی اور کہکشان طناب
قبہ ہے آفتاب تری بارگاہ پر

یوسف سی کہدو مصر مین تو خندہ زن ہے کیا
پہنچے ہین اشکِ دیدۂ یعقوب چاہ پر

راجہ پری ہی کونسی خوش چشم پر انکہ
چڑہتا نہین ہے کوئی ہماری نگاہ پر

بحر رمل مثمن مقصورہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

استقدر سودا ہوا وس گلی جو دیکہ ای بہار
باغکی دیوار و در سے سر کو ٹکرائے بہار

یا الٰہی جائے یہ فصلِ خزان آئے بہار
باغ مین ساقی ہے ہمکو پہول پلوائے بہار

نغمہ بلبل سنائے نکہت گل بھی سنگہائے
تازگی اپنی دماغ و دلکو پہنچائے بہار

کیون نہ لیہائے خزانکو توسنِ بادِ سموم
اپنا گلگونِ صبا جب آکے چمکائے بہار

کون گلرو آج راجہ آئیگا گلزار مین	ڈالیان رکہی کہڑی ہین باغبان بالا بیر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

تڑپے کسی حسین پہ سیماب وار بار	یا رب ہو میرے دل کیطرح بیقرار یار
پہولون سمائی کیا روش لالہ زار یار	آئینے مین جو دیکہلی رخ کی بہار یار
کیونکر نہ مین زبان سی کہون بار بار یار	آیا نہ بہول سے کبہی دم انتظار یار
دل عاشقون نی پائی جو ذرِ حنا کی پار	ہاتہون سی اپنی مفت ہوا اشرمسار یار
ہی عاشقونکا رو روظیفہ یہ ای فلک	فریائی ظلم و جور و جفا بیشمار یار
نالونسی ہم نظیرِ عنا دل نہ باز آئین	گونگا بنا رہے روشِ گل ہزار یار
جب جاہین جائین جب اوسے جی گہبرائے	بی اختیار ہم ہین نہ لیے اختیار یار
اکثر ہوئی ہی جاہنے والون ہی کی نظر	دیکہین گے آنکہ بہر کے یہ تیرے غدار یار
مستونکا رنگ لائی ہی کیفیتِ شباب	جہومے نہ کسطرح روشِ بادہ خوار یار
ہوئی ہے آج صبحِ شبِ وصل ای فلک	فرمائیگا اظہار کی صورت قرار یار
جب ایک جا ہون لطف ہو ران و رنگ کا	گر یہ شعار ہم ہین تبسم شعار یار
گلشن مین حسن و عشق کو ہی دل لگی پسند	راجہ جو محو رخ ہین تو محو بہار یار

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

ردیف ذال معجمہ

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

خاک ہیں سمجھے ہیں ہم اوس بتِ پرفن کا غذ — کاغذِ باد بنا دیتے ہیں دشمن کا غذ

لکھیں اوس گل کو اگر دیدۂ خونبار کی حال — نظر آئے اوسی اک تختۂ گلشن کا غذ

کہنچی تصویر یہ کس ماہ کی ہے ای مانی — ورقِ مہر کی مانند ہے روشن کا غذ

لکہی ہے مدحتِ لبہائے مسی مالیدہ — کیون نہو رشکِ برگِ گلِ سوسن کا غذ

کیا عجب مثلِ قلم بالِ کبوتر جل جائین — حالِ سوزِ تپِ فرقت سی ہے گلخن کا غذ

انتظارِ خط و کاغذ ہی عبث ای راجہ — لکہ چکا تیرے لئی وہ بتِ پرفن کا غذ

فاعلاتن — فعلاتن — فعلاتن — فعلن

ردیف رای مہملہ

بحر رمل مثمن محذوف

سر خراکِ پیچہ نہ باندہ ای جانِ جان بالای سر — خونِ ناحق ہوگا لا کہون کا روان بالای سر

طلبِ ماہیت نہ کیونکر ظالمِ سرکش کی ہوا — دیکہلو نیزے کی رہتی ہی زبان بالای سر

دی بہلا کیا نازنین عاشق کو مہر کا جواب — ہاتہ رکہنا اُسکو ہوتا ہی گران بالای سر

فاعلاتن — فاعلاتن — فاعلاتن — فاعلات

صیاد کا یہ ظلم ہی اجل بسی بہار
بلبل کا باغ مین ہی جو شور و فغان بلند

یہ بحر اشک دیکھی چڑھتا ہے کسطرح
ہی کشتئ فلک کی بہت نردبان بلند

راجہ جسے کہ شبہ سی کہتے ہو آسمان
ہی آہ آتشین کا یہ میرے دہوان بلند

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

بزم دلدار مین اچھا نہین ہر بار گہمنڈ
مٹ نجای کہین او غیر بد اطوار گہمنڈ

یاد دندان مین اگر اپنی ہی ردئین آنکہین
بہول جائیگا ابہی ابر گہر بار گہمنڈ

خلو مین بہول گئین یاد رہا جلوہ عام
بس اسی عفت و عصمت کے ہین آثار گہمنڈ

اپنی خون کف پاسی ہین نظیر رگ گل
دشت وحشت مین بجا ہی جو کرین خار گہمنڈ

طایر رنگ رخ گلکی روش فرقت مین
رشک عنقا ہون نہ ای بلبل گلزار گہمنڈ

پائی ہین بوسہ انگشت حنائی ای ترک
سرخرو ہی نکری کیون لب سوفار گہمنڈ

ہی زوال اوسکو جسے حد سی زیادہ ہی کمال
حسن پر بد رکیصورت مین ہی بیکار گہمنڈ

ایک بہی جام سے صاف نیا پایا ہمنے
ہین بیفایدہ ای ساقئ سرشار گہمنڈ

دیکہ پائین اگر اوس غیرت گل کی آنکہین
نظر آئین گی نہ اسے نرگس بیمار گہمنڈ

ہمدم ابروِ قاتل ہی جو یہ ای راجہ
کہینچ کی مانند کمان کرتی ہی تلوار گہمنڈ

میری کتاب عشق کی مضمون جو ہون بیان
پہر گلستان کسیکو نہ ہو بوستان پسند

عشاق کی ہو خیر کہ اوس ترک چشم کو
ہے بدعت ہلاکو و چنگیز خان پسند

پہیکا گلون کا رنگ نظر آیا باغ مین
جیسی ہوا ہی ہمکو وہ غنچہ دہان پسند

لیلی عرب مین قیس مبارک رہے تجہے
لگو ہماری ہین بت ہندوستان پسند

حاضر ہین قصر دیدہ و دل اوپری جمال
رہ اوسمین ایسے ہین ہو جو تجہکا مکان پسند

الام سی کیا شب فرقت مبادلہ
میری [illegible] جو عشق کو تاب و توان پسند

راحہ کی شعر سن کی وہ کہتی ہین بارہا
[illegible] بیان ہی ہمکو تیرا بیان پسند

ایضاً

نیچو کی بل پہ کیتنا ہی ہو باغبان بلند
کیا خوف عندلیب کا ہی آشیان بلند

اوٹہکی جلا سکی نہ جسے آہ آتشین
اتنا ہی ہم مین سینے سے آسمان بلند

کیا دخل ہی کہ طایر سدرہ بہی جا سکے
بام فلک سے یار کا ہے آستان بلند

تہرا رہی ہین خوف سی کروبیان عرش
ایسا ہوا ہی نالہ آتش فشان بلند

تیرا دماغ عرش پہ وہ چوتہی چرخ پر
اتنی نہ پایہ آفتاب ہی تجہسے کہان بلند

آباد یو مین ہی یہ نشیب و فراز دہر
کوئی مکان پست ہی کوئی مکان بلند

عاشق ہین تیری کوچہ مین [illegible]
[illegible] بلخ وقت ہی [illegible] بلند

بندہ گئی اشکِ مسلسل کی لڑی المجنون
شکلِ ناسور ہے کیا دیدۂ تر مین سوراخ

ای شہ حسن تری ناوکِ غمسے ہین دو
سیکڑون ہون جگرِ شمس و قمر مین سوراخ

دل عشاق ہین کیا تیرِ نظر کے آگے
توڑ سی جسکی مین لوہی کی سپر مین سوراخ

کیا نظر آئی بتِ خانہ نشین کا جلوہ
اب نہ دیوار مین روزن ہے نہ در مین سوراخ

جیسی ہے مدنظر تیرِ نگاہِ صیاد
نظر آتے ہین ہزارون ہی جگر مین سوراخ

یا غمین ز مزمے سن سنکی ہماری راجہ
شکل منقارِ ہی ققنس کے جگر مین سوراخ

ردیف دال مہملہ

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

ہین دلسے ہمکو اسپ کی چالاکیان پسند
لیکن نہین ہے توسنِ عمرِ روان پسند

انسان چلے وہ چال کہ جو ہو جہان پسند
مہمان ہے ہو وہ کام جو ہو میزبان پسند

کسطرح جہلو نکا ہمین ہو بیان پسند
معنی بیانمین ہو تو کرین رفرد ان پسند

جسوقت چاہی عرش کا مضمون باندہ لاے
شاعر کو کسطرح نہو فکرِ روان پسند

دیکھا ہی جیسی حسنِ عدیم المثال دوست
حسن پری ہے ہمکو نہ حورِ جنان پسند

سب عاشقو نمین ہو نہ وہ کسطرح سرخ رو
جان باز جو ہوا وسکو دمِ امتحان پسند

بحر رمل مسدس مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

دیکھتا ہون اوٹھ کی روئے یار صبح | لوٹتا ہون دولت دیدار صبح
یون تڑپکے شاپکے سینے یار صبح | جسطرح سے کرتے ہین بیمار صبح
کیا تلوّن ہے مزاجِ یار مین | شام کو اقرار تو انکار صبح
رات بھر اکثر پھرے ہین کو بکو | بارہا کی ہے پس دیوار صبح
غافلونکو واسطے غفلت ہے مرگ | خواب سے کسکو کرے بیدار صبح
عالمِ پیری مین ہو سیر جہان | کیجے نظارۂ گلزار صبح
وصل کی شب آئی ہے مدتکے بعد | حشر تک یارب نہو زنہار صبح
کس خوشی سے روز ہوتا ہی بسر | دیکھتا ہون یار کا رخسار صبح
آفرین ہے راجہ اسکو آفرین | غافلونکو کرتی ہے ہشیار صبح

ردیف خائی منقوطہ

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

اوس نگہ سے ہوئی لاکھونکی جگر مین سوراخ | جسطرح ہوتا ہی برمی سے گہر مین سوراخ

اسکندر و سنجر و جمشید و کیقباد — سب چھوڑ گئے کہ ہر گئی افواج و تخت و تاج

راجہ یہ بات قدرت حق سے عجب نہیں — حاسد ہون زیر حکم عدو دین مجھے خراج

ردیف حای حطی

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

[...]مکی برق کبھی آہ پر شرر کی طرح — نہ برسا ابر کبھی میری چشم تر کی طرح

ہمارا نامۂ شوقیہ یار تک لیکے — ہوائی شوق بھی پہنچی سے نامہ بر کیطرح

[...]تم ناز و ادا سے کئے حسینوں نے — مگر کسی کی بھی لچکے نہ اون کمر کیطرح

[...]ہمارے گھر مین جو آئے وہ غیرت خورشید — شب سیاہ ہو روشن ابھی قمر کیطرح

[...] اونکا نام بھی اسے عشق آہ سے میرا — گئی جو نالے بھی یہ آہ بے اثر کیطرح

[...] ہوئے تر لب اسکندر آب حیوان سے — نہ دیکھتا کبھی راہ عدم خضر کیطرح

[...] کعبۂ دلمین وہی ازل سے ہے — طواف اسکا ہے واجب خدا کے گھر کیطرح

[...] نہین کم ہدہد سلیمان سے — وہان پہنچتا ہے یہ مرغ نامہ بر کیطرح

[...] عدم کا ہے بارک ہو جان نثار و نکو — کسی سے تیغ نگہ یار لے کمر کیطرح

[...] وہ لب دندان دیئے اونہین راجہ — عزیز رکھتے ہین ہم لعل او گہر کیطرح

آج گل اوسکو بھی اپنی مستیون پر ناز ہی | جاکی نرگس کو دکھاؤ نرگس مستانہ آج
بھر گلگشت چمن پکڑے گلگون چلو | کبک کو چلکے دکھاؤ لغزش مستانہ آج
سنکے اوسکو سو گیا جانانکو دیکھا خواب میں | مژدہ دیدار تھا حق مین مری افسانہ آج
ساغر گل جام ہی مینا ہی ہر اک شاخ گل | کون ہی رشک گلستان زینت میخانہ آج
دیکھی کرتی ہے آرایش یہ کس کسکو خراب | ہو رہا ہے گیسوی عنبر فشا مین شانہ آج
اشک کی گرتی ہی آنکھو نسی ہوا وہ جھڑیان | تخم امید اپنی قسمت کا ہوا یہ دانہ آج
جام گل کیطرح مالامال ہی ہر ایک جام | میکدہ ہی دولت ساقی سی دولتخانہ آج
سچ کہو کس انجمن سے پیکی آئی ہو شراب | ہی تمہاری چال مین کچھ لغزش مستانہ آج
میری خدمت کی لئی راجہ پریرو جمع ہین | صاحب اقبال مجسا کون ہی دیوانہ آج

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

وہ حکم اپنا مملکت عشق مین ہے آج | فرہاد و قیس و وامق و نل دیتی ہین خراج
پران ہو جسکو دیکھکی عیسی کا مرغ عقل | عشاق کو وہ عشق کا ہی درد لاعلاج
آئی کبھی نہ اوس گل خوبی سی بوی مہر | الفت کا اوٹھ گیا ہی زمانی سی کیا رواج
ناصح سوائی دولت دیدار وصل دوست | اب مجھکو کچھ نہین ہی کسی شی کی احتیاج
عاشق ہی جسکی شکل کا تو اے دل حزین | ملتا نہین فرشتی کو اوس حور کا مزاج

شانہ ساں ہاتہوں سے سیدہا کیجے — سیہ ہے نہایت ہمسے زلف یار کج

قد خم گشتہ پیام مرگ ہے — گر پڑیگی ہوگی جب دیوار کج

سیدہی باتوں کے بہی ہیں ٹیڑہی جواب — اوسکی کج فہمی نے کی گفتار کج

کج اشارہ ہے معتبر یار کا — باتیں کرتے ہیں بہت اغیار کج

حسن نے مغرور اوسکو کر دیا — ہر ہستی تہی کسدن کلاہ یار کج

ناز اوٹہایا چاہیے گر معشوق کے — ایک سیدہی کہیے سن دو چار کج

اوسکا کشتہ ہے ہر اک جن بشر — تیغ ساں ہے ابروے خمدار کج

کیا خطا کیا جرم گیا راجہ گناہ — ہوتے ہو کسواسطے ہر بار کج

بحر رمل مثمن مقصور

مینکشوں سے کہہ رہا ہے ساقی میخانہ آج — بہول جاؤگے دو عالم پیکے اک پیمانہ آج

ہے دعا ہر صبح ہاتہ آئے کوئی پیمانہ آج — پاؤں کو اپنے ہی شوق لغزش مستانہ آج

جذب دل سے ہوں سلیماں کیوں میں دیوانہ آج — ہر پری بوسہ دیتا ہی مجہے نذرانہ آج

ہے شور بزم تیری شعلہ رخسار سے — شمع محفل میں جلیگی صورت پروانہ آج

شہر میں چاروں طرف ہی غل خود دار و گیر — توڑ کے زنجیر بہاگا ہے کوئی دیوانہ آج

پی رہا ہی بسکہ مے وہ ساقی گردوں شکوہ — آفتاب آیا ہے گردش میں اک پیمانہ آج

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلات

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

اس تمنا مین سدا رہتی ہین ای یار عبث
ایک بوسہ پہ بھی گم کر لی ہو تکرار عبث

شدت داغ سی سینہ ہی یہان رشک چمن
اپنا جانا ہے سوی گلشن و گلزار عبث

کوئی لیگا نہ زلیخا کے سوا یوسف کو
لیکر اُس کو مصر مین آئی ہین خریدار عبث

ای طبیبو نہین جز وصل صنم اپنا علاج
مجکو دیتے ہو تم اب شربت دینار عبث

بادۂ عشق سے بدمست ہین ہم رند مزاج
لائی ہین ساغر مے ساقئ سرشار عبث

لوٹ لی سبزۂ خط نے رخ رنگین کی بہار
انکو وصل پر اب مجسے ہے تکرار عبث

ہے یہان طایر دل دام محبت مین اسیر
شاہ باز نگہ یار ہے تیار عبث

مظہر عشق نہانی ہی ہمارا رخ زرد
اپنی رسوائی کے درپی ہو تم ای یار عبث

کشتۂ تیغ تغافل ہے دل زار و حزین
قتل پر کہینچے ہوی آتے ہو تلوار عبث

کبھی اک جا پہ نہین اوسکو قرار ای زاجہ [?]
تم ہوی اوسکی محبت مین گرفتار عبث

ردیف جیم

بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

باندہ اسکو تو نہ اسے دلدار کج
آفت جان ہے تری دستار کج

دیدۂ تر سے میرے کیا نسبت | گر میان کرتا ہے سحاب عبث
خفگی سے بہی تو خوش رہیئے | ہر گھڑی کا ہے یہ عتاب عبث
منہ چھپانا نہین قیامت ہے | پھیرے پر رہتے ہو نقاب عبث
شب فرقت مین کوئی آتی ہی نیند | آنکھونکو ہے خیال خواب عبث
دو گھڑی رات بہی نہین آئی + | او نہ چلے گھر کو تم شتاب عبث
غسل کو کوئی بحر حسن آیا | آنکھین کہولے تہین حباب عبث
یار آئے یقین ہے اے ہمدم | جان میرا نہ اضطراب عبث
زلف جانان کو دیکھے گر طاؤس | کہی ہے الفت سحاب عبث
بیس بوسے نکے دس ہتاؤنگا | مجھسے لیتے ہو تم حساب عبث
ہونگا گستاخ تم خفا ہوگے | مجکو پلواتے ہو شراب عبث
ہے شب وصل بخت ہین بیدار | تمکو ہے آج میل خواب عبث
تہوڑے عاشق رہے ہین کیجے نہ قتل | منتخب کا ہے انتخاب عبث
وصل قسمت مین ہی تو ہوتا ہے | تجکو اے دل ہی اضطراب عبث
یاد آیا زہ قلزم خوبی | ہمنے کی جا کے سیر آب عبث
فصل گل ہے ہنوز اے راجہ | تمنے کی توبہ شراب عبث

اڑا کے شمع سے پروانے حسن قاتل نے دکہائی لطف جدال و قتال ساری رات
رہیگی خواہش دنیا نے دون جو اپنی ستائیگی مجھے یہ بزرال ساری رات
بلا کی شکل بنی یاد گیسوئے شبگون رہی ہے جان بہی دلکو وبال ساری ر
ہٹے رہین رخ جانانسے افعی گیسو یہ گنج حسن ہمارا ہے مال ساری ر
یہ رنگ لائی تری دستک کف رنگین اڑا گیا مرے گہر مین گلال ساری ر
بہا کی وصل مین رخسار آتش افشانسے سکہائی یار نی زلفونکے بال ساری ر
شب وصال وہ گستاخیان ہوئین ہمسے گیا نہ یار کی دل سے ملال ساری ر
وہ رشک بدر رہو راجہ جو زیب آغوش رہی ہلال کو میرے کمال ساری ر

ردیف ثای مثلثہ

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

ہمنے بے یار پی شراب عبث دل جلا کے کیا کباب عبث
روز و شب رہتے ہین خراب عبث پہرتے ہین ماہ و آفتاب عبث
پہر جلاؤگے مثل طور جہان تم اوٹھتے نہین نقاب عبث
جان دی جسنے دیکہا بی پردہ رخ پر او سکے نہین نقاب عجب

...ن دل کھول ہے اگر تو نہ لین | منت ابر نوبہار درخت

...ج اوس گل کی بو جولاتی ہے | کیا ہوا ہے ہین بیقرار درخت

...م نارین ہزار کاٹے کوئی | فی الحقیقت ہین بردبار درخت

ہین عاشق جو اوس گلبدن کے | کوئی اچھا سا سایہ دار درخت

...وہ کن اوس ذقن کا گشتہ ہے | سیب کا ہو سر مزار درخت

...عبر ہے ساتھ ایسے نہال حسن | تو بھی ہے کوئی خار دار درخت

...ہون ہین قمری جو قد ہے اوسکا | بزم گلشن ہے اور یار درخت

...جائے گر باغ مین وہ سیم بدن | غنچے زرگل کرین نثار درخت

...کیے جا کے چمن ہین ہے نوشی | تاک ہے کوئی سایہ دار درخت

...خط کا اوس سرو قد کے عاشق ہیون | مجکو بھاتا ہے خار دار درخت

...آیسے راجہ کہین ہوائے بہار | جہومین مثل شراب خوار درخت

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات

...رہی ایس خیال وصال ساری رات | چلے وہ مہر درخشان کی چال ساری رات

...وہ ماہ آکے دکھائے کمال ساری رات | رہون وصال مین محو جمال ساری رات

...چمن مین کون جو ایسے ماہ چاندنی دیکھی | رہے نہال نہ کیا کیا نہال ساری رات

تجکو خبر نہین ہے کہ عشاق جان نثار
ٹپکا کیے ہین در پہ ترے سر تمام رات

دندان و لب کی یاد مین اے دل سفید و سرخ
بہتے رہے ہین آنکھو سے گوہر تمام رات

راجہ یہ اوسکے آنیکا تہا مجکو انتظار
گنتا رہا ہون آج مین اختر تمام رات

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

جس دن سے نظر آئی ہے اوس یار کی صورت
اوس دن سے خوش آتی نہین گلزار کی صورت

گر دیکھی نہو ابرو رخسار کی صورت
تو کھینچ دے مانی مجھے دلدار کی صورت

کیونکر نہ کہین انکو ہم غیرت نیسان
آنسو ہے ہر اک گوہر شہوار کی صورت

زاہد نہ کبھی عشق صنم مجھسے چھٹے گا
ہر رگ ہی بنے رشتۂ زنار کی صورت

یہ مانی و بہزاد کا ناحق ہے تعنو
کب انسے کھنچے ٹہیک بہلا یار کی صورت

پاس اپنے جو غیرونکو ٹہہاتے ہو بلا کے
ہی شرط مٹا دون ابہی دو چار کی صورت

عشاق کی ہو خیر کہ کسطرح ستمگار
آتا ہے ادہر غصے مین خونخوار کی صورت

راجہ سحر و شام یہی اپنی ہے تسبیح
یا رب ہمین اب جلد دکہا یار کی صورت

بحر خفیف مسدس مخبون المقصور

بڑہ چلین بجسے گو ہزار درخت
ہمچین کب ترے قد کو یار درخت

چشم نرگس سے یہ ہوا ظاہر
کرتے ہین تیرا انتظار درخت

ٹھو میں آپ کے بزم میں ای یار کس جگہ — بیٹھی تمہاری پاس ہیں اغیار راس و چپ

جیسی ستاری ہوتے ہیں رخشندہ قرب ماہ — یوں تیری رخ پہ خال ہیں دو چار راس و چپ

ساقی سے کہدو جلدی خوشگوار لائے — اوٹھا فلک پہ ابر دھوان دھار راس و چپ

گردش پر سر ہے تو اک دوش پر ہی تیغ — قاتل نے بیطرح سجی ہتیار راس و چپ

دل چاہتا ہے یہ کہ مودب کھڑی رہین — دو چار شخص قابل گفتار راس و چپ

ہنچتا ہی کسطرف دل عشاق دیکھیے — بیڈ ہیں چہرونکی ہوتی ہی جھنکار راس و چپ

ٹھی رہین جو پاس تو کیا ہی لطف زیست — پہلو مین اپنے غیرت گلزار راس و چپ

ردیف تای فوقانی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

بگڑا رہا ہے شوخ ستمگر تمام رات — گذری ہے کس غضب سے یہ ہم پر تمام رات

تھا عیش مین وہان جو وہ دلبر تمام رات — تڑپا کیا یہان دل مضطر تمام رات

جام شراب وصل مین پیکر تمام رات — سوئے ہم اور یار سمن بر تمام رات

کیا کیا نہ یاد زلف مین اور جبین رہا — ابتر ہمارے عقل کا دفتر تمام رات

ب چھتے رہتے ہین کونسی مژگان کی یاد مین — دلمین ہمارے سیکڑون نشتر تمام رات

نام مشہور ہوا رشکِ مسیحا راجہ	پر او نہین فکرِ علاجِ دلِ بیمار ہی کب

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف

کہتا ہون پیشِ روِ صنم انہ آفتاب	کیون اتنا ہو گیا ہے تو دیوانہ آفتاب
مہ نو شہونکی قصد کریے گروہ شاہِ حسن	بچ جایئے آکے چرخ سے پیمانہ آفتاب
وقتِ سحر کے تہے جو ترے مقابلے	لائیگا اس گناہ کا جرمانہ آفتاب
بیہودہ اسطرح سے جو پہرتا ہی چرخ پر	تیرا نہین ہے کیا کہین کاشانہ آفتاب
بہتر یہین اوسکی سامنی رو پوشیونکی دہنگ	رخ سی نقاب شب کو تو سرکانہ آفتاب
اوسپر فدا ہون جان سی جسکے جمال کا	مہتاب تو چکور ہے پروانہ آفتاب
دیکہا جو راجہ حسن خداداد یار کا	اک دم بہی بام چرخ پہ ٹہرا نہ آفتاب

ردیف بائی فارسی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

یون تیری پاس بیٹہی ہین اغیار راس دب	گلشن مین ہے گل کی قرین خار راس دب
سنبل ادہر خجل ہو تو ریحان اودہر خزان	چہوڑو جو رخ پہ کاکلِ خمدار رات دب
وحشت زدونکو دیکہکے کیا کو دکان بہر	لیلی کی سنگ سب ہوئی تیار راس دب

اوسنکو معلوم ہو کنہ ادقِ جامِ شراب
ہمسری ہر سون جو کوئی لی سبقِ جامِ شراب

محتسب اے ہی کیا سنگ ملامت سے جو
کیون نہ رندونکو بہلا ہو قلقِ جامِ شراب

رخ انور پہ نہین عکس سے گلگون کا
ماہِ تابان پہ ہے پہولی شفقِ جامِ شراب

محتسب توڑین گی ساتہ اسکے کئی کاسہ سر
سن لے رندونپہ بہت کچہ ہے حقِ جامِ شراب

بہدوزاہد سے کہ می نوش یہان ہے راجہ
درمیان لائے نہ ذکرِ حمقِ جامِ شراب

بحر رمل مثمن مخبون محذوف

دیکہا آپنے مین آئینہ رخسار ہی کب
حسن سے اپنے ابہی یار خبردار ہی کب

جو نظر آئی نہ اوسکے نہ ہوس ہو ہر گز
دلکو مقصود ہمارے گل بار ہے کب

کہتا ہی دیکہکے ہر ایک خرامان تجکو
کبک و طاوس کی اسطرح کی رفتار ہی کب

شہرہ اوس حسنِ جہانگیر کا پایا کب سے
ابہی انبوہِ خلایق پس دیوار ہی کب

ای صنم تجکو عبث دعوی صیادی ہے
دامِ گیسو مین ترے کوئی گرفتار ہی کب

ہمنے انداز و ادا دیکہی مین معشوقونکی
بزمِ عالم مین کوئی تجسا طرحدار ہی کب

دامِ الفت سے چہٹے ہمکو ہوئی اک مدت
زلف پر پیچ سے اب دلکو سروکار ہی کب

زلف ہر گا و جو رخسے تو سحر ہو صاحب
صبح ہو جائیگی مانع یہ شبِ تار ہی کب

کیا غرض ہی جو کرین دلکو دوچار الفت
چشم کو مدِ نظر جلوہ دیدار ہے کب

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلات

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

مدح کس منہ سی ہو ساقی کی بیان اَی راجہ | ہو کہیکے لایا ہی گزک بہی عقب جام شراب

بحر رمل مثمن مقصور

خندہ زن ہر گل ہی سنکے نالہائی عندلیب | گو نکو ہی اس چمن مین ماجرا سے عندلیب
ہی وہی کنج قفس مین بہی نوائی عندلیب | خار خارِ دل ہی باغِ دلکشائی عندلیب
فصل گل مین روبرو انکے بہی آئی عندلیب | طرز نالہ ہمسی آلے سیکہجائی عندلیب
دردِ الفت سی ہو انکی دلکو آگاہی اگر | ہون یہ صیاد اور گلچین خاکپائی عندلیب
سنگِ آب جو یہ کرتا ہی چہری صیاد تیز | دام کی پہندی مین لاتی ہی قضائی عندلیب
ہو گیا دانہ دہن کو فرقتِ گل مین حرام | رہگیا فصل خزا مین غم غذائی عندلیب
دیکہتی ہی اوسکی صورت رنج ہوتا ہی مجہے | باغ مین گلچین جو پہرتا ہی قفائی عندلیب
ہون مین عاشق ایسی گلرو کا عجب اسکا نہین | برگِ گل گر میری بستر پر بچہائی عندلیب
ہو نہ ایدل جائی عبرت انقلاب آسمان | ہون وہان زاغ و زغن جسجا تہی جائی عندلیب
اشکِ شبنم گرتے ہین رخسارِ گل پر متصل | گوش تک اوسکی مگر پہنچی صدائی عندلیب
حسنِ بے پروا اگر سمجہے مراتب عشق کے | فرشِ پا اوسکا از گل ہو زیر پائی عندلیب
اسکو معشوق نسی ہی راجہ توقع خیر کی | گوش گل کب ہی چمن مین آشنائی عندلیب

بحر رمل مثمن مخبون مقصور

سیری انکھونکو ہی نظارہ سی اوسکی آرام
رہون کسطرح نہ مشتاقِ لقای محبوب

حسن کی قید سی ہے ہر گل نی رہائی پائی
واجو گلشن مین ہوا بندِ قبای محبوب

ہم نہ دل دیے تو وہ کسکو اذیت دیتا
ہی خطا اپنی نہین اسمین خطای محبوب

چاندنی دہوپ ہے شب وصل کی نجائی ابہی
رخِ انور سے جو گیسو کو ہٹائی محبوب

کسطرح ہمکو نہ توبہ شکنی واجب ہو
خود اگر جام مئے صاف پلائی محبوب

ایک عالم کی نگاہون سی وہ گرجاتا ہے
اپنی آنکھون سی کسیکو جو گرائی محبوب

عشق مشرب ہے ہمین کام نہین مذہب سے
سجدہ گہ اپنی ہے نقشِ کفِ پای محبوب

سر مین از بس ہی بہری اوسکی محبت راحم
دیدۂ دلمین نکیونکر ہو ضیای محبوب

بحرِ رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

فصل گل ہے نہ ہو کیونکر طلبِ جام شراب
جلد ساقی تو لگا منہ سی لبِ جام شراب

محتسب دیکھنا ہرگز نہ نگاہِ بد سے
اپنی محفل مین ہی لازم ادبِ جام شراب

لب بلب نرم مین ہے اوس دہنِ شیرین سے
غیرتِ شہد نکیونکر ہو لبِ جام شراب

چاندہی دیکھکے ساقی کی نشیلی آنکھین
خاکِ عشاق ہوئی ہے سببِ جام شراب

جبکہ ہمسایہ ہو وہ رشکِ پری ایساقی
شب مہ مین نہو کیونکر طلبِ جام شراب

رخصت اے توبہ کہ وہ مایۂ عیش آتا ہے
آجکی شب تو ہی واجب طلبِ جام شراب

ہین مرکب خطا و نسیان سے | کیا کسیکو ہے اعتبار اپنا
سب کہین او سے سرگذشت اپنی | کوئی پائین جو غمگسار اپنا
دیکے دل پہ یہ لین معاذ اللہ | یہ و تیرہ نہین ہے یار اپنا
اشک سے پہتے ہین شور نالہ سے | نہوا کوئی راز دار اپنا
پر جہان جلتے ہین فرشتونکی | لیگیا ہمکو انکسار اپنا
صید گاہِ جہان ہین اس دلکو | سے کہئے شوق سے شکار اپنا
رخ و گیسو کے جب سے عاشق ہین | حلب اپنا ہے اور تتار اپنا
جب سے راجہ ہم اوسکے عاشق ہین | نہین دلپر کچہ اختیار اپنا

ردیف بائی موحدہ

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

ہمہ تن گوش نہ کیونکر ہون قدم انے محبوب | پردۂ غیب سے آتی ہے صدائے محبوب
کسطرح سے نہ سہون جور و جفائے محبوب | خلق خالق نے کیا مجکو برائے محبوب
کب ہے منظور نظر کوئی سوائے محبوب | سرمۂ چشم ہے خاک رہ پائے محبوب
ناصحو اوسے کرون ترک محبت کیونکر | دلمین وہ دن اور جگہ کسکو سوائے محبوب

قدرتِ حق سے ہوئی ایک جگہ شام و سحر
کہو لکے عارضِ روشن پہ وہ گیسو نکلا
سامری کلمہ اوسکا پڑہا ای راجہ
معجزی سے بہی سوا یار کا جادو نکلا

بحر رمل مثمن محذوف

کچہ نپوچہو کشتۂ ناز و ادا کیونکر ہوا
عشق مجکو کیا کہون کیونکر ہوا کیونکر ہوا
کچہ نپوچہو دل میرا تم پر فدا کیونکر ہوا
لوگو سے کیا کہون یہ ماجرا کیونکر ہوا
دوستو نسے دشمنی کی جانکا طالب ہوا
نام تیرا عاشقون مین دلربا کیونکر ہوا
یاد مین جہدی لگا کے نار سی کہتے ہیں
عاشقون مین ۔۔ محشر بپا کیونکر ہوا
جانتا تہا اوسکو ترا دل یہ ہے کالی بلا
پھر اسیر حلقۂ زلفِ دوتا کیونکر ہوا
خون اگر اسمین نہین ہے بیگناہو نکا نگر
شوخ تیری ہاتہ مین رنگ حنا کیونکر ہوا
گر او ڑرا یا تہا نہ تو نے کوچہ دلدار سے
پھر غبار الیسا پریشان ای صبا کیونکر ہوا
جانتا تہا یہ بلائی جان پر مزا دونکا عشق
پہر یہ حیران ۔۔ کی دلکو کیا ہوا کیونکر ہوا
بیوفا تو جانتا تہا اوسکو ای راجہ اگر
تیرا دل اوس شوخ پر پہر مبتلا کیونکر ہوا

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

زور افزون ہے اقتدار اپنا
ہے تعلّی پہ انکسار اپنا
ہو زمانہ عدو ہزار اپنا
غم نہین یار ہے وہ یار اپنا

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلن
فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

اسطرف جو کوئی آوارۂ وطن آ نکلا | تیری اس دور نے ای چرخ کہن لوٹ
دم ہے مجنون کی وہ آباد بہت تہا آئے | ملک الموت نے کیا تجہ کا بن لوٹ

ایضا

رخ تابان پہ خیال مہ پر نور ہوا | دیکہکے زلف کمان شب دیجو
حسن وہ شے ہے نگاہو نسے اگر دور ہوا | دیدۂ حضرت یعقوب بہی بے
اپنی دل مین مژہ یار کی رہتی ہین خیال | گھر یہ اللہ کا تہا خانۂ زنبور
سبزہ رنگو نکی ملاحت کا بہر آیا ہے خیال | پھر تر و تازہ ہر اک زخم کا
قاتل خلق ہے اوس ترک کی شمشیر نگاہ | کون ہی جسکا نہ زخمو نسے جگر چو

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

کہنچکے تیغ تغافل جو وہ بد خو نکلا | شور خلقت مین یہ اوٹہا کہ ہلا کو
خوبصورت مہ و خورشید سی بہی تو نکلا | تیر سے ہم مرتبہ کوئی نہ پر پر
سنکے مجہ عاشق ناشاد کا افسانۂ غم | کون محفل مین رہا جسکا نہ آنسو
دل غمگین کے سوا معرکۂ عشق مین آہ | نہ تو یا در نکو تی قوت بازو
بس اسی منہ پہ ہے دعوی قدر اندازی کا | تیر غیر کا کب توڑ کے پہلو
جان کی طرح سے دل مین الگار کہا ہے | بد مزاج اوسکو سمجتے تھے وہ خوش

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ہائی دل کس بیمروت کو دیا	عمر بھر راجہ مجھے یہ غم رہا

بحر رمل مثمن مخبون مخذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ناتوانی سے ترے پاس تک آیا نگیا	حالِ دل تجکو کچہ ای جان سنایا نگیا
دل کو ہر چند چھپایا پہ چھپایا نہ گیا	لگ گیا چھین کے وہ ہمسے بچایا نگیا
حسنِ ماہِ درخشان کو شبِ فرقت مین	تجسے ای آہِ شرربار جلایا نہ گیا
کجروی دیکہ لی تیری فلکِ ناہموار	راہ پر اوس بہ گمراہ کو لایا نہ گیا
شعلہ آتش فرقت سے جلایا مجکو	تجسے ای دیدۂ خون بار بجہایا نگیا
ای دلِ غمزدہ جانان کی درِ دولت تک	شدتِ ضعف سے مجبور ہون جایا نہ گیا
مہربانی سے جو آیا وہ عیادت کیلیے	بیشوائی کو لبِ فرش بہی آیا نہ گیا
حیف صد حیف کہ شاہین نگہ سے راجہ	مرغِ دل اپنا کسی طور بچایا نہ گیا

ایضا

سرخی لب سے بدخشان مین لوٹ لیا	زلفِ طرارنے محصولِ ختن لوٹ لیا
تیری پوشاک کی بو باس نے ای سرو روان	باغمین تختۂ نسرین وسمن لوٹ لیا
صحنِ گلشن مین تجہے بہول بلا کی ہمنے	لیا مزا وصل کا او غنچہ دہن لوٹ لیا
نازو انداز و ادا تونے دکہا کر ہمنے	نقدِ ہوش و خرد ای سیم بدن لوٹ لیا

باغ مین یاد مجھے عارضِ دلبر آیا — لیکے گلچین جو مری آپ کے گل تر آیا

محتسب غیظ سے میخانہ مین جب در آیا — رند بولی کہ عجب فتنۂ محشر آیا

جیتے جی پھر نہ سلامت کوئی مضطر آیا — کوچۂ یار سے آیا بھی تو مر کر آیا

وصل مین بھی دہنِ یار کا بوسہ نہ ملا — خشک لب چشمۂ حیوان سے سکندر آیا

زہر آلودہ ہے وہ مارِ سیاہِ کاکل — اسکے کاٹے کا کسیکو بھی نہ منتر آیا

عندلیبانِ چمن کسکی خریداری سے — گل ہر اک اپنی جو مٹھی مین لئے زر آیا

سائلِ بوسۂ ابرو کے لئے وہ سفاک — ہمدم تیغِ قضا کھینچ کے خنجر آیا

شب تاریک ہوئی غیرت روز روشن — گھر مین رات جو نکلے جو خورشید منور آیا

بحر رمل مسدس محذوف

پاس غیرونکے جو وہ ہمدم رہا — ناک مین آ آ کے میرا دم رہا

اسقدر بیتاب کیون ہوتا ہی دل — وصل کی شب آئی اب دن کم رہا

اپنا چلو مے سے ہمنے بھر لیا — طاق پر رکھا ہی جامِ جم رہا

قیس نے دیکھا جو صحرائے عدم — وحشیانِ دشت مین ماتم رہا

کل کیا تھا ہمنی بوسے کا سوال — آج تک ابرو پہ اوسکے خم رہا

خونِ ناحق کی گواہی کے لئے — تیغ پر یہ خون کسکا جم رہا

دیکھکے لیلا کو مجنون نے خوش ہو کے کہا
دو گھڑی دم سے تیری جنگل مین منگل ہو گیا

واہ کب راجہ کو آیا ہے خیال سیکشی
جب در میخانہ ساقی مقفل ہو گیا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

ہجر مین مائل نالہ جو دل اپنا ہو گا
قدسیو عالم بالا تہ و بالا ہو گا

پیچ لا کھون ہی یہ دل کہائی یقین ہے ہمکو
گیسوئے یار کا اک بال نہ سیدھا ہو گا

پاس دلدار کے جاتا تو ہون دل لینے کو
ہی یقین غمزہ و انداز مین جھگڑا ہو گا

مر گیا ہجر مین جو تیرے تڑپ کر پیاری
اوسنے تربت مین بہی آرام نپایا ہو گا

کشتہ زلف کو سب دیکھکے کہتے ہین یہی
ہی یقین مار سیہ نے اسے کاٹا ہو گا

اسطرح پہنس گئی جو قید قفس مین بلبل
کسی گلچین نے مقرر اسی کو سا ہو گا

نج تم دلکو مرے دیتے ہو یہ تو سمجھو
ہم نے کس ناز و نعم سے اسی پالا ہو گا

نظر آتا ہے ہمین چرخ پہ اک لکہ دو دو
آہ سوزان نے ہماری اسے پہونکا ہو گا

مجکو یہ باد بہاری نے خبر دی آکے
فصل گل آئی ہے اب پہر تجہی سودا ہو گا

مرض عشق ہوا اوسکا جسی اہے راجہ
وہ مسیحا سے بہی واللہ نہ اچھا ہو گا

ایضاً

غم سے اے پیر مغان شیشہ دل بھر آیا
فرقت یار مین تو لیکے جو ساغر آیا

شب مہتاب کا عالم نظر آنے لگا مجکو — اندہیری رات مین بہی پاس گروہ نازنین آیا
دکہایا سبزۂ خطِ یار کے جوہر کا جب عالم — صفائی رخ یہ آئینے کا پہر مجکو یقین آیا
وحیدِ عصر ہو ای جان جان تو اپنی آنکہو مین — گمان و وہم مین تجہسا نہین کوئی حسین آیا
ہوا جسدم سوارِ ناقہ وہ لیلی منش اپنا — جلو مین دوڑنی کو اوسکی ہر محمل نشین آیا
فرشتے دیکہنی کو اوسکی آئی مشتری بنکی — جو مین بازار مین وہ یوسفِ زہرہ جبین آیا
جرس کا نالہ دل پر ہوا اپنی گمان مجکو — دمِ زاری ترا جب دہیان ای محمل نشین آیا
لگا لکہنے جو راجہ وصف اوسکی قد و قامت کا — صریرِ خامہ پر شورِ قیامت کا یقین آیا

بحر رمل مثمن محذوف

ای صبا ہر برگِ گل تلوار کا پہل ہو گیا — گل رخون کی ہجر مین گلزار مقتل ہو گیا
ہم جو اوسکی گہر لگی جاتی شبِ تاریک مین — شعلۂ دل آگی آگی جانے مشعل ہو گیا
اسقدر دولت سرائی یار ہی دور و دراز — اوڑتی اوڑتی اپنا مرغِ نامہ بر شل ہو گیا
دیدۂ خونریز و سوزِ آہِ آتش بار سے — دشتِ گلشن بنگیا گلزار جنگل ہو گیا
دمبدم کیا اوگلی پڑتی ہی سر وہی متیا نسے — یہ مزاج آگی نہ تہا کچہ اب وہ اچہل ہو گیا
عشقِ انسان نی جہکائی ہین فرشتونکو گون — قیدخانی سے زیادہ چاہِ بابل ہو گیا
ایک بوسہ لیتی ہی اللہ ری طیش و غضب — کس قدر رنگِ رخِ جانان مبدل ہو گیا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نیا لذتین ملین گی جسوقت وصل کی شب
مین بیحجاب ہونگا وہ بے نقاب ہوگا

جیسی کہوگے ہمکو ویسے سنوگے ہمسے
کب چپ رہیگا وہ جو حاضر جواب ہوگا

گلشن مین جاؤگے جب تم اپنے بال کہولے
شرمندہ ہوگا سنبل ریحان خراب ہوگا

اشکون کی سیکڑون یہ دریا بہار ہی ہے
کیا میری چشم تر کے آگے سحاب ہوگا

حد ادب سی بڑہ کے بوسہ لیا جو اے دل
تعذیر یہ ملے گی بیشک عتاب ہوگا

بے پردہ ہوچکے ہین بوسہ بھی دے چکے ہین
اب اونکو وصل مین کیا ہمسی حجاب ہوگا

کہتی ہے فصل گل مین صیاد سے یہ بلبل
گر چھوڑ دیگا ہمکو تجکو ثواب ہوگا

ہی بزم مغبچون کی گاڑہی چہنے گی آؤ
وارد یہان یہ کوئی گر شیخ وشاب ہوگا

راجہ اگر یہ اونکا ہمراہ جائی بن رہیگا
ملنے سے اونکے ہمکو بھی اجتناب ہوگا

بحر ہزج مثمن سالم

نظر رخسارۂ رنگین پہ خال عنبرین آیا
کہڑا ہی ماعملین زنگی مری دلکو یقین آیا

ہوا پیدا نہ مجسا ایک عاشق عشق باز کوئی
عدم سے خوبرو تجسا نہین کوئی حسین آیا

نزاکت اپنی غالب کہی اوسنی ضعف پر میرے
عیادت کو نہ مجہ بیمار کی وہ نازنین آیا

جدا ای بحر خوبی تجسے جو عاشق ہوا تیرا
بسان ماہی بے آب چین اوسکو نہین آیا

نشہ کی دہن مین سمجہا شمع ہے فانوس کے اندر
نظر جب بازوِ ساقی میان آستین آیا

نور خورشید کا اوسکی رخ روشن مین ہے | اپنا منہ پہیر کے وہ شوخ ادہر دیکہ چکا
رخ فرقت ہی ملا پہل کی جگہہ ای رحم | بارہا نخل محبّت کا ثمر دیکہ چکا

بحر مضارع اخرب

اوس آفتاب کو جب شغل شراب ہوگا | خم خانہ ہوگا گردون جام آفتاب ہوگا
پہلو مین جب ہماری وہ آفتاب ہوگا | کیفیتین ملینگی دور شراب ہوگا
وہ رشک برق دیکھین کب بے حجاب ہوگا | کس روز اپنے دل کا کم اضطراب ہوگا
گلشن مین اوسکی رخ سی گل آب آب ہوگا | سنبل کو گیسوونسی کیا پیچ وتاب ہوگا
گلزار مین جو وہ گل مست شراب ہوگا | ہر شاخ سیخ ہوگی بلبل کباب ہوگا
کب دلکی آبلے کے آگے حباب ہوگا | گر سامنے بہی آیا تو آب آب ہوگا
یہ کوچۂ جنون سیے آواز آرہی ہے | پہاڑیگا جو گریبان وہ کامیاب ہوگا
اس دس برس کے سنمین ایسا ہی ناز وغمزہ | کیا قہر ہوگا وہ گل جبدم شباب ہوگا
تیغ قضای سر پر ہے عشق ان بتونکا | جائیگی جان ناحق ایدل خراب ہوگا
کریون ہی مہربانی اوستاد کی رہیگی | جو شعر ہمسے ہوگا وہ انتخاب ہوگا
ای بیخبر میری آگے کیا لیگا خودسری کی | رستم کی سامنے کیا افراسیاب ہوگا
اوس رشک گل کو ہوگا جب عشق سیر گلشن | شرمندہ سرو قد سیے رخ سی گلاب ہوگا

…ہی طاؤسِ چمن رقص فراموش کرے | دیکھلے چلو جو ای سروِ خراماں تیرا
…ویرو مرتی لعلِ لبِ دلدار کی ہو | حوصلہ ہے یہ کہاں لعلِ بدخشاں تیرا
…ظر آیا جو کبھی جلوۂ رخسارِ صنم | ہوش اوڑ جائیگا اے مہرِ درخشاں تیرا
مجھکو کس گلنے دکھائیں ہیں چمن میں آنکھیں | کیوں براحال ہے اے نرگسِ حیراں تیرا
…ہی مصرعِ رہا راحہ کو صدا وردِ زبان | ایک بوسہ نہ ملا اے لبِ جاناں تیرا

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

…بیتِ ابروی پری اور رشکِ قمر دیکھ چکا | ابھی میں نالۂ موزون کا اثر دیکھ چکا
شبِ فرقت میں کیا عارضِ تاباں کا خیال | اب سحر ہو کہ نہ ہو میں تو سحر دیکھ چکا
اوسکو بھی کہتے ہیں معدوم اسی بھی معدوم | جسنے دیکھا دہنِ تنگ کمر دیکھ چکا
جانبِ غیر نظر قہر سے کی تینے آج | مہرباں مجھکو جو تہا مدِ نظر دیکھ چکا
…یب کا حال ہے اللہ سے کے اوپر ظاہر | ای صنم میں ہوں نشتر تیری کمر دیکھ چکا
دیکھا جو رخِ دلدار مری آنکھوں نے | شکر اے آہِ سحر تیرا اثر دیکھ چکا
مثلِ گرداب نہ پائی کبھی گردش سی نجات | میں وطن ہی میں سب ایذای سفر دیکھ چکا
…بھیاں دامنِ صحرا کی اوڑائیں تونے | آج اے دستِ جنوں تیرا ہنر دیکھ چکا
…ل ہے کیوں ماہیِ بیتاب کیصورت بیتاب | مچھلیاں بازوی قاتل کی مگر دیکھ چکا

بحر ہزج مسدس محذوف

ذرا کہو گہٹ کو سر کایا تو ہوتا
مہ گردون کو شرمایا تو ہوتا

ہمارے ماہ کو اے چرخ کج رو
کسی دن راہ پر لایا تو ہوتا

شال برق اوس ابر کرم نے
ہمین رلوا کے ہنسوایا تو ہوتا

لہو قاتل یہ کسکا جم رہا ہے
ذرا خنجر کو دہلوایا تو ہوتا

ہمارے سامنے غیرونکو اے جان
تو بوسہ دے کے شرمایا تو ہوتا

دل صد چاک عاشق سے بہی اے
ذرا کاکل کو سلجہایا تو ہوتا

نکل آئے یہ طفل اشک باہر
انہین اے چشم بہلایا تو ہوتا

وہ راضی وصل پر ہوتا نہو تا
کسی نے اوسکو سمجہایا تو ہوتا

یقین ہے اوسکو راجہ رحم آتا
زبان پر حال دل لایا تو ہوتا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

خون عاشق سے بھرا خنجر بران تیرا
شکر ہے رہا دلمین نہ ارمان تیرا

اوسنے بانی بیداد خدا ما دل ہے
حشر مین ہاتھ ہمارا ہے گریبان تیرا

باغبان شعلہ آواز عنادل ہی شرر
دل کو کہٹکا ہی یہ جلجائے گلستان تیرا

کوئی سنبل سی یہ پوچھی کہ دکہا کے زلفین
اسقدر حال کیا کسنے پریشان تیرا

ہر اک دم کسطرح زخمی نہون دل جان نثارونکی
خم اوسکی تیغ ابرو مین ہی تیغ اصفہانیکا

نظر آیا جو اوسکی روی عالمتاب کا جلوہ
ہوا ہے زرد چہرہ آفتاب آسمانی کا

اگر تیرا رخ رنگین عروسان چمن دیکہین
خوش آئی پہر نہ جوبن شاہد گل کی جوانی کا

عجب حیرت فزا نقشہ بنا اوس آئینہ رو کا
قلم گر گر پڑا ہے ہاتہ سے بہزاد و مانی کا

شراب آفتابی کیون نہو مشہور ایساقی
اثر ہر دور ساغر مین ہی دور آسمانی کا

بہار آئی چمن ہی ابر ہی پہولونکے ساغر مین
اگر آجای وہ ساقی مزا ہے زندانی کا

لگا کی اپنی لب سی لب دیا ہی ہمکو ساقی نے
اثر بخشا ہی جام مے نے آب زندگانی کا

ٹھہرتی ہی نہین پتلی جوش حسن دیکھ مین
خدا کی شان اس منہ پر ہی دعوی لن ترانی کا

کمر سی جب کہنچی پانی نہ مانگا جان نثارون نے
تمہاری تیغ مین ہی کاٹ تیغ اصفہانی کا

لگایا جب گلی سی اوس گل گلزار خوبی نے
نہایت بڑھ گیا رتبہ لباس ارغوانی کا

سنا اوس رشک لیلی نی جو میری عشق کا قصہ
بنا آہوی وحشی شوق مجنونکی کہانی کا

نپایا کوئی گاہک عاشقون نی دل بیچانیکا
دیار حسن مین عنقا ہی نام اب قدر دانی کا

خمیدہ قد بنا خاتم صبا تخت سلیمان ہے
میری سر پر ہے احسان اوپر پیرو ناتوانی کا

کلام تلخ فرماتی ہو اسنے نیکخواہون سے
برا لگتا ہی اس شیرین وشی بد زبانی کا

ز نشہ صحبتون کے رنگ باقی داغ ہین ای راجہ
خزان مین بہی تصور ہی بہار نوجوانی کا

عشق کے دریا کا کیا احوال ہو راجہ بیان	پا اون ٹکتا ہی نہین اسمین کسی پیراک کا

بحر رمل مثمن مخذوف

منفعل اوسکی جبین سی ماہ کامل ہو گیا	غیرت انجم ہر اک رخسار کا تل ہو گیا
صید چشم مست ہر اک طائر دل ہو گیا	اوسکا شہباز نظر صیاد کامل ہو گیا
وہ دلیلین عشق کی ہمنی لگا لین اہلحق	معتقد مجنون ہوا فرہاد قائل ہو گیا
یار کی ہوٹونکی بوسی سیکڑون اب لینگی ہم	ہاتہ اپنا اوسکی گردن مین حمائل ہو گیا
ناتوان ایسا ہوا بیمار چشم یار کا	اک قدم اب اوٹہ کی چلنا اوسکو منزل ہو گیا
حاصل حسن صنم مین دل کیا صرف نگاہ	یہ مخارج ہو گیا اور وہ مداخل ہو گیا
اللہ اللہ یہ جبین کا کیا فروغ حسن ہی	مثل ذرہ آفتاب اوس در پہ سائل ہو گیا
دیکہکے سیر گلستان گلرخونکی یاد مین	نالہ دل ہمدم صوت عنادل ہو گیا
اب نہین سفلہ نوازی اوسکی دلمین مطلقا	نخوت منعمونکی وہ معشوق قابل ہو گیا
بک رہی ہین کسلئے ناصح یہ دیوانونکیطرح	اتبو دل اپنا پری رویونپہ مائل ہو گیا
لیلت الفرقت مین کی ساعت شماری اسقدر	بس وظیفہ راجہ اب عقد انامل ہو گیا

بحر ہزج مثمن سالم

عجب سیکہا ہی شیوہ ادبری انداز سا نیکا	دل وحشی نشانہ ہی بلاے ناگہانی کا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مفاعیلن

آرہ باب

منزل عشق کی ہو راہ مبارک راجہ	حق تعالی نے کیا شوق سار ہبر

بحر رمل مثمن محذوف

کیون نہ کم رتبہ زمین سے ہو بھلا افلاک کا
رونق عرش معلی ہے یہ پتلا خاک کا

وادی کنہ حقیقت مین جو تیری اڑ سکے
حوصلہ اتنا کہان ہے طایر ادراک کا

کیون جہالت کو نہ کہئی مرحبا صد مرحبا
حامل بار امانت ہے یہ پتلا خاک کا

جو نگاہ بد سے میرے گلگو دیکھے ایسا
پھونکدینا اوسکی آنکھو مین تو تنکا خاک کا

سامنا انسانکا جن سے بھی ہو سکتا نہین
قہر ہے آتش مزاجیمین یہ پتلا خاک کا

چل سکے کیا برکشی غیرونکی اپنے سامنے
برق خرمن ہے شرارہ آہ آتشناک کا

اینڈتے ہین باغمین کہ کے یہ بادہ برست
سایہ طوبے سے کم سایہ نہین ہے تاک کا

ایک شمہ اوسکی سفاکی کا ہو گئے بیان
معترف جلاد گردون بھی ہے جس سفاک کا

یاد محشر تک رہیگا رات کی محفل کا رنگ
جام کا ہنسنا وہ اور رونا بل سے اوٹرنا کاک کا

جانکی اللہ کی گھر کعبہ دل ڈہا دیے
ہے زمانے سے الگ ظلم اوس بت بیباک کا

مطلع نور خدا ہی شک دہان پاک ہے
ہی شعاع مہر ریشہ یار کی مسواک کا

رتبہ عالی ملا مثل ہما اے شہسوار
جسکی گردن مین پڑا حلقہ تری فتراک کا

تیر سے گشتہ کی مٹی لیگئے ہین کوزہ گر
کیون نہ محشر تک رہے چکر مین چکر چاک کا

پینے مانگے اسقدر ناحق جو پیالا رہا ہے
ساقی کے پاس اسکا کوئی ادہار ہوگا

گر پڑتے ہو ہمیشہ پہیلا کے پاؤن مستانہ
اوسکو ملے گا ساغر جو بردبار ہوگا

یہ پہول کاسنی کا لاکہون جو کہل رہے ہیں
بلبل کی نبض پیچھے باقی بخار ہوگا

لیکے بغل مین انکو بہاگین گی دوستانے
ہم کب بنین گی راجہ غل تو ہزار ہوگا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

دوستی کا اگر انسان مین ہو جوہر پیدا
دشمن جان کی بہی دلمین وہ کری گہر پیدا

بیقراری نکرے کیون دل مضطر پیدا
پیچ و خم کرنے لگی زلف معنبر پیدا

عاشقون پر جو ادسی جور و جفا ہی منظور
ناز معشوق کری جسپر ہو ستمگر پیدا

تیری دانتون کی صفا ایک مین پائی نہ تیسے
آب نیسان نی کئی سیکڑون گوہر پیدا

دہن اوس حور لقا کا نظر آئے کیونکر
باغ عالم مین ہو گیا چشمہ کوثر پیدا

کونسا سر ہی جو سودے سے تیری خالی ہے
جان جان تجسا نہو گا کوئی دلبر پیدا

حال بیماری دل خط مین مسیحا کو لکہون
ہو اگر کوئی فلک سیر کبوتر پیدا

قبر مین لی نہ گیا کوئی بہی قارون کیطرح
راہ مین تیری لٹایا جو کیا زر پیدا

ہمہ تن چشم ہوا تیری نظارے کے لئے
پردۂ شب سے ہوا یار جو اختر پیدا

ابر ہی یار ہی سبزہ ہی لب دریا ہے
حیف اسوقت نہو شیشہ و ساغر پیدا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

شوق ای حور جو ہوتا ہے تجھے میخوار یکا
ساغرِ عیش ہے تجھے ساغرِ کوثر ہوتا

یاد اوس گل کی جو آتی کبھی مجہ وحشی کو
دامنِ دشت وہین پہولونکا بستر ہوتا

لطف اوٹھتی چمنستان کی ہمین ای راحبہ
سیرِ گلزار ہمین ہمراہ جو دلبر ہوتا

بحر مضارع مثمن اخرب

دیوانی پن مین ہر اک خدمتگار رہوگا
وامق ہمین ہو گا مجنون یسار ہوگا

ہر مو تن کی عاشق پہلی ہین شش جہت مین
کیا حاسبِ فلک سے انکا شمار ہوگا

رہتا ہی رونق افزا جو اشتیاقِ ابرو
صحرا ہی دلمین آخر کسکا شکار ہوگا

پہلونکی اوسکے تن پر کہائی ہزار ہا گل
گوندینگے وصل مین جب تیار ہار ہوگا

دن غفلتون سے گذری عہدِ شباب آیا
سینی پر ابتو اونکی کچہ اوبہار ہوگا

سیرپہوڑین شلِ فرہاد انجام کار بدہو
شیرین دہن نہ ہمسے یہ زینہار ہوگا

ہے سخت بد قماشی گنجفہ بازی چرخ
ڈسر کر یگا اوسکو جو تاجدار ہوگا

جانی ندیم لاسی جہانگین گے ہم وہان سے
روز ہمین تیرا دربان کیا اختیار ہوگا

ناصح تجھے ہی آکے جسدن جہلک کہا دے
دل بیقرار ہوگا دل بیقرار ہوگا

سہ آتشین رخ انکو دکھا نہ او گل
تھوکے گی خون بلبل گل کو بخار ہوگا

دم بھر سنگھاوے تم گر بو زلف مشکین
لیگی بلائین بلبل سنبل کو خار ہوگا

مفعول
فاع لاتن
مفعول
فاع لاتن

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

آج مہمان اگر وہ مہ انور ہوتا
گھر مرا برج شرف سی کہین بہتر ہوتا

جلوہ گر شب کو یہان وہ مہ انور ہوتا
ایفلک راہ پہ قسمت کا جو اختر ہوتا

ایک شب آکے جو مہمان وہ دلبر ہوتا
پایۂ بخت مرا عرش سے برتر ہوتا

صحن گلشن مین جو وہ رشک گل تر ہوتا
خار ہر گل کے لیے ہمدم خنجر ہوتا

زر زمین سو دیکی بکا کرتے ہین آشفتہ لفت
یاد کرتے جو کہین سانپ کا منتر ہوتا

صفت ابروِ دلدار جو ہوتی بحریر
کلک مین خنجر خونش آب کا جوہر ہوتا

ہمرہ صبح وطن دیکھتے شام غربت
چاند سے رخ پہ جو گیسوِ معنبر ہوتا

حیف ہی کچھ بھی پسیجا نہ ترا دل آو بت
موم ہوتا مری آہون سی جو پتھر ہوتا

باغمین مشق خرام اوسکو جو ہوتی منظور
ہمسر سبزہ پامال صنوبر ہوتا

ضبط نالونکا نکرتے جو تری دیوانے
ہر گلی کوچے مین ہنگامۂ محشر ہوتا

تو گلی سے جو لپٹتا کبھی او رشک بہار
جامۂ گل کی روش جسم معطر ہوتا

نکہت گیسوِ مشکین جو صبا لی آتی
صورت نافہ دماغ اپنا معطر ہوتا

زلف دلدار جو دستی کبھی ناگن بنکے
سر عشاق پر احسان سراسر ہوتا

رو دیتے وصل مین گر تر نگہ سینے پر
غم فرقت کی نکلنے کو نیا در ہوتا

آب دریا مین ہے گلاب کی بو
کوئی گل آ کے یہان نہایا کیا

نہین زخم سے صدا آئی
ہاے قاتل نے یہ لگایا کیا

آئینہ کو ہے یہ جو حیرانی
رخ صاف آپنے دکہایا کیا

آپ نے مجکو سرفراز کیا
آج صاحب کے دلمین آیا کیا

کہو کے دل اسقدر ہو خوش راجہ
بوسہ اوسکے عوض مین پایا کیا

بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ذکر آیا جب ترے رخسار کا
اوڑ گیا کچہ رنگ سا گلزار کا

دیکہکے عالم ترے رخسار کا
عشق بلبل سے چہٹا گلزار کا

کو بکو پہرتا ہے وہ دیوانہ وار
جسپہ سایہ ہے تری دیوار کا

منہ دکہا دلن ترانی ہو چکی
منتظر ہون جلوۂ دیدار کا

موسم گل ہے جنون کا جوش ہے
آبلون سے سامنا ہے خار کا

عشق مین تیرے ہوا ہے اے صنم
ایک مذہب کافر و دیندار کا

پہر وہ دن لواتا ہے یاد آتا ہے جب
ہنستے ہنستے لوٹ جانا یار کا

چومتے ہین پاؤنکو کبک اور ہنس
دیکہکے عالم ترے رفتار کا

تم ہو یا راجہ ہین اور تنہا مکان
چپ رہو موقع نہین تکرار کا

لکہون تعریفِ زلف اگر راجہ
تارِ سنبل ہو تارِ مسطر کا

بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع

وحشتِ دل سی اگر صحبتِ انسان بہولا
پر نہ بہولے سے کسی دن درِ جانان بہولا

اوسکی محفل مین یہ ہی قول پریزادونکا
دیکہکے دور ترا عہدِ سلیمان بہولا

زلف کی پیچ دکہائی جو مجہے اوس گل نے
بیل سنبل کی ہی کیا رنگ گلستان بہولا

جامہ زیبون نی دکہای یہ مجہی پست و بلند
چاکِ دامن جو سیا چاکِ گریبان بہولا

ساقیو آیا جو گہر اپنے وہ مستِ می ناز
ایسا بیہوش ہوا دعوتِ مہمان بہولا

زمزمہ سنکے میری یادِ رخِ رنگین مین
چہچہے اپنے ہر اک مرغِ خوش الحان بہولا

نظر آئی جو کبہی کوچۂ جانان کی بہار
باغِ جنت نہ رہا یاد یہ رضوان بہولا

پاس غیرون کی سدا جاتی ہین پیغام و سلام
یاد کسدن نہ میری وہ بتِ نادان بہولا

اسقدر رنج جدائی مین اوٹہائے راجہ
وصل مین بہی نہ مجہے صدمۂ ہجران بہولا

بحرِ خفیف مسدس مخبون مقطوع

کہو پیغام وہان سے آیا کیا
یارو قاصد جواب لایا کیا

ملکے عہد سی کیا جہان کا خوف
ایسے تو اپنے ہاتہ آیا کیا

گل کو سمجہا چمن مین روزگار
دل بہی دینے دہوکا کہایا کیا

یری طبیع روان ہو آبِ روان | باندہون مضمون جو دیدۂ تر کا
بلین اوس سنگدل کے جا کی ہے | گھر بنایا ہے ہمنے پتھر کا
یکھیکے بلبلونکے ہوش اوڑے | رنگ اوسکے گلی کبوتر کا
ہوا قاتل جو بسملون سے خفا | پھر گیا منہ ہی اوسکے خنجر کا
ول نازک مین ہے خیال صنم | ہے یہ شیشہ مقام پتھر کا
ہے گمان صدف دہن پہ ترے | اور دانتون پہ شک ہے گوہر کا
ظالمون سے ہی سنگدلکو ربط | ہے تیشے مین کام پتھر کا
جس مکانمین وہ رشکِ ماہ رہے | روزنونکو ہو حکم اختر کا
آبرو اپنی ابر کھو دیے گا | سامنا کرکے دیدۂ تر کا
آب آیینہ سے نہ پیاس بجھے | نام سے ہے حسن لو اہل جوہر کا
میرے دیوان کا ہو خط باریک | اسمین مضمون ہے جسم لاغر کا
آگیا اوسکے سایے مین جو وہ حور | ہو گا طوبے شجر صنوبر کا
گردن یار ہے صراحی صاف | چشم میگون پہ شک ہی ساغر کا
ب آہن سے غسل دو اوسکو | جو ہو کشتہ مژہ کے خنجر کا
خار صحرا جو دیکھے شبہ ہوا | مجکو مجنون کے جسم لاغر کا

جسکو سنا دیا کبھی سوزِ درون کا حال
جلنے لگا ہی پردہ ہر اک اوسکی کان کا

کس طرح دیتی دل نہ تجھی ای فلک شکوہ
مہر و نظر پڑا نہ کوئی تیر سے شان کا

اعلیٰ مزاج کو نہین دشمن سے کچھ گزند
ہوگا ہوا سے گل نہ چراغ آسمان کا

کہتا ہی لامکان اوسی ہس ہس کر مجسی یار
تحقیق پوچھتا ہون پتا جب مکان کا

بازارِ حسن کی نہین مشتاق اپنی آنکہ
ہمکو نہین پسند ہے یوسف دکان کا

ایسا خفا ہوا کہ نہ پہچا خیال ہی
قایل ہون ای پری مین ترے آن بان کا

طوفان ہی ہر گھڑی جو اوٹھاتا ہی طفل اشک
لڑکا یہ نوح کے مگر خاندان کا

پیر و جوان و طفل ہین محوِ جمالِ دوست
عالم فریب حسن ہی اوس نوجوان کا

اوج فلک کو رتبہ نہین اوسکے روبرو
یہ مرتبہ بلند ہے اوس آستان کا

اوس ماہرو کو لائین گے اکرو ز راہ پر
چکر عبث نہین ہے یہ ہفت آسمان کا

پھر سکے تیرے محو جوانانِ باغ ہین
گل شیفتہ ہے رنگکا تو غنچہ دہان کا

راجہ خدا نے جسکو سعیدِ ازل کیا
روشن کریگا نام وہی خاندان کا

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

عشق ہے چشم مست دلبر کا
نشہ رہتا ہے سینکے ساغر کا

جابجا شور ہے سمندر کا
یہ نمونہ ہے دیدۂ تر کا

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

سمجھکر طوق قمری نے جسے گردن میں ڈالا ہے | یہ اک حلقہ ہے اوس زلف خمیدہ کے سلاسل کا

کوئی کھیلے نہ اپنی جان پر اوس طفل سے کہدے | کھلونونکی طرح جسے توڑنا اچھا نہیں دل کا

تمہو کو دیکھکے غش آئیگا بجائیگی دم پر | رولائیگا تیرے قاتل ہنسانا زخم بسمل کا

وہ مجنون ہون کہ جسنے شوق میں دیدار لیلی کے | گریبان کیطرح سے پھاڑ ڈالا پردہ محمل کا

خدا خود مجکو دیتا ہے جو کچھ مطلوب ہوتا ہے | کف دست دعا کا سمجھتا ہون میں سائل کا

سمجھکے جسکو خورشید آسمان نے مانگ کھایا ہے | چراغ کشتہ ہے روشن ضمیرونکی یہ محفل کا

نہ کھینچ اے ماہرو دراسقدر حسن جوانی پر | نہیں رہتا ہے دس دن میں عالم ماہ کامل کا

جو اسمین خال مشکین ہے وہ اک جادو کا سلا ہے | زنخدان پر تری مجکو گمان ہے چاہ بابل کا

بغل میں وصل کی شب جب لیا اوس خوبی کو | میری آغوش میں عالم ہوا آغوش ساحل کا

لب شیرین کی بوسونکی مزمین جانیں جاتی ہیں | اثر پیدا کیا ہے تمہد نے زہر ہلاہل کا

ہماری شعر سنکر اونکو اے راجہ نہ رحم آیا | مری تسخیر کر لیتا ہے کیونکر نقش عامل کا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

بوسہ لیا ہے ہمنے یہ کسکے دہان کا | بدلا ہوا ہے ذائقہ اپنی زبان کا

پھرتا ہے نقشہ آنکھو میں کسکے مکان کا | پیک نگہ کو حکم ہے جو پاسبان کا

ہوگی نہ پھر وہ غنچہ گل کی طرف کبھی | گر عندلیب وصف سنے اوس دہان کا

حُسن سے عشق نہو جسکو وہ انسان کیسا | منکرِ قدرتِ حق صاحبِ ایمان کیسا
گیسوون نے تو کیا دلکو پریشان کیسا | دیکھیں آئینہ رُخ کرتا ہے حیران کیسا
مثلِ شبنم نظر آتا نہین اک گل کو ثبات | جائے عبرت ہے تماشائے گلستان کیسا
وصل کا مجھسے جو مضمون کسے مطلع مین بندھا | ایک مصرع سے ہوا وہ مرا چسپان کیسا
مُشت بھر خاک کا ہر چند کہ یہ تپلا ہے | دیکھیے اسکو تو مغرور ہے انسان کیسا
یاد دریا مین جو وہ پاے نگارین آئے | اپنی نظرون سے گرا پنجہ مرجان کیسا
لیکے دل پھر کبھی صورت نہ دکھائی اپنی | درد تھا یار مرے واسطے درمان کیسا
عشق مین چاک کریگا یہ کسی مہرو کے | سینے پھرتا ہے ہلال اپنا گریبان کیسا
اسکو ملتے ہو بہت اسکو بھی ملکے دیکھو | شوخ مہندی سے ہے یہ خون شہیدان کیسا
خضر توفیق ازل راہ پہ لایا مجکو | ورنہ بہکایا کیا غول بیابان کیسا
مرغ بسمل کیطرح رقص کرے گر صوفی | چھیڑ کے ساز کو مطرب ہو پشیمان کیسا
دل تو کیا چیز ہے پتھر بھی ہو سنکے پانی | کشور ہند مین راجہ ہے غزلخوان کیسا

بحر ہزج مثمن سالم

جلایا شمع مینا نے کلیجہ اہلِ محفل کا | ہوا تجھ بن چراغ بادہ داغ ایک ایک کی
تحملکا مانگتے ہو مجھسے گر بینائی دل کا | خط چلیں جبین کو حکم ہو اب خطِ باطل

ی نظر بہی اکثر انسانکو لگی ہے — آئینے مین نہ دیکہو منہ بار بار اپنا

وس جہان جان ہے دلکو ہرگز نہ ہم لگاتے — مجبور ہین نہین ہے کچہ اختیار اپنا

شقونکے تیرے لاشے بدفون نہین ہین ابتک — لا اسطرف بہی توسن ای شہسوار اپنا

ا جام صاف ساقی کیفیتین اوٹہائین — عالم دکہا رہا ہے ابر بہار اپنا

جوشِ خوشی سے اوسدم پہولون نہ ہم سمائے — پہینکا جو اوسنے ہمپر مرجہایا ہار اپنا

پہرتے ہین کوچہ کوچہ غیرونکے ساتہ صاحب — سمجہی ہین آپ اسمین کچہ افتخار اپنا

مٹتا ہی داغ دلکا دیکہے سے گیسوونکے — کرتا ہے زخم اچہا مشکِ تتار اپنا

پہلے ہی ہاتہ اوٹہاتے تجہسے نہ دل لگاتے — ہوتا جو ہمپہ ثابت انجام کار اپنا

خالی گئے جو پہلو جاتا ہے جانجان تو — آتا ہے دل بہر اکچہ بے اختیار اپنا

بلبل کا داغ دل ہو گل خوب سا خجل ہو — لاؤن اگر چمن مین ساتہ اپنے یار اپنا

افشان مین اپنی عالم پایا جو کہکشانکا — ماہِ فلک کو سمجہا آئینہ دار اپنا

اقرار وصل پر اب جہوٹی قسم نہ کہاؤ — غیرونکو تم جتاؤ یہ اعتبار اپنا

چشم سیہ کی بوسی لیتا رہا ہون راجہ — آہو ہوا گیا ہے اکثر شکار اپنا

جسدن سی ملیت ابرو دیکہی ہی اوس صنم کی — راجہ ہی شعر گوئی جب سی شعار اپنا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

جو تجھسے انکہ ملائی تو اے مسیحا دم یقین ہے دیدۂ نرگس کرے نظر پیدا

کوئی نہ مجسا ہوا خلق عاشق جانباز براے نام ہزارون ہوی بشر پیدا

درازی شب فرقت سے صاف ظاہر ہے کریگی روز قیامت سے یہ سحر پیدا

ہوا نہ قامت جانا سا ایک بہی موزون ہزارون لاکہون کرورن ہوئے شجر پیدا

غضب ہے بندگی حق سے یون رہین غافل ہوی ہین بہر عبادت یہ سب بشر پیدا

ہوا فراق کا دن جسقدر کہ طول و طویل شب وصال ہوی اوتنی مختصر پیدا

چھپی وہ زلف جو رخسار پہ ہوی شب تار جو بال رخ سے اوٹھائی ہوی سحر پیدا

کشش حسن مین باقی ہے اور نہ عشقمین جذب عجب ہی عہد کسی مین نہین اثر پیدا

لگا کے نخل محبت نہ کوئی پائیگا پہل مثال سرو یہ ہوتا ہے بے ثمر پیدا

نہ آفتاب کو نسبت رہیگی پھر اوس سے کریگا نور ترے رخسا گر قمر پیدا

عجب نہین کہ ہو مہر دبیر کی اولاد ہوا نہ شاخ کمان سے کبھی ثمر پیدا

اوس آفتاب سے ہین ہم بغل رہون شب و روز کرین اثر یہ کہین نالۂ سحر پیدا

کیا نہ صندلین رنگ نہ گا عشق امیر اجہ کیسے دماغ کرے یہ جو درد سر پیدا

بحر مضارع مثمن اخرب

وہ کام کر ہو جسمین یگانہ یار اپنا وہ بات کر کہ دشمن ہو دوستدار اپنا

مفعول
فاعلاتن
مفعول
فاعلاتن

تا صحو کسکو یہان ہے دین و دنیا کا خیال
دہیان ہر لحظہ ہی اوسکی وصل کی تدبیر کا

ہجکلیو نہین کشتہ نکی صوت مبارک باد ہے
خم ہلال عید کا ہے خم تری شمشیر کا

ہون وہ گریان یار اگر کہینچی کوئی میری شبیہ
کاغذ ابری بنے کاغذ میری تصویر کا

شوق ہے اوس سیمبر کی وصل کا جیسا مجہے
ہو جہوس کو نہ اتنا اشتیاق اکسیر کا

سر سہ کی تحریر نے یار انکہ رسوا ہوئی
سچ مثل ہی بارہ بکا ہے نام ہو شمشیر کا

عشق ہے تجکو کسی رنگ طلائی کا طبیب
نسخہ میری واسطے لکہنا کوئی اکسیر کا

باک دشمن سے حسینونکو نہین کچہ دہر مین
ساقونکی شمعونکو اندیشہ نہین گلگیر کا

زخم سینہ سے بجا ہے جو نکلتے ہین شرر
شعلہ پیکان ای شکار افگن ہے تیری تیر کا

مین ہر اک مو مین ہزارون ہی دل ہیں اسیر
زلف جانان مین ہی عالم سست ماہی گیر کا

ای مصور خود نمائی سے تنفر ہے مجہے
ہو ورق ہی پشت آئینہ میری تصویر کا

مردم دنیا سے ناحق لوگ کرتے ہین سوال
ہر طرح انسانکو ملتا ہے جو ہے تقدیر کا

ہے بہت دشوار مضمون اوس کا باندہنا
چپ رہو راجہ بس اب موقع نہین تقریر کا

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

حسین زمانہ مین تو نے مین عنبر پیدا
ہوا نہ سنبل کا تیرے کوئی نظیر پیدا

ہوا دماغونمین مستونکی شور و شر پیدا
کئی بہار چمن نے گل و ثمر پیدا

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلن

...چکیان لیتا تہا کوئی توڑتا تہا دم کوئی
گرم اوس کوچہ مین عزرائیل کا بازار تہا

...دشت گردی مین کیا کرتا تہا میری پیروی
قیس طفلی سے سعادتمند و برخوردار تہا

...ر و سنتا تہا تری آواز کو چھپ چھپ کی مین
کونسی شب کو نہ مین تیرے پس دیوار تہا

...استقدر لازم نہ تہا حسن و روزہ پر غرور
خبط اسکو کہتے ہین جو آپکو پندار تہا

...جیسے آنگلہ اوسنے طلائی دو ہی ٹکڑے ہو گیا
واہ وا قاتل کے کیا تیغ نگہ کا وار تہا

...ب جفای یار سہنے کا تہا راجہ کو دماغ
دسلگے ہاتہونسے مگر مجبور تہا ناچار تہا

ایضاً

...حسن جانانکی اک عالم کا دل مفتون ہوا
عشق مین اوس رشک لیلی کی ہر اک مجنون ہوا

...صاحبت دلدار کا جب وصف کچھ موزون ہوا
سرو مصرع فاختہ ہر طایر مضمون ہوا

...گیسوی لیلے کا شک ہر سطر پر اوسکی ہوا
الف لیلی لڑکی مین شوریدہ سر مجنون ہوا

...ایک مصرع سی بنا یاد و سرے مصرعے نے ربط
جب کبھی حال فراق یار کچھ موزون ہوا

...وصف اوس یوسفکی چشم سرمگین کا جب کیا
رشک رود نیل پانی طبع کا جیحون ہوا

...خانۂ دل مین جگہ لیلے کی تو ہوتی بہلا
کیا حصول اس بادیہ گردی سے ای مجنون ہوا

...آنکھون مین اندھیر چھایا رات دن کی ہو گئے
جب کبھی دلکو خیال گیسوی شبگون ہوا

...ر گردن کی مول لیلی ہے وہان کی سرزمین
کشتۂ رنگ طلائی جسجگہ مدفون ہوا

غیرتِ ماہِ جہان تابِ رخِ روشن ہے — داغ ہے چیچک پہ گمان مجکو ہوا تارون کا

جا کے ہستی سے عدم مین پھر اکوئی دہر — حال کچھ ہمکو نہ معلوم ہوا یارون کا

بھڑکی ہی آتش گل ایسی ہوا اس سال — شبہ ہوتا ہے گلون پہ مجھے انگارون کا

منقلب آب وہوا کچھ تو زمانیکی ہوئی — محتسب پاس ادب کرتے ہین مےخوارون کا

کبھی خوش ہوتی ہین عاشق سی کبھی ناخوش — کچھ نرالا ہی چلن سب سے طرحدارون کا

اب بھی آتا ہی تو آ انکی عیادت کے لئے — حال ہی غیر مسیحا تیرے بیمارون کا

وقت کو ہاتہ سی کہوتے ہین وہ جو غافل ہین — حق تو یہ بات ہی کیا کہنا ہی ہشیارون کا

اپنی ہاتہون سے کیا قتل جو تو نے اونکو — بیگنا ہونکو ہوا رشک گنہگارون کا

سامنا روز بلا کا ہے اونہین ار اجیہ — پوچھتی حال نہ زلفونکی گرفتارون کا

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

شاخ گل پر آشیانہ کس دن اپنا بار تہا — ہان مگر صیاد و گلچین کی نگہ مین خار تہا

آشنا ظاہر مین تہا باطن مین تو بیزار تہا — کیا زبان پر لاؤن جو تیرا سلوک ای یار تہا

سیر گلشن مین جو نالان مین نحیف و زار تہا — بند میرے آگے ہر اک بلبل گلزار تہا

محو نظارہ تہا جو دیوانہ و ہشیار تہا — وہ پری رو جب تماشائی سر بازار تہا

بات کرنیکا غرور حسن کچھ مانع نہ تہا — ہان دہان تنگ اوسکا مانع گفتار تہا

یامت ہی لڑکپن مین ہوگا جب جوان ہوگا ۔۔۔ یقین ہی اے پری دیوانہ تیرا اک جہان ہوگا
چمن مین شاخ گل پر جب ہمارا آشیان ہوگا ۔۔۔ جلیگا خوب گلچین تنگ کیا کیا باغبان ہوگا
ہے بہی ہر گہڑی کی بدمزاجی خوش نہین آتی ۔۔۔ کہونگا مین جو کچہ پہر طبع نازک کو گران ہوگا
محبت ہی کیا ہی تمسے گر یہ اک گنہگاری ۔۔۔ کریگا کوئی تقصیر آپکا مجہپر گمان ہوگا
بہی تو راہ پر بہی آئیگا کیا اسکا اندیشہ ۔۔۔ خلاف اقبال ہندو نسی کہان آسمان ہوگا
کہہ ا ای دل ہیصبر کچہ بہی صبر لازم ہے ۔۔۔ میسر ہوگا وصل اوسکا خدا جب مہربان ہوگا
پہر اکرتے ہین عشق و عاشقی کا دم سبہی لوگ ۔۔۔ کہلیگا حال پس اوس دن جسدن امتحان ہوگا
کہا لیلی نے قیس ناتوان پیچہے نہ رہجائے ۔۔۔ بڑا احسان مجہپر یہ ترا ای ساربان ہوگا
نہین مجہ احتیاج روشنی شمع و مشعل ہے ۔۔۔ منور جلوۂ رخسار سے اپنا مکان ہوگا
کلی کاتین گیے اپنی دیکہتی ہی سیکڑون عاشق ۔۔۔ مسی مالیدہ لب جب تمہارا رنگ پان ہوگا
الہی کب قدم رکہونگا اوسکی اپنی آنکہون پر ۔۔۔ جواب نامہ لیکر نامہ بر کسدن روان ہوگا
تان لکہنو سے دل لگایا جیسی ای راجہ ۔۔۔ نہ سمجہا روز اول جان کا اسمین زیان ہوگا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

محو مین دیکہکی عالم تیرے رخسارونکا ۔۔۔ ہوش مرغان چمن کو نہین گلزارونکا
بسکہ ہر سو ہی ہجوم اوسکی خریدارونکا ۔۔۔ راستی ہند مین عالم ہی یہ بازارون کا

ہوا جب عشق کامل حسن پھر اندا نہیں دیتا … جلایا آشیانہ آتش گل نے نہ بلبل کا

یہ لہرانہ نہیں ہو جہ اسکا روی جانان پر … ہوا ہی قبضۂ گنج حسن پر افعی کاکل کا

نہیں کچھ قدر اہی بت تجکو میری رنج اوٹھانیکی … بڑا رتبہ ہی نزدیک خدا صبر و تحمل کا

نھری حسنی پہ راجہ پھر جمع مال و دولت کے … مین سمجھا یہ سینہ ہمارا ہی گنج تو کل کا

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

حسن پر یار کو غرور ہوا … عشق مجکو ہوا قصور ہوا

آتش عشق کی تجلی سے … داغ سینہ چراغ طور ہوا

تیری رفتار سے جو مر دیے … شور خلخال نفخ صور ہوا

بندہ اپنا ہمیں سمجھنے لگا … شکر تو صاحب شعور ہوا

آکے اوس شوخ کے گلا کاٹا … جو ہوا یار کے حضور ہوا

سیر جنت کی اوسکے کوچے مین … خانۂ یار قصر حور ہوا

کونسے سنگ دل کا عاشق ہون … شیشۂ دل جو چور چور ہوا

تو نے تکلف ہوئے حجاب کیا … تم نے می پی ہمین سرور ہوا

شب وعدہ نہ آئے وہ راجہ … کچھ تو کام ایسا ہی ضرور ہوا

بحر ہزج مثمن سالم

سوتا ہے منہ چھپائے جو آغوشِ قبر مین — جام جہان نما کو کہان جم نے کہو دیا

ل دول یہ دولت کم مایہ کو ہی فوق — رتبے کو آب بحر کے زمزم نے کہو دیا

ز عیر سی نہ جھکتے تو ہوتے وہ عرش پہ — عالی مقام عیسی مریم نے کہو دیا

نسیان وہ قوی ہے کہ دیوِ سفید کو — اک ضرب مین جہان سے رستم نے کہو دیا

پسند نیسے کوئی عشقِ صنم مین گذر ہوا — صبر و شکیب اس دلِ پرغم نے کہو دیا

ئی اجل کسی کی کوئی بے اجل ہوا — سارا جہان معلق و مبرم نے کہو دیا

معشوق کو بھی ہوتا ہے عاشق کا غم ضرور — لیلی کا چین قیس کے ماتم نے کہو دیا

اقلیم فقر کی بھی اوسے سلطنت ملی — ملک اپنا راہِ حق مین جو ادہم نے کہو دیا

شمشاد کو خجل کیا بالا نے یار نے — سنبل کے بل کو گیسوئے پرخم نے کہو دیا

راجہ بہلا ہے درد جدائی کا کیا قصور — دل اپنا لے کے ہاتھ سے خود ہم نے کہو دیا

بحر ہزج مثمن سالم

پھٹا ہی عشق مین تیرے گریبان غنچہ گل کا — سری فرہاد نے دم کر دیا ہے بند بلبل کا

نسیم صبح کیسے کوچہ گیسو سے آئی ہے — نہایت ہی پریشان حال مین پاتا ہون سنبل کا

دکھائی دیتی ہیں صبح رشید و مہ پلے ترازو کے — یہ کس محبوب کو مدنظر ہے بیٹھنا تل کا

مجھے بحر محبت مثلِ موسی راہ دیتا ہے — مقید ہون نہ کشتی کا نہ مین پابند ہون پل کا

راجہ کے دلکو لے لیا بس اک نگاہ مین	کرتی ہے صید شیر کو بھی چشم یار کیا

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

جو شخص کہ آغوش مین دلبر نہین رکھتا	قابو سر مو اپنے وہ دلیر ہے سین رکھتا
کچھ زاد سفر ساتہ سکندر نہین رکھتا	ہاتہ اسلیئے تابوت سے اندر نہین رکھتا
کیا خوف ہے مجکو حشر کا مین شر نہین رکھتا	وہ صاف ہون دل اپنا مکدر نہین رکھتا
واعظ ہے اوسی شخص کی بخشش مین تامل	جو اپنی نظر رحمت حق پر نہین رکھتا
اللہ غنی حسن پہ کسدر رحا ہے مغرور	وہ اپنا کبھی پاؤن زمین پر نہین رکھتا
کہنا ہی دکھا کے وہ منہ برو و قمر گان	مین تیغ نہین رکھتا کہ خنجر نہین رکھتا
جو بحر محبت مین تلاطم سے وہ ایدل	قلزم نہین رکھتا ہے سمندر نہین رکھتا
دشمن پہ بھی ہر لحظہ رہے چشم ترحم	دل موم سا رکھتا ہون مین پتہر نہین رکھتا
ہوتا ہی عبث گردش گردون سی ہراسان	راجہ تو نظر اپنی خدا پر نہین رکھتا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

آرام دل جو فرقت ہمدم نے کہو دیا	بیزار ہو کے وصل کا غم ہمنے کہو دیا
تمنی ہمارا پاس کیا ترک ہمنے عشق	وہ تمنے کہو دیا ہے تو یہ ہمنے کہو دیا
اللہ ری حرص و طمع کہ گندم کیواسطے	جنت کو اپنے ہاتہ سے آدم نے کہو دیا

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

گل ای جنون کہلے ہین چمن مین ہزار ہا ۔ دیکہین دکہاتے رنگ یہ ابکی بہار کیا

اوس گلبدنکو ساتہ سلاے کے شب وصال ۔ لوٹے ہی باغ حسن کی ہمنے بہار کیا

پہولے نہین سماتے ہین بلبل جو باغ مین ۔ دیکہین گے ان گلون کی ہمیشہ بہار کیا

بو دیکہتے ہی دیکہے بندہ بنا لیا ۔ کرتا ہے کام انکہون ہی انکہونمین یار کیا

لڑتا ہون لڑکے دیو غم ہجر یار سے ۔ آگے ہین میرے رستم واسفندیار کیا

دریا کرم ہے اوسکا مین اک قطرہ نجس ۔ میرے گناہ دیکہے گا پروردگار کیا

مطلق نہین دو رنگئی دنیا کی کچہ خبر ۔ رکہتا ہے ہمکو عیش سے پروردگار کیا

جم کسطرح سے دیکہے گا کیفیت عدم ۔ جام اپنا لگ رہا ہے درون فرار کیا

بیطرح اوسکے گیسو ورخ کا ہوا ہے عشق ۔ دیکہین دکہاتے گردش لیل ونہار کیا

منصور کہہ رہا ہے انا الحق جو دمبدم ۔ دار فنا مین اوسکو نہین خوف دار کیا

اک گل ہی جسکو فرط نزاکت سے بارہے ۔ پہنا سکے بہلا اوسے پہولونکا ہار کیا

لائی نہ رنگ وحشت دل کسطرح بہلا ۔ آئے عروس باغ نے گائی بہار کیا

غنچہ دہان یار ہی گل رخ ہے سبزہ خط ۔ جوبن یہ اس چمن کے ہے دیکہو بہار کیا

دلکو جو عشق زخمین ہوئی یا دزلف کی ۔ شاہ حلب کا عزم ہے سو تتار کیا

قانع نہین عروس جہان ایک زوج پر ۔ جو فاحشہ ہے اوسکا بہلا اعتبار کیا

نہ چڑھے انگہ پراے یار زمانی کے حسین
ہنداں سب مین تجھی رونق محفل دیکھے

اپنی ناقہ کو بھی لیلی نے وہین روک لیا
قیس کو جبکہ غبارِ پس محمل دیکھے

برگِ اشجار ہوی ہجر مین تلوار کے پہل
صحن گلزار کو مسلح کے مقابل دیکھے

قصۂ وامق و فرہاد تو راجہ ہی سنا
تمکو ای حضرت دل عشق مین کامل دیکھے

بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

ملو گلے سے تو جاتا رہے گلہ دل کا
تمہاری وصل پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

جگر تو کیا ہی نہ کی جان بہی تو نے سے عزیز
خدا کی شان ہے دیکھو یہ حوصلہ دل کا

پہنسا کی زلف مین پہر نہ پھر خبر پوچھی
یہی ہے مشفقِ من آپ سے گلہ دل کا

کہین نظر نہین آتا قرار و صبر و شکیب
کیا ہی زلف نے ابتر یہ قافلہ دل کا

عطا ہو ایک جو بوسہ لبونکا حسن کی خیر
ابہی تو ہوتا ہے پیار سے معاملہ دل کا

خیالِ زلف ہی ہر وقت خیر ہو راجہ
ہوا ہی کالی بلا سے مقابلہ دل کا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

جانی سے ہے عندلیب سو لالہ زار کیا
دیکھی تو داغ دے لگے ہے سیر سے بہار کیا

ناز و ادا دکھاتا ہے بن بن کے یار کیا
دیکھو تو دس لگے لینے مین سے ہے ہوشیار کیا

ناصح تو ہمسے کہتا ہے اب بار بار کیا
دل اونکو دیدیا ہے ہمین اختیار کیا

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلن

مفعول
فاعلات
مفاعیل
فاعلن

ہم کیسے دل دین حسینون مین تو یہ غل ہوگیا
تیری اے غنچہ دہن رخ سے خجل گل ہوگیا

کو نہ تہا مطرب پہ دور ساغر مل ہوگیا
نالہ دل غیرت آواز بلبل ہوگیا

واہ کیا دلکی ورق پر شکل کہینچی یار کے
انتظار آمد جانان مین گذری شب تمام

جان بلب عاشق رہی جہوٹون نہ پوچہا آپ نے
بات دشمن نے کوئی راجہ اوٹہا رکہی نہین

سر بسر بیداد ہے اب داد کا غل ہوگیا
زلف مشکین دیکہکے شرمندہ سنبل ہوگیا

غیرت آواز نے مستون کو قلقل ہوگیا
سینہ پر داغ رشک تختہ گل ہوگیا

غیرت بہزاد نقاش تخیل ہوگیا
ای صبا کیون اوسکی آئینین تساہل ہوگیا

واہ اونکی حال پہ ہے ایسا تغافل ہوگیا
حق تعالی کا مگر ہمپر تفضل ہوگیا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

تیری دولت سی یہ حسن کشش دل دیکہا
کوئی بیدم کوئی بسمل کوئی گہایل دیکہا

وصل کی رات بہی گستاخ نہو نے پایا
عشق کی فن مین ہوی بحث تو دوبا تو نین

کو دنا عشق کی دریا مین سمجہ کے ایدل
کودک اشک نے اظہار کیا راز نہان

گردن یار مین ہاتہ اپنا حمایل دیکہا
تیرے محفل کو نئی رنگ سی قاتل دیکہا

ہچمین دغدغہ صبح کو حایل دیکہا
معتقد عیس کو غرہا د کو قائل دیکہا

کوئی پیراک نہ اسکا لب ساحل دیکہا
ہمنے سفلے کو نہ ہرگز متحمل دیکہا

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

جدول زلف کو زیب رخ جانان دیکھا — ورق گل پہ سواد خط قرآن دیکھا

اوسکے کوچیکو صبا رشک گلستان دیکھا — یارکے گھر سے خجل روضۂ رضوان دیکھا

ہر قدم پر جو رواں خون شہیدان دیکھا — سرزمین کو ترے کوچے کے گلستان دیکھا

خال مشکین کو جو زیب لب جانان دیکھا — حبشی مائل تسخیر بدخشان دیکھا

سبزہ آغاز سر چاہ زنخدان دیکھا — خضر کے پاس نیا چشمۂ حیوان دیکھا

میری ہر کی نہ تھم گیا او کہا شامنے غم — قول سچا نہ تمہارا کوئی پیمان دیکھا

مکتب عشق مین مجنون کو بھی اپنے آگے — ہمنے دیکھا تو بس اک طفل دبستان دیکھا

جسقدر آہ محاسن مین سفیدی آئی — اوسقدر اپنا سیہ نامۂ عصیان دیکھا

لیکی دل عاشق جان باز سے فرماتے ہین — آپکے سامنے حاتم کو پشیمان دیکھا

تیز جو مثل صبا ناقۂ لیلی ہانکا — قیس کے حال کو تو نے نہ حدیخوان دیکھا

کیا کہون کوچۂ معشوق مین تیرے باعث — جو نہ دیکھا تھا کبھی اے دل نادان دیکھا

مجلس غم ہی کہین اور کہین بزم نشاط — ہمنے نقشہ یہ ترا گردش دوران دیکھا

کنج عزلت مین ہر اک خاک نشین کو راجہ — فخر اسکندر و تاج سر خاقان دیکھا

بحر رمل مثمن محذوف

ہر لحظہ اسقدر دین اوسی منہ بھر ایان | غمازِ حیلہ ساز کا منہ بند کر
مضمون آرسیے ہین ہزارون سنے نئے | راجہ تری صفت سینے خرد مند کر

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

تجسی انداز ہین وہ سروِ خرامان پیدا | قمری و کبک مین ہے حشر کا سامان پیدا
بطن مادر سے سبھی ہوتے ہین عریان پیدا | جامہ زیبی کی یہان ہوتے ہین سامان پیدا
نہ ہوا ہے نہ کبھی ہوگا زمانہ مین کوئی | تجسا بلقیس وش اور تجسا سلیمان پیدا
تیری رخسار کی جلوے سے بناؤن بیہوش | عہد مین میرے جو ہوسی عمران پیدا
بوسہ ملجائے ذقن کا تو ملے عمرِ خضر | ظلمتِ خط سے ہو یہ چشمۂ حیوان پیدا
ساعدِ صاف سے کہتا ہے حنائی پنجہ | شاخِ بلور سے ہی پنجۂ مرجان پیدا
ایصبا ہے کسی عارض کا ہمین بھی سودا | باغ مین ہوتی ہین گل چاک گریبان پیدا
عشق و جنون ہی چڑھا جب سے ہماری سر پر | کوئی ابتک نہوا اسکا پرخوان پیدا
اے جنون خارون نے اسقدر تہ اوڑائی پرزے | ایک دامن سے ہزارون ہوے دامان پیدا
کیون نہ زلف ازلی اوسکے سدا پیچ مین | مفسدے روز نئی کرتا ہے جانان پیدا
بند ہو بحث مین جو طوطیٔ نالہ اپنا | کوئی ایسا نہوا مرغِ خوش الحان پیدا
دہر مین صاحبِ اقبال کے خاطر راجہ | خود حکومت کی خدا کرتا ہے سامان پیدا

ہماری دلگی دینی مین ہزارون پیچ کرتے ہین
نہایت بل پہ آیا ہی مزاج اوس زلف پیچ [illegible]

فراقِ عارضِ رنگین مین فیضِ اشکِ گلگون سے
ہمارا تختہ دامن بنا تختہ گلستان کا

خیالِ یار ہے پیشِ نظر ہر وقت ہر ساعت
مین ہون وہ میزبان رہتا ہون عاشق رو مہمان [illegible]

چمن مین دیکھکر راجہ کو غنچے کھلکھلاتے ہین
سمجھ کے شگفتہ اوس گلبدن کی روی خندان [illegible]

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

تیرا جو وصفِ حسن قلم بند کر دیا
نقطوں کا فخر چاند سے دہ چند کر دیا

دشمن کی چشمِ بد کو نظر بند کر دیا
تیرے سیاہ خال پر اسپند کر دیا

ای یار سحر ہین یہ تیری جامہ زیبیان
وصفِ قبای چست نے منہ بند کر دیا

پیدا کین ان لبون نے وہ شیرین بیانیان
ہندوستان کو رشکِ سمرقند کر دیا

تیری فروغِ حسن نے ای رشکِ آفتاب
مکھڑی کا نور چاند سے دہ چند کر دیا

تعریفِ خط و خال سے مکتوب بھر دی
زلفوں کا وصف لکھ کی [illegible] بند کر دیا

شیرین سخن زبان سے جو فرمائی یار نے
گھبرگ لب کو رو کشِ گلقند کر دیا

آئی وصال مین یہ لبون تک کلام تلخ
[illegible] وقت تھی لطفِ شکر خند کر دیا

دامِ بلا ہے گیسوی پرپیچ اوپری
اس دلکو ہمنے آپ رسن بند کر دیا

رہتی تھی جسمین پردہ نشینون کی تاک جھانک
دربان نے وہ روزن در بند کر دیا

یہ اک ادنی سا ہی زورِ نزاکت وقتِ آرائش — اوٹھا سکتا نہین بارِ زیور تمہارا لچکہ جوبن کا

رہی تقدیر یاری اب شرکت خونِ عاشق نے — عجب عالم ہی ای دستِ حنائی تیری جوبن کا

دہانِ تنگ کا بوسہ جو مانگا ہمنی ای راجہ — رنگ کیا کیا منہ بنایا یہ تقاضا ہے لڑکپن کا

ایضاً

پتا ہے ای صبا یہ جلوہ گاہِ شاہِ خوبان کا — نظر آئیگا ہر ذرہ مین عالم مہرِ تابان کا

کیا ہی وصف جو موزون اس رخِ رنگین جانان کا — نظر آتا ہی ہر مصرع مین عالم باغِ رضوان کا

وہ حسن و رنگ ہی نامِ خدا رخسارِ جانان کا — کہ جسکی آگی کچھ رتبہ نہین ہے ماہِ کنعان کا

میری در پر امیرانِ جہان آکے جھکتے ہین — تیری در کی گدائی سے ملا ہے رتبہ سلطان کا

جہانمین نوح کا طوفان جسکو لوگ کہتی ہین — وہ ادنی شعبدہ ہے یار اپنے چشمِ گریان کا

کہلا یہ راز ہمپر کی جو سیر مکتبِ الفت — کہ اک اک طفل ہی رشکِ فلاطون اس دبستان کا

کبھی فرقت مین شکوے سے یہ لب اپنی نہین واقف — یہ سچ ہی دور بیٹھا ہون مگر ہے پاس جانان کا

کسی جراسی مینے نہ ہرگز آنکھ جھپکائی — لڑا ہے شیر سے آہو سدا میری بیابان کا

نزاکت سی ہوا ہے بارِ دامن صدمہ زنجیر — نظیرِ طوق آہن بوجھ ہے اونکو گریبان کا

نظارے سی ہزارون کے تنِ بیجان مین جان آئی — رخِ جان بخش جانانمین اثر ہے آبِ حیوان کا

ہزارون ہی کے دل ٹوٹینگی اسکے ساتھ اے شانے — اگر اک بال بھی ٹوٹیگا اوس زلفِ پریشان کا

اسقدؔ جانبازیان کہین صیدگاہِ عشق مین
کیا نزاکت ہی فقط اک بار کیسو سے اوسے نہین
اوسکی دندان ولبِ شیرین کی ہی یاد اسقدر
پہر بہار آئی ہوئی یارونکو فکر اندمال
پاؤن رکہتا ہمنی جسدم کوچہ سفاک مین
وصل کی شب بلِ راجہ رنگ عاشق فق ہوا

یار کی دلمین میری الفت کا گھر ہونے لگا
دردِ سر پیدا ہوا درد کمر ہونے لگا
دل ہمارا ساغرِ شیر و شکر ہونے لگا
پھر شگفتہ مثلِ گل زخمِ جگر ہونے لگا
امتحانِ خنجر و تیغ و تبر ہونے لگا
چہرہ خ پر جسوقت سامان سحر ہونے لگا

بحر ہزج مثمن سالم

تمہارا ہاتہ اگر طوق تہا جو میری گردن کا
رولایا مجکو کسکی سلکِ دندان کی تصور نے
عجب کیا چوندہیائی آنکہ ہم نظارہ بازونکی
نکہ کیا جائی رو یا رنگ کا گل کی دہشت سے
خیالِ شعلۂ رخسار نے یہ آگ بہر کائی
ہمارا جامۂ عریان تنی کب رو ک سکتا ہی
خدا کی شان او بت نورِ رخسارِ درخشان سے
جو دیکھا خواب مین ماہِ منور کو تو یہ سمجہا

وہی تکیہ بنا ای جانجان پہلو دشمن کا
نہی آنسو گہر تارِ نظر ڈورا ہے سمرن کا
شعاعِ مہر ای مہر وہی نقشہ تیرے چلمن کا
بلا کی سامنے مین گنج پر پہرا ہی ناگن کا
ہماری سینہ سوزان مین ہے انداز گلخن کا
تیرا تیر نگہ توڑے اگر ہو جسم آہن کا
تہری کو چمین جلوہ دیکہتا ہون دشتِ ایمن کا
میسر ہمکو نظارہ ہوا اوس رو روشن کا

خدا جانے کہ قاصد نے ہمارے
مکانِ یار پایا یا نہ پایا

گیا صحبت مین جسنے مفسد و نکے
مزاج اصلاح پر اوسکا نہ پایا

جہان پایا وہان اک بغض و کینہ
محبت کا کہین چرچا نہ پایا

بہت مجنون نے خاکِ نجد چہانی
سراغِ ناقۂ لیلا نہ پایا

جو پایا اوسکی زلفِ عنبرین مین
وہ تجہمین عنبرِ سارا نہ پایا

ستمگر آفتِ جان کوئی تجسا
بہت ڈہونڈہا بہت ڈہونڈہا نہ پایا

نصیحت سے مجہسے عاشق تن کو ناصح
تجہے مینے بڑا دیوانہ پایا

ہزارون کوس راجہ ڈہونڈ آئے
پری رو پر کوئی تجسا نہ پایا

بحرِ رمل مثمن مخذوف

پہر بہار آئی وہی پہر شور و شر ہونے لگا
تیر تر فصّاد کا پہر نیشتر ہونے لگا

باغ مین صیاد کا ہر دم گذر ہونے لگا
بلبلون کو پہر وہی خوف و خطر ہونیگا

مرغِ دل اپنا فدا ہر کام پر ہونے لگا
جب روانہ ہدہدِ پیغامبر ہونیگا

شکر ہے کچہ آہ مین اپنے اثر ہونے لگا
حال اپنا یار کی مدِ نظر ہونے لگا

عالمِ علوی کو بہی خوف و خطر ہونے لگا
نالۂ سوزانِ عاشق شعلہ ور ہونے لگا

جیمین ہی ای حضرتِ دل کہنچی شمشیر آہ
غیر کا کوچہ مین اوسکی پہر گذر ہونے لگا

خم کہلی شیشی کہلے ہر میکدہ یکا دکہلا | مغبچو ہمپر نہ مضمون خطِ ساغر کہلا

مژدہ باد ای میپرستو میکدہ یکادکہلا | خم سرِ شیشہ کہلا شیشہ سرِ ساغر کہلا

باندہ کر پر طائرِ دل کی وہ بولے طنز سے | کوئی بہی رکہتا ہے صید یکا کبوتر پر کہلا

منفعل ہوکے جو کبہی رونے لگے کہ ہنس دئے | میری شکوونکا جب اونکی سامنے دفتر کہلا

بلبلِ ناشاد کو صیاد و گلچین کا ہی خوف | باغبان کی حکم سے گلزار کا ہے در کہلا

گونگو تہا ماجرا عشقِ دہانِ یار کا | ہم ہین حیران یہ معمّا یار پر کیونکر کہلا

دلسی دلکو راہ گر ہوتی نہین ای مہربان | میری دلکا حال دلبر آپ کے کیونکر کہلا

تو وہ لیلی ہی کہ تیری گیسوونکی عشق مین | ایک عالم پہر رہا ہی مثلِ مجنون سر کہلا

مے پرستی جانینگے ہم ہی اوسکی بخشش پر گہمنڈ | محتسب توبہ کا جبتدن تک رہیگا در کہلا

دیکہکے عنوانِ خطِ عارضِ زیبائی یار | جو کہ پنہان حسن کا احوال تہا ہمپر کہلا

بے خریدارونکی قیمت منکشف ہوتی نہین | نرخ یوسف مصر کی بازار مین آکر کہلا

صدقِ دلسی جو دعا مانگو گی ہوگی مستجاب | قاضی الحاجات کا رہتا ہی ہر دم در کہلا

ہی کمال حسن آراجہ نہایت ذی ثبات | یار کا دیکہا جو خط مضمون یہ ہمپر کہلا

بحر ہزج مسدس محذوف

کبہی کعبہ کبہی بتخانہ پایا | تجہے ایدل بہلا کیا کیا نہ پایا

بحر رمل مثمن محذوف

لعلِ لب کی عشق مین گیسو کا سودا ہو گیا
تھی بدخشان مین ختن مین اپنا دنکا ہو گیا

ٹہو کرون سی بار ہا مردی جلائے یار نی
اٹہو وہ نام خدا رشکِ مسیحا ہو گیا

لو مبارک ہو کہ عاشق ہم بہی اک گلکی ہوئے
ہمصفیرانِ چمن کہنا تمہارا ہو گیا

یادِ گلمین ہمصفیرِ نغمۂ بلبل ہوا
طوطئ نالہ کا میری بول بالا ہو گیا

مقتلو مین گرم بازاری سے ہے تیغ نازکی
اٹہوا یقاتل کلیجہ تیرا ٹہنڈا ہو گیا

زلفِ مشکین جب کہلی اتر ہوا سارا جہان
پاؤن مین مہدی لگائی حشر برپا ہو گیا

جیسے ہی محرابِ ابرو ویسی ہیش نظر
ہیچ انکہو نمین ہماری طاقِ کسرا ہو گیا

ہون تردد مین کہ اکدل ہی اسی کس کو دون
ہیطرح ناز و ادا مین اوسکی جہگڑا ہو گیا

سیفیان ایسی پڑ ہین ترک نگہ کی یاد مین
اپنی قبضے مین سمرقند و بخارا ہو گیا

کانٹا الون پاؤن اوس کوچمین گر رکہی قدم
غیر کا سر کا ٹ مین داخل محلکا ہو گیا

اسکو لیکی تمنے جو واپس کیا اچہا کیا
دل تمہارا ہو گیا تہا پہر ہمارا ہو گیا

حاجت لیلی نہین ایسا غریقِ عشق ہی
حسن کی تاثیر سی قیس آپ لیلا ہو گیا

رہتا ہی راجہ اسی صورت ہمیشہ انقلاب
نوبت اسکندر کی آئی دورِ دارا ہو گیا

بحر ایضاً

ابنِ مریم کیطرح مردی جلاتی ہین سدا	حق نی اسے راجہ او نہین اعجازِ پیغمبر دیا

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہر دل پہ کیون نہ زخم ہو ابرو یار کا	کسنی ژکا ہی وار پہلا ذوالفقار کا
ہر دم لبّی ہے جام مئے خوشگوار کا	ساقی کو ہے خیال ہمارے خمار کا
یہ دل خدا نی ایسا بنایا ہی پاک صاف	اس آئنے مین نام نہین ہے غبار کا
نور و را آگیا جو ہی پہولو نمین تل رہے	اللہ ری دماغ عروس بہار کا
کیون رشکِ حور و غیرتِ شمس و قمر ہو	ہر ماہ مصر سی ہی سوا حُسن یار کا
اوٹہا غبارِ دشت تو مجنون نی یہ کہا	وہ ناقہ آیا لیلیٰ محمل سوار کا
ہو خیر محتسب ہی سوِ میکدہ روان	مشکل ہے روکنا شترِ بے مہار کا
آیا تہا جسی غش ارنی گو کو طور پر	جلوہ تہا ایک قدرتِ پروردگار کا
کیون آپڑے نہ طائرِ دل پر نگاہِ یار	اس باز کو ہے شوق نہایت شکار کا
کیا فتحیاب ہو گا وہ انکہون کو روی گا	رستم سے سامنا تو ہوا اسفندیار کا
بس بس زبان رو کئی اتنا رہی لحاظ	خوگر نہین ہو نمین سخنِ ناگوار کا
اسد رجہ ہے بلند کہ ذرّدِ خیال کو	مشکل ہوا ہے پہاندنا دیوارِ یار کا
راجہ یہ قولِ نامیٔ مخزون صحیح ہے	اک اک پہر ہے سال شبِ انتظار کا

جامۂ فرمان روائی رب تن پر کر دیا — تاجداری کیسے لئے جسکو خدائی سر دیا

سکھڑی واعظ نے خوفِ داورِ محشر دیا — طاقِ نسیان پر دہین عشقِ مجازی دہر دیا

یار کی وصفِ لب و دندان و گلنی کیسے لئے — لعل و گوہر سی خدا نے منہ ہمارا بھر دیا

دخترِ صوفی کا طالب ہی جو ای پیرِ مغان — طاقِ میخانہ پہ قاضی سنے فتاوی دہر دیا

پیچ مین لائی ہین جسکو پیچ زلفِ یار کے — چین و تاتار و ختن کا عمر بہر چکر دیا

راتدن گردش ہی شکلِ ماہتاب و آفتاب — منعمو دیکھو خدا نے جسکو سیم و زر دیا

کیا عجب جو آنسو ونکے ساتھ آیا لختِ دل — حاکمِ تقدیر نے ہر فوج کو افسر دیا

خوابِ مخمل جن گل اندامونکو فرشِ خار تھا — موت نی تربت مین اونکو خاک کا بستر دیا

قتل فرماتا ہی جان بازونکو خالی ہاتھ سے — قبضۂ قاتل مین تیغِ ناز کا جوہر دیا

دیکھتی ہی شکلِ بسمل ہی ہمارا مرغِ دل — تیری شہبازِ نظر کو شہپرِ خنجر دیا

سنکے تقریرین نہ کیون نطقِ مصبر بند ہو — شکر حق وہ ہمکو محبوبِ زبان آور دیا

دستِ قاتل کے بدولت اسقدر گاڑی مین سر — تیغِ خون آشام نے گنجِ شہیدان بھر دیا

سر پہ کیا بارِ امانت کو اوٹھا کے رکھ لیا — زور وہ انسانکو تو نے خالقِ اکبر دیا

خود بہی ہی رنگین ادا مشاطۂ فصلِ بہار — شاہدِ گلزار کو پہولونکا جو زیور دیا

اور پری پیکر دکھا کے خندۂ دندان نما — دامنِ نظارہ تو نے موتیونسے بھر دیا

ایک مدت سی ہون الہی راجہ مین اوسکا منتظر ۔۔۔ دیکھئی قاصد جواب نامہ کب تک لائیگا

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

وہ ہمبغل رہی شغل می وکباب رہا ۔۔۔ رہا جہانمین جبتک مین کامیاب رہا

مدام اپنی بغل مین وہ آفتاب رہا ۔۔۔ ہماری دور مین دور شراب ناب رہا

کبھی نہ گرمی حسن شریر تک پہنچا ۔۔۔ مدام چرخ پہ چکر مین آفتاب رہا

ہوئی وہ شکر بڑی منتون سے دور پردہ ۔۔۔ حجاب ایک مگر پردۂ حجاب رہا

گئی وہ دن جو حسینون کو پیار کرتے تہے ۔۔۔ نہ ولولے رہے اپنے نہ وہ شباب رہا

نہ جانبین کو کچہ وصل مین ملی لذت ۔۔۔ ہمین لحاظ رہا یار کو حجاب رہا

رہ وفا مین کرین رہبری جو انکی ۔۔۔ جناب خضر کا اب وہ نہین شباب رہا

نقاب اولٹتی ہی لائی یہ حسن یار کی تاب ۔۔۔ فلک پہ ماہ رہا اور نہ آفتاب رہا

ملی جو غیر سی اوسیے ملین معاذ اللہ ۔۔۔ پری ہو حور ہو پر ہمکو اجتناب رہا

ہزار شکر جو مانگے دعا ہوئی مقبول ۔۔۔ ہمیشہ چرخ پہ وا باب استجاب رہا

رہا وہ صورت راجہ جہانمین خرم و شاد ۔۔۔ یہ نام پاک جسیے ورد امی جناب رہا

بحر رمل مثمن محذوف

ہمنی وہ مضمون رنگین ہر غزلمین بھردیا ۔۔۔ ہر ورق دیوانکا رشک گلستان کردیا

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلن

فعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

ہای اس عبرت سرامین جو ہوا آکی مقیم | دوہی دمین کسقدر آلودۂ عصیان ہوا
اوسکی ای راجہ ہین قائل جن وانس وحشر تک | عرش سی جسکی لئی نازل یہان قرآن ہوا

بحر رمل مثمن محذوف

نشۂ عرفان کا جو کیفیت پر اپنے آئیگا | میری آنکھو نمین برابر خار وگل ہو جائیگا
عشق گل مین بلبل ایسا ہی اگر چلائیگا | باغبان صیاد سی فریاد کرنے جائیگا
کھینچ ہین ابروئے قاتل کو مصور دیکہ کی | ہمسے اس تلوار کا نقشہ نہ کھینچا جائیگا
قیس کہتا تہا یہ بیماری نہین درمان پذیر | درد دل آخر کو میری جان لیکی جائیگا
تیری صورت دیکہکی لیلی کو آئیگا حجاب | میری صورت دیکہکے مجنون بہت شرمائیگا
آتش نالہ بنائیگی اوسیے سرو چراغ | بید مجنون دیکہکے میرا جنون تہرائیگا
ہائی خسرو حسن شیرین کو برا جسکا پڑا | کوہکن کے بعد کسکا دیکہیے سر کہائیگا
غسل کو ہرگز نجا دریا مین تو ای بحر حسن | مردم آبی کا دل میری طرح لہرائیگا
باغ مین آنکہین لڑانیکی لیے اوسی نجا | نرگس بیمار کو ای شوخ غش آجائیگا
بے نقاب آیا گلستانمین جو وہ گلگون قبا | رنگ چہرے سی گلونکی دیکہنا اوڑ جائیگا
آدمیکو چاہیی اندیشۂ روز حساب | نامۂ اعمال اسکا ساتہ اسکیے جائیگا
جان و دل لرزان ہین چشم خشمگین یار سے | یہ غضب کیا جانئی کسپر کرم فرمائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحر رمل مثمن محذوف

نام تیرا جبکہ طغرائی سرِ عنوان ہوا
مرتبی مین عرش سی عالی سرِ دیوان ہوا

پوچھی جب کنہِ حقیقت تیری ذاتِ پاک کی
مرغِ عقلِ طائرِ سدرہ نشین پرّان ہوا

تیری یکتائی کا ای صانع یہ ادنی کہیل ہے
چار عنصر سی مرکّب قالب انسان ہے

تیری وحدت کی جو منکر عالمِ کثرت مین ہین
اژدہا اونکو عصائی موسئی عمران ہوا

ہی توکل پر نظر جسکی وہی ہے سُود مند
ناز اپنی عقل پر جسکو ہوا نقصان ہوا

اشرف المخلوق تونی خاکِ عاجز کو کیا
تیرِ لعنت کا نشانہ کبر سے شیطان ہوا

تھی سکندر کی نہ قسمت مین جو عمرِ جاودان
دفعتہً آنکہو نسی پنہان چشمۂ حیوان ہوا

کسقدر بہولے مسافر یادِ یارانِ وطن
آکی اس غفلت سرا مین واہ کیا نسیان ہوا

بفضل ناظم دیوان موجودات و بعون شیرازہ بند دفتر کائنات
یہ دیوان فیض بنیان تصنیف جناب مہاراجہ ہز ہائنس دی آنریبل سر دگبجی سنگہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی
تخلص راجہ آنریری اسسٹنٹ مجسٹریٹ والی ریاست بلرامپور و تلسی پور وغیرہ دام اقبالہ مسمیٰ بہ
مخزن فصاحت
حسب الحکم جناب محتشم الیہم ۲۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء مطابق ۱۰ ماہ رمضان سنہ ۱۲۸۶ھ
موافق ۲۶ ماہ پوس سنہ ۱۲۷۶ف روز مبارک جمعہ کو باہتمام پنڈت سوکل کیلاس ناتھ صاحب
شہر بلرامپور مطبع جنگبہادر میں چھپکے مطبوع اہل عالم ہوا

تاریخ ترتیب دیوان تصنیف میرن صاحب نامی
مصاحب خاص جناب مہاراجہ بہادر دام اقبالہٗ

یہ کلامِ راجۂ گردون وقار — ہی بلاشک انتخابِ روزگار

اسکے ہر اک مصرعِ دلچسپ سے — ہی فصاحت اور بلاغت آشکار

مطلع و شعر و رباعی و غزل — عمدہ و پاکیزہ و صاف آبدار

بند شونمین ہے صفائی اسقدر — سلکِ مروارید کو کیجے نثار

ہی عجب تاثیر ہر ہر لفظ مین — سحر ہے یا قدرتِ پروردگار

شاد فرمائے گا یہ دیوانِ نو — دوستونکو مثلِ لطفِ وصلِ یار

پہونک دیگا آتشِ غم کی طرح — دشمنونکو ذکرِ آہِ شعلہ بار

ہر طرف صد آفرین و مرحبا — واہ واصلِ سے علے کی ہے پکار

اس گلستانکو نہین خوفِ خزان — اس چمن مین تا قیامت ہے بہار

اسکے باعث سے رہیگا دہر مین — نام والا پائیدار و برقرار

مصرعِ تاریخ نامی نے کہا — کلیاتِ صاحبِ عالی تبار

۱۲۷۶ھ

عنبرین مویان بین السطور غیرت جادۂ کہکشان بیاض کاغذ سے سفیدی صبح
صادق نمایان ہر ہر مصرع گواہ خوش بیانی ہر ہر شعر بیت دنیا کی نشانی
نظارگیان نکتہ بین و تماشائیان متین شائقین حسن گوش و سامعین با ہوش
سے بنظر فروتنی اکثر حضور خطاب کرتے ہین یون دفع دخل سخن لاجواب
کرتے ہین کہ کوئی بشر خطا و نسیان سے خالی نہین جو کچھ ذہن مین آیا
حوالۂ قلم ہوا عیوب کو پردۂ عفو مین چھپائین خذ ما صفا و دع ما کدر پر نظر فرمائین

بیت

آئینۂ خود باش صفائی بہ ازین نیست | عیب ہمہ کس پوش قبائی بہ ازین نیست

بعد ترتیب دیوان مہاراج بہادر نے اپنے سوانح عمری کے لکھنے کے لیے
ارشاد فرمایا کاتب الحروف نے بتنقیح کما ینبغی لکھ کے سنایا احسن التواریخ
اوسکا نام رکھا ہے حقیقتہً وہ ایک کارنامہ ہے عجیب عجیب کام حضور سے ظہور مین آئے
صغر سن سے کیسے کیسے مصائب اوٹھائے کہان کہان مستعدی و تہوری ہوشیاری و بیدار مغزی و
حکمت عملی سے بگڑی کام بنائی اب تک کہ سمبت ۱۹۲۳ اور سنہ ۱۸۶۷ عیسوی اور سنہ ۱۲۸۳ ہجری اور سنہ ۱۲۷ ف
ہین احسن التواریخ کی تین جلدین تیار ہو کی چھپ گئین ہر دفتر دیکھنے کے لائق ہے ہر نسخہ کا اہل مذاق
شائق ہے چوتھی جلد بھی عنقریب تیار ہوا چاہتی ہے نصف سے زیادہ صاف ہو چکی ہے واللہ المعین و بہ نستعین

پہنچا عجب درد سر مین رہا ایک مہینے کی رخصت ملی تھی آخر مہینے کے قریب
گھر مین رہا ایسی بیماری و زیرباری کبھی نہ اوٹھائی تھی بیٹھ گیا سخت جانی سے
کچھ سہہ گیا زندہ رہگیا اس اثنا مین بضرورت کئی بار لکھنو مین مہاراجہ بہادر
کی سواری آئی مگر بہت جلد مراجعت فرمائی یکایک جناب مسٹر ونگفیلڈ صاحب
بہادر چیف کمشنر ملک اودہ کا کلکتے جانا مہاراجہ بہادر بھی بہ معیت صاحب
موصوف کلکتے تشریف لیگئے متوسلین کو تسلی دیگئے جب شادان و فرحان
مراجعت فرمائی واماندونکی جان مین جان آئی یہ نحیف و زار بھی برائے تہنیت حاضر
دربار ڈربار ہوا بعد پرسش مزاج وغیرہ ہمراہ چلنے کو حکم سرکار ہوا افتان و
خیزان بلرام پور پہنچکے اول باقی ماندہ کلام معجز نظام کو ترتیب دیا سفر دیگر
ایک جا کیا **مخزن فصاحت** نام تاریخی دیوان ہے
کس لطف کے بول چال ہے کیا بیان ہے مضامین عالی حیرت افزا ہے
شاعران شیرین مقال ہر غزل سحر حلال سلسلۂ الفاظ مین سلک مروارید کے
ڈھنگ معانی جواہر زواہر سے ہمسنگ بندش خوب ترکیب مرغوب
لطافت کلام پر نکہت گل قربان فصاحت و بلاغت پر نثار روح سحبان
دوائر حروف چشمک زن آفتاب تابان سواد نقاط رشک خال ہمہ

روز و مین نیا نیا چھاپخانہ سرکار مین جاری ہوا تہا پہلے سرکار کو اپنا نسب نامہ
چھپوانا منظور ہوا نظم و نثر و کاپی لکہنے کے واسطے اس ہیچمدان کو حکم حضور ہوا
بفور صدور حکم والا کمر ہمت چست باندہ کے مستعد ہوا تا اختتام کتاب مذکور
آٹہون پہر اوسی سے کام رکہا حسن التواریخ نام رکہا گو بکمال عجلت لکہی تہی مگر
الحمد للہ کہ سرکار والا تبار کے پسند آئی تعریف فرمائی داد سخن ملنے سے ایسا
خوشی مین آیا کہ پہولون نہ سمایا کلمہ مدح باعث عزت ہوا ملا مال مسرت ہوا
مشاہرہ بڑہایا ترقی کا وعدہ فرمایا بقول شاعر دامن کو میری دولت احسان سے بہر دیا
ذری پہ کی یہ مہر کہ خورشید کر دیا قبل اتمام تواریخ مزبور ایکدن عند الذکر
حضور نے زبان فیض ترجمان سے حقیر کی جانب مخاطب ہو کے یہ ارشاد کیا
کہ سابق مین ہمنے جو کچہ غزلین وغیرہ کہین تہین وہ ابتک متفرق رہین اونکو
دیکہکے اپنے طور پر کر لینا ردیف وار ترتیب دینا احقر نے عرض کی بہت
خوب بنظر استفادہ دیکہ لونگا اور بلحاظ الامر فوق الادب مرتب کر دونگا
اوسی روز سے ترتیب کی فکر ہوئی ہزار جلدی کی مگر کل امر مرہون باوقاتہا
کچہ کلام صاف کیا تہا کہ دفعتہً یہ غریب الدیار مرض مہلک مین گرفتار ہو گیے
عرضی دیکے رخصت لیکے لکہنو روانہ ہوا یہی زیست کا بہانہ ہوا قدرت خداوند

وہ مسبب الاسباب کہلاتا ہے شکر خور کو خدا شکر پہنچاتا ہے الحاصل الفاقات روزگار و عنایت پروردگار سے آقائے نامدار سر حلقہ رئیسان ذوی الاقتدار الوالعزم صاحب رزم مقرب بارگاہ شاہ کیوان بارگاہ بلند مرتبہ عالیجاہ فریادرس زبان حاتم دوران مہر سپہر سخاوت قمر برج شجاعت پابند علوم نقلی منبع فنون عقلی شاہنشاہ اقلیم سخندانی صدر نشین بزم خوش بیانی نثار با اعجاز نظام سحر پرداز معدن ہر کمال شہسوار بیمثال ذیفہم صاحب شعور فرمان فرمائے بلرام پور و تلسی پور وغیرہ جناب مہاراجہ سر دگ بجی سنگہ صاحب بہادر کے سی ایس آئی انریری اسسٹنٹ کمشنر متخلص احمد زید اللہ قبالہ واسطے ملاقات و سیر انجلیسے نواب گورنر جنرل بہادر ہند لکھنؤ مین تشریف لائے قدردانی و فیض رسانی کا ڈہنگ سبکو پسند ہوا غلغلہ تحسین و آفرین چارطرف بلند ہوا صدہا امیدوار گرد آئے بعض مہربان اس ہیچ میرز کو بہی خدمت خدام مقام عالی مین لائے تخلیے مین طلب فرمایا جیسا مروت کا حال سنا تہا اوس سے زیادہ پایا چند شعر بطور قصیدہ آقائے ممدوح کے ثنا مین موزون کر کے لیگیا تہا مگر حضور کو اپنی تعریف سننے سے محض انکار تہا سراسر ننگ و عار ہے بلا سماعت اشعار مدح بہت مہربانی فرمائی امید دلی بر آئی سلسلہ ملازمین مین منسلک فرما کے بلرام پور مین لائے جوہر ریاست دکہائے اون

گویا جہاز کا لنگر ٹوٹ گیا اب فکرِ شعر کیسی جان کے لالے پڑ گئے آتشِ اضطرار شعلہ زن
ہوئی اس ذکر سے زبان مین چھالے پڑ گئے شعر بصورتِ شیر ڈرانے لگے حروف
دیوان حشرات الارض بنکے کاٹ کھانے لگے افراطِ حسرت سے سینہ بھر گیا
جو کچھ یاد تھا حافظہ طاقِ نسیان پر دھر گیا اسپر طرہ یہ ہوا کہ اکبار گی فوج سرکار انگریزی
بگڑ گئی اور ونکا کیا ذکر خود حکام کو اپنی اپنی جانکی پڑ گئی لاکھون کو پیوند زمین کیا
وہ لوٹ مچائی کہ فیل نشینونکو خاک نشین کیا یہ انقلاب در انقلاب جو دیدۂ فلک نے باوجود
دوربینِ مہر و ماہ کبھی نہ دیکھا تھا ان آنکھون سے دیکھا وہ حادثے پیش آئے کہ قارون
وقت ایک خر مہرہ کو محتاج ہوئے شاہون کے سر بے تاج ہوئے یہ خاکسار
ذرہ بمقدار بھی یک بینی و دو گوش خانہ بدوش ہوا افراطِ افلاس سے کارد بجان
و کارد باستخوان چرخِ دون پرور بر سرِ امتحان قوتِ لا یموتِ متعلقین کی فکر دامنگیر
حیا آب و گلمین دنیا کا بار سر پر ایک جانِ مضطر سوائے ذات پروردگار کہین کا سہارا

نہ ہا کنارۂ نان ہلالِ عید ہوا کچھ چارہ نرہا	نیست نقش بوریا ہم بر تنِ عریانِ من
اے پریشانی نظر کن بسر و سامان من	الماسِ الم سے دل و جگر پاش پاش

تقاضا قرض خواہونکا جانِ اسیر بلبِ نو بر جان رہتا خدا کی شان اگر شرح پریشانی بیان مین
آئے برب کعبہ لکنت زبان مین آئے اسقدر بیبال و پر ہوا کہ عالم چراغِ سحر ہوا مگر

میرن رضوی لکھنوی ولد میر بندہ حسین ابن میر محمد حسین خلف میر ابوتقیخان خراسانی
ہفت ہزاری من تلامذہ اوستادِ فیض بنیاد موجد فصاحت بانی بلاغت زبان دان
محاورہ بیان پیشوائی شاعران عالی خاندان رشکِ وحید و سحبان جناب نواب عاشور علیخان
نبیرہ نواب شجاع الدولہ بہادر عرش منزل بخدمت حلی بندان معانی پرتاب و جلا بخشان
مضامین شاداب ملتمس ہی کہ طبیعت راقم اثم ابتدائی بلوغ سی شعر گوئی کیطرف راغب
ہوئی اس فن کی طالب ہوئی نوابصاحب مغفور الیہ سی پندرہ برس تک مشورہ رہا بہت
کچہ سنا اور کہا سوا اس فکر کی او تفکرات سی فراغ تہا دل باغ باغ تہا ارباب زمانہ سی سروکار
نہ تہا کسی کا خدمتگذار نہ تہا امرا مین ہیئے اگر کسی سی ملاقات بہی ہوئی تو دلی لوث کی
وارستہ مزاج رہا جسدن سی ہوش سنبھالا نہ غم وزر دنہ غم کالا اکثر یہی اپنا مقال تہا

یہ شعر موافق حال تہا شعر
دبکی نامی اغنیا سی کیون ملین

کیا سبب کیا وجہ کچہ مطلب غرض
اس تصور مین سدا ہمپہ صعوبات رہے

دم رہی باتیرہی اپنی مگر بات رہے
یکایک زمانی نے لی گردش کہائی قیامت

گر آئی انتزاعِ ریاستِ شاہِ اودہ مفارقتِ جسم و جانکا نمونا تہا بلکہ اس سی دونا
تہا تمام ملک درہم برہم اولٹ پلٹ ہوگیا اہل شہر زندگی سی
مایوس ہر دیدہ و لبت سرا شک کفِ افسوس ہر شخص کا جی چہو[illegible]

اور نعت وصلوات اوس مقطعِ قصیدۂ رسالت کو سزاوار ہے جسنے راہِ دور دراز

دوایرِ افلاک چشم زدمین قطع کی اور مسدسِ شش جہت کو نورِ ایمان سے رونق بخشی نامی

دل و جانسے نہ کیونکر دم بھرون اوسکی نبوت کا | کہ محشر مین زبان پر اوسکی ہوگا نام اُمّت کا

مگس ذی بہی نہ پایا دخل ملبوسِ مطہر تک | کہ جسمِ پاک پر تو قطع تہا جامہ طہارت کا

اور درودِ نامحدود اوس مطلعِ دیوانِ ولایت کے لایق ہے جسنے بسببِ تائید

لم یزلی بسیطِ مسبع سے باوجودِ طول وطویل بساطِ ضلال طے کئی اور علل نفاق کو

مجتث فرما کے اصولِ دین وارکانِ آئینِ عالم مین قایم کر دیئے نامی

بیان کیا مرتبہ ہو زوجِ خاتونِ قیامت کا | بلا گھر مین خالق نے دیا خلعت شہادت کا

جب ایسا جانشینِ مصطفیٰ ہو صاحبِ فتوا | زمانے مین رہی کسطرح باقی نام بدعت کا

میر ضمیر

کہون بشر تو بشر کو یہ اختیار کجا | کہون ملک تو ملائک ہین تیرے ناصیہ سا

کہون نبی تو نبی تجسے ملتجی ہین سدا | کہا خدا تو شریعت کے برخلاف کہا

خدا کا محرمِ اسرار یا علی تو ہی

بعد حمد ونعت عاصی پر معاصی اضعف العباد احقر الافراد ناکارۂ زمانہ

ملوئی خطا ونسیان مُحبِ پنجتن سید آقا حسن تخلص نامی عرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ وافر و سپاسِ متکاثر اوس قادرِ مطلق کو زیبا ہے جسنے بیتِ دنیا و آخرت
در باعیٔ عناصر و مخمسِ حواس کو موزون فرمایا اور خیمۂ آسمانکو
باین فاصلہ بے اسباب و اوتاد بلند کر دکھایا۔ نامی

نظر ہر شکل سے آتا ہے نقشہ اوسکی قدرت کا
ہماری کعبۂ دلمین ہے جلوہ نورِ وحدت کا

نکیونکر صدقِ دل سے رحمتہ للعالمین کہئی
ہر اک فردِ بشر محتاج ہے اوسکی عنایت کا

دی ہوش و ہواس و چشم و گوش و دہن و پا اوسنے
ادای شکر کسی ہو سکے ایسی عنایت کا

کبھی مانند موسیٰ اوسکو دیکھا ہے نہ دیکھینگے
یہی اکثر سنا ہے قول اربابِ بصیرت کا

شکر فرمانروائے کون و مکان | کہ بحکم مصنف ذیشان
یہ کلام متین و با تمکین | طرفہ دیوان لائق تحسین

جسکے مشتاق سب ہیں خاص و عام

مطبوعہ مطبع جنگبہادری

۱۲۷۶ھ

جسکا ہے نام مخزن قصائد

بعد ترتیب اور صحت کے

سعی کیلاس ناتھ پنڈت سے

بہ تقریظ صاحبان فن کا | خاص بلرام پور میں ہی چھپا
طبع سے مرتبہ بلند ہوا | فیض بخش و جہان پسند ہوا